بعون خدای جہان توفیق خلاق زمین و زمان

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب لاجواب پسندیدۂ خواطر صاحبان سخن یعنی

مثنوی میر حسن با تصویر

حسب فرمایش برگزیدۂ اہل ہنر یکتای جناب شیخ اصغر علی صاحب [illegible]

در شہر لکھنؤ محلہ دوگاواں باہتمام خداداد خان طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں پہلے توحید یزداں رقم
قلم ہے شہادت کی انگلی اٹھا
پرستش کے قابل وہ دائم قدیم
وہ اول کہ ایسا ہی معبود ہے
ثنا خوان ہے اس کے گلزار خلق
کسے ہے یہ آواز ہر یک کا دھیان
سلک پہنچے نہیں اس کی ذات و صفت
نشان سب میں ہے اس سب سے جدا
نہیں ہے وحدت کی یکتا وہ ہے
جسے چاہے جنت میں دیوے مقام
سدا ہی ہو وہی اس کو سجود
وہی نور ہے سب طرف جلوہ گر
کہ کوہ میں ہو وہ پتھر سنگ میں
تامل کرے کہ نظر کچھ
پہنچ سب تک ہیں گو ہم نہیں
کہ عاجز ہے یہاں عقل کی زبان
وہ معبود یکتا خدائے جہان

جھکا جس کے سجدے کو اول قلم
ہوا حرف سنت لیکن لکھا
کہ ہے ذات تیری غفور الرحیم
قلم جو لکھے اوس سے افزون ہی
وہ ہے صاحب کرم ہی ہوا خلق
جو وہ مہربان ہے تو کل مہربان
اوسی کی طرف سب کی ہے بازگشت
یہ سب اسکی عالم میں ہے شور و شر
کہ مشتاق ہیں سب کے یہاں و وہاں
جسے چاہے دوزخ میں رکھے مدام
دل خستگان کو ہے اوس سے کشود
اوسی کے ہے ذرہ میں شمس و قمر
و لیکن چمکتا ہے ہر رنگ میں
تو سب کچھ ہے پھر کچھ نہیں ہے
سمجھنے کی ہی بات کہنا نہیں
زبان قلم کو یہ قدرت کہاں
کہ جیسا کہ ہے ویسا کہے ممکن

سر لوح پر لکھے بیاض جبین
نہیں کوئی تیرا نہ ہمتا شریک
رہ حمد میں تیرے عزوجل
سخن کا ہو دم زدن محال ہے
اگرچہ وہ ہی خلق و غفور ہے
اگرچہ بیان کیا ہی اور کیا نہیں
رہا کون اوسکی بات رہی
وری سب ہیں اوسکے وہ ہے بے شبیہ
اوسی سے ہے کعبہ اسی سے کنشت
وہی مالک الملک دنیا و دین
اوسی کی نظر سے ہیں سب دیدہ
نہیں اس کے ثانی عرش
وہ تھا جب نہ خورشید تھا نہیں
اوسی گل کی بو ہے وہ خوشبو گلاب
قلم کو زبان اپنی لا دی نہیں
اس عہدہ سے کوئی ہوا نہیں
دیا عقل و ادراک اس نے ہمیں

کہا وہ ہے اوس کی جگہ نہیں
ہے وہ ذات ہی وحدہ لاشریک
مجھے حمد کرنا جلا دل کو
یہ دل ہے تمام و روح جان ہے
ہر ایک پرورش سب کی منظور ہے
پر اس بن کوئی ہے کیسا نہیں
سدا اوسکے ہیں ہو وہی
ہمیشہ سے ہے اور رہیگا ہمیش
اوسکی ہے دوزخ اوسی کا بہشت
ہے قبضہ میں اوسکے زبان و دہن
اوسی کا سخن ہے کہ گفت و شنید
وہ کہتے ہیں اگر سب ہے
پیدا ہر کوئی اوس سے باہر نہیں
پھر ہی لی ساتھ دیا جواب
لکھوں کس طرح حمد پروردگار
سوا عجز درپیش یہاں نہیں
کیا خاک سے پاک اس نے ہمیں

پیمبر کو بھیجا ہمارے لیے — وہی راہنما اور امام آپ پیدا کیو
ہدایت کو اوس نے دیا انتظام — مبادا کہ بہلاوے سو جہاں تمام
کہا ہاں ادھر کو نہیں راہ راست — کہ تا ہو نہ اس کی کبھی باز خواست
سو وہ کون ہے راہ شرع نبی — کہ ہے سیر جنت کی جسکی گلی

نبی کون یعنی رسول کریم — نبوت کے دریا کا در یتیم

نعت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ہوا گو کہ ظاہر میں امی لقب — پہ علم لدنی کہا دل میں سب
جبریل لکھا اوسکے لیے کی رقم — چلے حکم پر اوسکے لوح و قلم
ہوا علم دین اسکا جو آشکار — گزشتہ ہوئے حکم تقدیم بار
اوٹھا کفر و اسلام ظاہر کیا — تو انکو خدا نے نبی آخر کیا
کیا حق نے نبیوں کا سردار اوسے — بنایا نبوت کا خاتم اوسے
نبوت جو کی حق نے استحکام — لکہا اوسکے تئیں خیر الانام
بنایا محمد کہ محبوب اوسے — خدا نے کیا اپنا محبوب اوسے
کروں اوسکی رتبہ کا کیا میں بیان — کھڑے جسکے در پر ہیں فوج ملان
سبب اوسکی حرمت کا بارہ و دوازدہ — تجلی سے اوسکی ہے مشعل فروز
خلیل اوسکے گلزار کا باغبان — سلیمان سے کئی اوسکے دربان
خدا اوسکی سرکار کا اہلکار — ذرہ سا روشن اوسی وان ہزار
محمد کے مانند کوئی نہیں — مراتب میں ایسا ہوا کوئی نہیں
یہ تھی رحم جود اوسکے سایا نہ تھا — کہ زنگ دوئی دل و اشک آیا نہ تھا
نبوت پہ سارا کا یہ تھا سبب — سوا حضرت پنجتن کیسں کے لب
وہ قد اوس لیے تھا نہ سایہ فگن — کہ تھا گل وہ اک معجزہ کا بدن
بنا سایہ اسکا لطیف اسقدر — تذ لالطافت کی باعث نظر
عجب کیا ہے اس گل کا سایہ نہ ہو — کہ تھا وہ گل قدرت حق کی بو
محبت آیا نہ سایہ کو ہونا جدا — اوسی نور حق کے سا نہ پڑا
بڑا لی کسی شخص ابھی چہاؤ — کسیکا نہ سو دیکھا اوسکی بو
وہ ہوتا زمین گیر کیا فرش پر — قدم اوسکی سایہ کا تھا عرش پر
نہ تھی کی سایہ کی اک رجھاو ور — مجھے خوب سوجھی ہے یہ نکتہ غور
جہاں تک کہ تھے اہل نظر — سمجھ پایا یہ نور کحل البصر
سبھو نے لیا اپنی پلکو سے اوٹھا — زمین پر نہ سایہ کو گرنے دیا
سیاہی کی تجلی کا ہے یہ سبب — وہی سایہ پھرتا ہے آنکھوں میں اب
وگرنہ یہ تھی چشم ایسی کہاں — اوسی سے یہ روشن ہے سارا جہاں
نظر سے چھپا سایہ سیاہ را — ملائک کے قلبوں میں سمایا رہا

نہیں ہمسر اسکا کوئی جز علی — کہ تھا اوسکا بھائی اوسکا وصی
ہوئی جو نبوت نبی پہ تمام — ہوئی نعمت اوسکی وصی پہ تمام

منقبت امیر المومنین حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

جہاں تک شفق ہوا اونکی کا سیاب — نبی آفتاب و علی ماہتاب
علی دین و دنیا کا سردار ہے — کہ مختار کے گھر کا مختار ہے
دیا ایسا اس نے گلشن کا گل — بہار ولایت کا باغ سنبل
علی راز دار خدا ہے — جز واست خفی و جلے
علی بندہ خاص درگاہ حق — علی سالکان رہ رو راہ حق
علی ولی ابن عم رسول — لقب شاہ مردان زوج بتول
کسے تو جو چاہے کوئی سر سے — نسبت علی کو نہیں غیر سے
خدا نفس پیغمبرش خواندہ است — دگر را فضیلت بکس ماندہ است
یہاں بات کی اب کسی کو نہیں — نبی اور علی میں جدائی نہیں
نبی اور علی ہر دو نسبت بہم — دو تا دیکھی جون زبان قلم
علی کا عدو دوزخی دوزخی — علی کا محب جنتی جنتی
نبی اور علی فاطمہ اور حسن — حسین ابن حیدر ہیں پنجتن
سبھی اونسے وہ جنگ کی حق تمام — اونہوں پر درود اور انہوں پر سلام
علی سے لگاتا بہ مہدی دین — یہ ہیں ایک نور خدا کے بعین

انہوں کے سبب سے ہوا اس کا گھر
کیا یا محمد کی برتی قبا عفو کر
کہاں ان کی ہے رتبہ ال رسول
سلام ان پہ ہو اور ان کے اصحاب پر
منقبت کی ہو یہ پاک ہیں

تعریف اصحاب پاک رضوان اللہ علیہم

وہ اصحاب کیسے کہ اصحاب ہیں
خدا ان سے راضی ہوا اور رسول
علی سے رضی تھا رسول خدا
ہوا راضی ان کی ہی دوستی
الٰہی بحق رسل ایسی

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

بحق بتول و بال رسول
کروں عرض میں تجھ سے ہو کر ملول
الٰہی میں بندہ گنہگار ہوں
کہ تو ہے کریم اور میں گنہگار
مری عرض یہ ہے کہ جب تک جیوں
سنا میں نے الطاف اور سب کرم
یہ ہی عرض ہے اور کیا میں کہوں
جو عرض ہے تو ہو آل احمد کا غم
بحق حسن اور بحق حسین
کسی سے نہ آگے پڑے احتیاج
سبب ہو یہ میری دلکو چین
خوشی سے ہمیشہ رہے مجھ کو کیف
مری آل و اولاد کو شاد رکھ
سکھایا ہے سب اس کا تجھ کو
سدا ان کو کر رحم تو اے رحیم
جیوں آبرو اور حرمت کے ساتھ
بہت کیا ہوں میں جو کیا ہے گناہ

تعریف سخن

پلا مجھ کو ساقی شراب سخن
کہ ہے ہستی جو ہے سب کا باب سخن
سخن کی مجھے فکر دن رات ہے
سخن سے کئی کار ہیں عقل کے
سخن سے ہی نام نکو یاں بلند
سخن کی کریں قدر دان کار
سخن سے ہی ہو شخص کا ہے کام
سمجھا ہے جس نے سخن کو تمام
سخن ہے سلف کی بھلائی کہے
کہاں تھے رستم و اسفندیار و اسباب
سخن سے رہی یاد نقل خراب
سخن کا صلہ یاد دیتی رہے
سخن کا سدا گرم بازار ہے
سخن سنج اس کا خریدار ہے
رہے جب تلک داستان سخن

مدح شاہ عالم بادشاہ کی

حضور فلک شاہ عالی گہر
جہاں اس کی ہیبت سے تھا کا سیاہ
وہ ہے برج اقلیم کا آفتاب
اور ہی ہے جس کی سنور سپاہ
وہ مصروف ہیبت سے شمشیر

مدح وزیر الممالک نواب آصف الدولہ بہادر کی

فلک رتبہ نواب عالی جناب
کہ ہو آصف الدولہ جس کا خطاب
وزیر جہاں حاکم عدل و داد
جہاں جس سے آباد ہے
غریبوں فقیروں کا دل شاد ہے
چلی ہے ہوا کتنا سو سے قبل سے
وہ ہی باعث اس جگ کے کلان

بیان سخاوت کا

بیان سخاوت کروں کیا تمام
قدر ہیرے کا عقد یہ ہے جو سلم
نظر سے تو جہد کے دیکھا جد ہے
سخاوت سے ہوا سے اکرم
کہ اک دن تو نہ شادی ہی ساتھ
سدا اس کی ہے اور اس کے سلطان

اعمال سب ہی ہم پاک ہیں
کہ ہیں وہی کے آل رسول
وہ ہیں منتہائے امام ان کے تین
کہ ہیں کیسے پیارے وہ تم ان کے
بحق علی و بہ اصحاب دین
گنہ ہوں میں اپنے گرا جا رہا ہوں
بحق محبت کو جس سے رہوں
سوا اس الم کے نہ ہو کچھ الم
تو کر خوار دیکھو مری جاں جدا
مرے دوستوں کو تو آباد رکھ
رہیں عیش و عشرت میں عزت کے ساتھ
بحق محمد علیہ السلام
سخن ہی تو ہے اور کیا ہے یہ
سخن نام ہو جلد کبھی قرار
زبان قلم سے جدائی رہے
جو ہے سدا اصول اس میں یہ ہے
الٰہی رہیں قدر دان سخن
رہیں جہاں ان سے عشق و حسن
جہاں ہوئے اور ہوئے جہاندار شاہ
اور اس کا ہے جس کو سعادت رہے
ہے آیا ہے جو ملک حسبی بلاد
زبردست ظالم سے زیر دست
کہ ہے نام سے اور سے گئے تشنگان
دیا شمل کر جس کی تسلیم درے
کہ ہیں جن پہ قربان جا علم کی عبا

ہوئی تم جو انسان پیدا
وزیر الممالک نے تدبیر کر
بنایا کہ خلقت کے ڈھب جیسے
ہمیشہ نوازی جہان پروری
فقیروں کی ہی بیاہ خلق تو نبی
فتح لشکر کی جس دم ہو کہری
سپہ کا مراد اس کا جہاں کی مراد
لکھوں کچھ شجاعت کا اسکی بیان
غضب سے وہ ہاتھ اپنا جس پر اٹھا
چلی تیغ گر اوسکی روز مصاف
نہیں بچا گر کوہ بھی ہے جل
ہوئی ہم قسم اوسکی تیغ اجل
غضب سے غضب اوسکا بنا کر
جہاں تک کہیں جلم و کسب ال
سخن کی مثل اسکے پیچیدہ بات
سدا سیر باد و تماشے پہ دل
کھلی جس کی صحبت سے سو انسین
شجاعت کا ہمت یہ کام ہے
نہ بخشی جہاں ہے خرد و بزرگ
شنائی جہاں اسکی نخچیر گاہ
نکل اپنا جہاں ہی جہان کر
چنید ولیکن او اسطرف
خلیل اسکی سنکر یہ گیند اچھلے
ٹھہر کر اسے
سو وہ تو اطاعت میں

لڑائی سے ہوئی ملکی انسان
خدا کی دیا راہ میں مال و زر
کسی کا لاکھ لاکھ ایک دم میں سے
یہ آئین سرداری و سروری
کہ اک ایک یہاں ہوگیا غنی
تو جلت بکھا دو زمین کی
فلاطون طبیعت ارسطو نژاد

بیان شجاعت کا

اجل کا ملک جس قسم اسکی کمانی
نظر آئی دشمن کی میدان صاف
کہ سیر کیری اسکی روی اجل
نکل آئی بکر شیر و مار کل
مشہور ہیبت ہی اسکی طور سے
ہر اک فن میں یا ہنر و خوش خصال
خدا جس کا حاصل اسکی نکات
کشادہ دلی اور خوشی متصل
ہمیشہ آب کو دام الفت میں
در یہ ناتر کہ بالا ہے
یہ ہوجائی شیر و گرگ
یہ صیاد ان کی شام و پگاہ
کہ ڈالے یہ گری آن کر
پرندوں کو بھی ہی اوسکی ہوا
کہ ہاتھی ہی ہوستا اینڈا چلے
کہ جی کون تیلے ہے بدی کی

شہر لگا دو
محل سلطنت کا
یہ نقش ہمیں ملک جس کا تمام
ہمیں ذات پر اس حق کی تمام
کیا دل آزاد ہی جو گدا
ستم اوسکا شامل حال کرم
حسب یادہ بیٹھا ہے بہشت

کرو جس جگہ ہنر اپنی نمود
اگر سمجھائی سے کوئی عدو
نہ کیونکہ وہ تیغ برق غضب
لگادے اگر وہ یہ ایک بار
ادا اس سے یہ بھی یہ علم
سخنداں سخن شیریں زبان
سلیقہ ہر اک فن میں
نہ ہوا اسکو کیونکہ ہوا نگار
رخ ہر دل آشوان
نہ ہوتا اگر اوسکو عزم شکار
الہی انسان یہ اسکا احسان ہے
رکھا سید سپہری خیال
میں دریا میں
بلند کو نکالے سیکر جتیا ہی
لیس گیند کو آدمی خیال
اطاعت سے حلقہ

[illegible]
الٹی یہ سب کے کہ اسکی ہوں
فلک پایہ گاہ بلند درگہا
یہ احمق ... سے ... گوش
[illegible] ہوں جنتیں بہار
رہیں شاد و آباد دل خیرخواہ
اب آگے کہانی کی ہے داستان

عجز و نیاز مصنف عرض کرنا داستان کا

خدایا ... [illegible]
دیا ... [illegible]
الہی ... ہوں ... [illegible]
رہیں اس گھر ... [illegible]

نہ ... [illegible]
سنو ... کہانی ... [illegible]
ہر ... تقصیر ... قبول
رہے جاہ و حشمت ... [illegible]

تو ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
بحق محمد علیہ السلام
تو ... دل ... اسکا بیان

آغاز داستان



کسی شہر میں تھا کوئی بادشاہ
کہ تھا وہ شہنشاہ گیتی پناہ
کئی بادشاہ اسکو دیتے تھے باج
خطا و ختن سے وہ لیتا خراج
طویلے کے اسکی جو ادنے تھے خر
انہیں نعل بندی میں ملتا تھا
رعیت تھے آسودہ و بے خطر
ندیم مفلسی کی نہ پھرتی تھی در
لگے تھے ہر اک جا پہ سنگ و خشت
ہر اک کوچہ اسکا تھا رشک بہشت
عمارت تھی گچ کی وہاں بیشتر
گزرتی صفائی سے جسپر نظر
اور اسکی وسعت کا کیا ہے بیان
کہ جوں اصفہان نصف تھا جہان
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سفیدی ... [illegible] نظر
کہوں قلعہ کا اسکی کیا میں شکوہ
گئی دب بلندی کو دیکھ اسکی کوہ

بہت حشمت و جاہ و مال و منال
بہت خوب ... خوش خصال
کوئی دیکھتا آکے جب اسکی فوج
تو کہتا کہ ہے بحر ہستی کی موج
جہانتک کہ گلشن تھے اطراف کے
وہ اوس شہر کے سبز تھے ... کے
عجب شہر تھا اوسکا نفیس سواد
کہ قدرت خدائی کی آتی تھی یاد
زمین ... تمام
نظر کو تراوت وہاں صبح و شام
کہیں جا بجا تھے کہیں حوض و نہر
ہر اک جا پہ آب لطافت کی لہر
ہنرمند وہاں اہل حرفہ تمام
ہر اک نوع خلقت کا تھا ازدحام
جہانتک کہ بستی تھی بازار کے
اٹھے تو کہ تختے تھے گلزار کے
صفا پر جو اسکی نظر کر گئے
اسے دیکھ کر سنگ مرمر گئے
وہ دولت سرا خانہ نور تھا
سدا عیش و عشرت سے معمور تھا

ہمیشہ خوشی سے رہا دن براج
خوشی وان سے جو کہ آیا تھا شاہ
کہا تھا کہ ہوں اوسکا جاہ و حشم
ہزاروں ہی ہیں سیکڑوں اسکے غلام
اسی طرح کا اسکے تھا دل میں داغ
وزیروں کو اک روز اوسنے بلا
تقریب یہ کہوں کچھ کرو کچھ علاج
رکھیا کہ میں دولت کی لذت سے
رہی بی نہیں اور بچا اسکی
نظر کچھ کبھی تو دنیا کی ساتھ
سیہ دنیا جو ہے جز رنج و حسرت
رکھو یاد عدل و سخاوت سلک کا
عجب کیا جو ہو دیتا خلعت
بولاتے ہیں ہم اہل تنجیم کو
دلیروں کو بھیجیں لیں پوچھی کام
نجومی و رمال اور برہمن
بڑا جب نظر دہ نتائج بخت
نکالو ذرا اپنی اپنی کتاب
سیہ شکر وہ رمال طالع شناس
جو ہر ایک تھی سب لیں ملے
یہ سن کے اسی عالم کو شفقت
کہ اسباب پر اجتماع تمام
نجومی کہنے لگے در جواب
ستارہ ترے طالع کے بیچ میں ...
کیا ... تو اسنا بھی اپنا بچا

نہ دیکھا سنی دل جو لایا داغ
عجب شہر تھا وہ عجب بادشاہ
مکان و محل اسکا تھا لازم
مگر بستہ تقدیر ہیں تن جو ہے ہم
نظر کیا تھا وہ اپنی گہرا چراغ
جو بچہ پر لکھا احوال تھا اسکا
نہ پیدا ہوا وارث تخت و تاج
حوالی کو زندگانی گذشت
کہ اب فکر دنیا و دین غافل
نہیں کچھ جانا اور خیالی ماتم
فقیروں سے جا لے کر و اسکو دست
کہ اس عقل سے یہ تھا رہی بحاج
کرو تم ذرا اوقات اپنی تلف
نصیبوں کو اپنے ذرا دیکھ لو
کہ رہتا ہے شہر انکو خبر لینے کا کام
غرض بادشاہ نے جو انکو کلام
دعا دی کہ ہوں شہ کے بیدار بخت
ہر ایک سوال اسکا لکھ جواب
لگے کہنے زائچے بقیاس
کبھی شکل سے دل گیا انکا کہل
بہت مغز تکرار کی ہر طرح
کہ طالع میں نہیں زندہ ہے تیرا نام
کہ سمجھی بہت کہی ہی اپنی کتاب
خوشی کا کوئی نہیں آتا ہے دو
تو کہا ہم نے ان فلکیوں پہ گیا تھا

مسند افروز مرتبت صلاح کے لیک
نہ دیکھا کسی نے کوئی دل فقیر
سہہ لیا وہ دولت سے محبت اوسکے
نظر اسطرح کا وہ کرتا تھا ہم
دلوں کا عجب اسکی تھا یہ سرتھا
کہ میں کیا کرو کو کالی ہال سال
حوالی تو یہی گئی سب گذر
سہبت ملک پر جان ہو گیا
وزیروں کی عرض کا یہ آتا
کر سلطنت سے کی اعمال نیک
عبادت سے اس کشت کو آب دو
نکلا ہے اولاد کا یہ جو غم
تلاوت کبھی یاس کی گفتگو
تسلی تو دی شاہ کو اس نمط
تمہارا حضور وست سے شک کا
بولا کر وہ ہیں شک کیا لیں گے
کیا قاعدہ سے شکر سلام
نصیبوں میں جو لکھا ہو سو کہیں
دہر ہی تخنوں کو کیا قرعہ یا تھہ
جو جاننے لگے رمال کے عرض کی
سیاس سے اپنی دیکھی اس سال
زن و نر کی شکل جو بن
نحوست کے دن سب گیے ہیں نظر
نظر کی جو تسدیس و تثلیث ہیں
منجم ہر اس شاہ کا دیکھ کر

تمہارا ہے سیچے ایک گھر ایک
سنو یہ وصل وہ لائے اس گھر ایک
تحمل جانا یہ ہے عجب
مگر ایک ولد تھا الم
کہ اوس دن خوشی ہے وہ ہو سینا
فقیر ایک تھا جس دلبری خیال
سو وہ پیری ہی ہے جس سے سب
سب کے گھر و دنیا میں یاد کیا
ہر دو زخم کو کبھی اضطراب
کہ تا قوم جانا ہیں ہی حال نیک
کہ وہاں جا کے حرص ہو تیار ہو
سو اسکا ترو و نہیں کشتہ ہیں ہم
کہ قرآن میں آیا ہے لا تقنطوا
وسائل اہل تنجیم کو بیچ خطا
کہ آیا ہے پے ضمید دلہا لیکا
جو جسمیں رو برو شہ کی وہ سب کے
کیا شہ نے یہی رکھتا ہوں کام
کسی سے بھی اولاد ہے یا نہیں
لکا دہیان اولاد کا اوسکی ساتھ
کہ ہی گھر میں امید یا کچھ خوشی
تو اک ایک نقطہ ہی فرح و خوشی
پیا ایسی وصل کا تو وقت ہے
عمل اپنا سب کا جیسا ہی رخل
جو دیکھا کہ ہی نیا سب یہی نقطہ
تو لا اور جیسا ہے ... کا نقطہ

کہا ماہ رو کی یہ کچھ دیا
سہانا لگا یہ بھی قصہ [illegible]
حقیقت جو چاہی ہو سو پیار
یہ پہنا تو ہمکو لگا یہیں
یہی ہے یار پر مشک سا
کہا جانکی سب طرح خیر ہے
کیا کیا کھٹکتا ہے رہتی ہیں لب
کہا شاہ نے ان سے پر ہے اعتبار
غلط ہے یہ اسکو تھا اعتقاد

ہنسندہ ماں جو تھا یا لگ کر تیر ہو گیا
کہ آیا ہے پہلا جوان آفتاب
کہ دیتی ہے یہاں پائی ہو یہی خبر
خطر ہی ابھی یار ہو ہیں جو یہیں
رہیں گے یہیں یہ بہ چار دہ
لگے شست خشتی کی یہ تیر ہے
خرابی ہوا اسپر اسکی سبب
ہو جیا پہ کرکی میرے بیدردکار
لگا کہنے ابھی حق سے مراد
لگا لا کے اونکا اختر جو ملا برج
سمجھا ہے کہ سن کے کیا جو اختر
ادہر محل میں بیٹھا تھا مسعود
ہو کہ دیکھ کے گذری تھی یہ جب

نکلتے ہیں ابتو خوشی کے کہیں
لے ضبو کی یکی یاد رہی
و لیکن مقدر ہی گئیا اور ہی
نظر آگئی یہ خورشید پائی تمام
کہا تنگی یہ خدا اونکی کہیں
کوئی اوسپر عاشق ہو جن پری
سنبہل کچہہ نہ خسرو کا دو چار الم
یہ محل میں وہ آ پہنچا [illegible]
خدا سے لگا کر لے وہ التجا
لگا لی اور نہ ہوتو پایا چراغ
ہوئی گشت اسی کی بار رو
رہا محل ایک زمانہ شاہ کو
سنبہل ہو وہ نرخ سا ہے

سو یہ کہ خوشی تو ہنسنا ہنسن
کہ آئی ہوا پا کے جوبن تری
کہ ہیں اس میں بلی پیش سو طور کی
بلندی کی ہی خطر دی اسکو تمام
اگر ہو کچھ خطرہ تو اوسکو نہیں
کوئی اوسکی معشوق ہو پرستی
کہ دنیا میں [illegible] عم
منجم وہاں سے سب آید ہوے
لگا آپ مسجد میں رکھنے دیا

داستان گم ہونے شاہزادہ بینظیر کی



خوشی سے پلا مجکو ساقی شراب
اٹھی تو مینے جب اوسپر گذر
[illegible] پیاسا ہو سکتا ہے

کروں ایسی میں جتنا ہے یہ تنک یہ
سو اگہر شیشی کو تو لا سپہر
ادہی دیکھ بیتاب [illegible]

کہ دوں کچھ ہنیت کو [illegible]
عجب صاحب حسن پیدا ہوا
خیال [illegible]

ہر محل میں تھا جشن [illegible]
کسی مہرو دیکھ شیدا ہوا
[illegible]

خواصوں نے خواجہ سراؤں نے جا
سکندر زماں اور دارا حشم
پہنچتے ہی مژدہ پہنچایا جاں نثار
دوگانہ غرض شکر کا کر ادا
کہا جاؤ جو کچھ کہ درکار ہے
کہ نوبت خوشی کی بجاؤ تمام
بنا ٹھاٹھ نقار خانے کا سب
دیا حکم پہلے سے یہ ملا
بجے شادیانے جو دالان ایستادہ تھی
سہرن پردہ سے تب یہ معمول کے
لگی سرو چمن نوبت کی سنائی
کسی جا پہ بجنے جو خوشی کی نوا
محل سی لگا تا بہ ایوان عام
ملی شاہ کی بشارت ہو گئی ناتوان
خواصوں نکو خوشی سے کھو کر دی
کیا پہاڑ اور رنگینوں نے بہم
بہانا تنک کیسے سازندہ تھی سارنگی
لگے بجنے قانون بین رباب
کہا مجھ کو سارنگیوں کو بنا
ستارونکی پردے سے بنا کر درست
خوشی کی ہر ایک طرف تھی سیلاب
وہ پائل چھنکتے ہوئے کامنیں
کبھی دل کو پاؤں سے مل ڈالنا
کبھی کے چمکتے ہوئی نور تن
وہ گرمی ہی چہرہ کی جیسون آفتاب

کہی نذریں گزرانیاں اور کہا
فلک عشرت اور عطارد رقم
لگا کہ حمد کرائی بے نیاز
تہ پر کیا شاہ نے جشن کا
لگا چلنا ان سے تیار ہو
خبر کی یہ شاہ ہو جلوس عالم
مبارک اسباب عیش و طرب
لگے پہلے ہر طرف کو صدا
ہوئی گرد پیش اک خلقت کی ہی
خوشی سی سب کال گل ہو چلے
شگفتہ طبیعی وا لڑکی سی تن
بہر لگو لگا تا لپو نا کو بجا
عجب طرح کا اک ہو اژدہام
نہایت کلاہ اور شہزادہ کو کالون
سیاہ حبشی تھی اور گہر سبز دلی
ہوئی آئیے آئیے مبارک کی ہم
خوشی سے ستکے اور آواز کے
بہ ہر طرف جو عشرت لگا اب
خوشی سے ہر اک کی ملتی رہیں
بجانے لگی سب وہ چالاک چست
لگی ناچنے اور پیال نشاط
تھا کنارہ تھی کا سر آن میں
نظر سی کبھی دیکھنا بہالنا
کبھی وہ مکر تیور کی سیس
جسے دیکھ کر دل کو ہو اضطراب

مبارک تجھی ای شہنشہ بخت
رہی وصل کی اقلیم زیر نگین
تجھے فضل کرتی نہیں لگتی بار
وہ نذریں خواصوں کی جو تھی
نصیب ان کو یہ کہہ دیا
یہ مژدہ جو پہنچا تو نقارچی
غرض اونچی نوبت پہ زر سا لگ
کہا زر یہ ہم سے بہتر شگون
یہ ہم بلتی بیٹھے جو شہنا نواز
لگی لیجو اور جو خوشی سی تھی
شہی اور رعایا شادی کی دم
نئی سر سے عالم کو عشرت ہوئی
چلا لیکی نذریں امیر و وزیر
امیروں کو جاگیر لشکر کو زر
خوشی میں کیا یہاں تلک شہر [illegible]
لگا کنچنی جو تیور [illegible]
مہا تنک تھی گانا [illegible]
لگی بہار چلو کی ہر رنگ کی
لگا موم تار و تنبہ جھنجھنک کے
لگی تبلونکی آسمان پر دھمک
کنارہ کے جوڑے چمکتے ہوئی
وہ گھنگھٹ وہ ڈھیلا آؤ ان کی سات
دکھانا کبھی اپنی جیب سکرا
وہ دانتوں کی مسی وہ گلبرگ تر
جھلکنا گلوں کا صفا کی سبب

کہ جیدا ہو لوارث کی تخت
غلامی کریں سبکی خان [illegible]
نہ تجھ سے پاؤں اسید وار
انہیں خلعت و زر کا انعام
کہ نقار خانوں میں حکم جا
لگا جگر پیادلہ اور رسی
شتابی سو نقارہ نکو سنگ سنگ
کہ دوں جو خوشی کی خبر سون دور
بنا سبھی بسہ رکی لگا اور چاند
اٹھا لگا کی اور سکر ہی
لگے بہنے باجے اور کہیں پیچ ہم
کہ ایک ہوئی کی نوبت لگی
لگی بجنے زر سے کٹوری قمر
وزیروں کو الماس و لعل و گہر
جسے ایک دنیا تھا تخت سر
کہا تک میں ان تحفہ کا ر ذکر
لگی گانے اور ساز ایکبار
صدا اور نچی ہونے لگی چنگ کی
ملا امر طنبورہ نکو ارغنون کے
اور بنا گنبد سپہر سارا بھنک
وہ پاؤں کی گھونگھر [illegible]
دکھانا وہ رکھ کبھی کی چھاتی پہ ہاتھ
کبھی اپنی انگیا کو لینا چھپا
شفق میں عیاں جیسے شام سحر
وہ گردن کا ڈوسا قیامت غضب

کبھی [illegible] پھر لیتا دوڑ
ہر اک [illegible] دانا یا پیچ
کبھی [illegible] کی پن لپٹے
غرض [illegible] لیتا ادھر
کہیں سیب انگور کے [illegible]
مجھے اک باغ گل کی ڈال [illegible]
[illegible] لگا سر اک ہجوم
[illegible] رنگین بال
[illegible] میں لگا
[illegible] رنگ
[illegible]
[illegible]
عمارت [illegible] نشان
کوئی [illegible] لٹکا ہوا
حقون کا تماشا تھا [illegible]
دیکھی سطرف [illegible] لگا
[illegible] بام
زمین [illegible] چمک
[illegible] کی نہر
کہیں [illegible] سبت
[illegible] مانند سبزی کا رنگ
چمن [illegible] باغ گلے چمن
کھڑے شاخ خوشبو کی [illegible] نشان
کہیں جعفری [illegible] کہیں
[illegible]

کبھی [illegible] کرتا نظر
کہ دل [illegible] جان
کبھی [illegible] عاشق [illegible]
[illegible] باغ [illegible]
کہیں [illegible] نقش گل
سجا [illegible] سجا [illegible]
[illegible] عشرت کے دوام
محل میں [illegible] سنبھال
[illegible] اس ماہ کا
ہنسی ملکہ دل [illegible] کی ترنگ

داستان عیاری بلین بلخ کے

[illegible] باغ سے کہ دل چلا
لگی جس میں [illegible] سائبان
[illegible] جیسے لٹکا ہوا
نگہ کو وہاں [illegible] گذرنا محال
[illegible] اس میں سما
[illegible] سے شام
ستارہ [illegible] جیسے فلک [illegible] چمک
[illegible] پانی کی لہر
[illegible]
روش [illegible] لگا جیسے سنگ
کہیں [illegible] گل کہیں یاسمن
[illegible]
[illegible] کہیں
[illegible] خوشبو [illegible]

[illegible] کبھی [illegible]
[illegible] سہارا
کہیں [illegible] سجا کر [illegible]
کبھی [illegible] کر قتل عام
کہیں [illegible] لہو [illegible] کا سمان
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] شادی [illegible]
وہ گل [illegible] اپنی سجا چلا
کیا [illegible] ترتیب اک [illegible]
[illegible]
[illegible] کی ڈوریاں [illegible]
سنہری [illegible]
[illegible]
[illegible] کا دالان میں
[illegible]
[illegible] کی سرخ
[illegible]
روش کی صفائی [illegible]
چنبیلی کہیں [illegible] کہیں [illegible]
کہیں [illegible] کہیں لالہ زار
[illegible]
کہیں [illegible] کہیں نسترن

[illegible]
[illegible]
کبھی [illegible]
کبھی [illegible] کو تمام
کہیں [illegible]
[illegible] کی [illegible]
کہ دن [illegible] رات [illegible]
دل [illegible] کی گرہ کھل گئی
[illegible]
وہاں [illegible]
[illegible] اسکی [illegible]
[illegible] لالہ کو داغ
[illegible]
[illegible] ناظر
وہ دیوار اور [illegible] گلکاریاں
[illegible]
چمکتا تھا اسطرح [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کیا رخسار
کہیں [illegible] کہیں گرا
[illegible] موسم [illegible] بہار
[illegible]
[illegible] جعفری [illegible] چمن

عجب ہے آج بہار رنگ جو بھی
وہ جھلک کے گرتا خیابان پر
کہیں شبنم پاشی کریں گل ٹوٹ کر
لبِ جو یہ آئینہ میں دیکھ قد
اکڑ رہے سرو قد اور قمری
چمن آتش گل سے دہکا ہوا
وہ کیلے کا اور جہاڑ رنگین پہلون
درختوں سے ہر گونہ کا اور ورق
وہ پھلیان اور شفتالیان
نکل کے بھی پہرین سیلیا بن
رنگیلی کوئی اور کوئی سیاہ فام جب
کوئی سیوتی اور نسرین کوئی
کہیں لچھی پچی صنوبر کی لی
سجاتی پہر کوئی اپنے کڑی
اداسی کوئی اپنی تھی چپے
کوئی اپنی طوطی کی ہو چمن
کوئی عاشق اپنی آگ دہرے
سہاوت گلچین نسرین و بالا سمان
پلا جیسے اس ناز و نعمت کے ساتھ
معلم اتالیق منشی ادیب
دیا تھا ازبس حق ذہن رسا
تبحر دار حکمت کے مضمون سے
لے علم کو ک زبان حرف حرف
ہوا جسکے تو خط نستعلیق قلم
سرو دس الحظ ہوا ثلث و رقاع

کریں قمریاں سرو پر چہچہی
تنشے کا سا عالم گلستان پر
پہری جا و بیخ چمن کہول کر
اکڑتا کہڑے سرو کا جو بدو
لیے ساتھ مرغابیوں کی پرے
ہوا کے سبب باغ مہکا ہوا
لگی چاندنی ایسی جیسے کہکشان
کلیں چٹکیان بوستان کا سبق
پہرین ہر طرف اور ہلین چلبلی
پری ذات شہزادی کے پاس
کوئی جیب لگی اور کوئی کامدار
کوئی دل لگی میں سکہ کوئی
ارے یہ سہیلی الکاری کوئی
کہیں واہ وا اور کہیں چہل پہل
دم دوستی کوئی بہر بیچے
کوئی ایسی سیاہ پہ کہ نظر
اور اسی کہیں بیٹھی کنگھی کرے
اسی باغ میں تھا وہ سودان
بدیرادر یا ور کی شفقت کے ساتھ
ہر اک فن سیکھے اوستاد بیٹھی نصیب
کئی سالین علم سب پڑھ چکا
غرض جو پڑھا اسنے قدرت سے
اسی نحوسی عمر کی اور سن لطف
پڑھا کر لگے ساتھ سے تو قلم
خفی الفعلی مثل خط شعاع

کہلو گلاب پہر یہ صحن
لہکتا ہو میں بیلے یاسمین
کہڑے شاخ در شاخ ہر نہال
خرامان صبا جس میں جا بجا
صدا قمری کی بلبلوں کا شور
صبا جو گئی کہ ہران گل کہول
خوشی سے گلوں پہ سے بلبلیں
سمان قمریاں یکہ آتش لگا
خواصوں کی اور لونڈیوں کا ہجوم
کنیزان سے ہر طرف ریل
کوئی کنتکی اور کوئی گلاب
ادہر اور ادہر آتیاں جاتیاں
کہیں چہکیاں اور کہیں تالیان
دکہاتی کوئی گوکہر و بوٹ
کوئی حوض میں جا کے غوطہ لگائے
کسی کو کوئی دہول اسکے کہیں
مقابے کو کوئی کہول سی لگائے
غرض لوگ تہے یہ ہر کام کے
ہوئی اسکی مکتب کی تعلیم جب
کیا قاعدہ سے شروع کلام
معانی و منطق بیان ادب
لگا سیکھنے سب نحو و علم
عطارد کو آئی لگے اسکی لیں
لیا ہاتھ جب خامہ مشکبار
شکستہ لکہا اور نستعلیق جب

اُدہر وہ جو تہا ... چمن
کہیں گل کہلے کہیں یاسمین
کہیں ... سنبل و نسرین
ادا حسن کوئی ... گلگلی
درختوں پہ لگی ...
پہرے ہر طرف ...
لطف کی ...
کہیں باغ ... گلستان کا
محل کی وہ چلمن ...
چنبیلی کوئی اور کوئی ...
کوئی ... مہتاب
پہرین ...
کہیں قہقہے اور کہیں تالیان
کہیں ...
کوئی پہرین پانون اٹہی ہوئے
کوئی جا بجا ... کہین
لب جو ... کوئی ...
یہ سب تہا سلی اسکی آرام کے
ہوا پہر ... شادیون کا سامان
پڑہانی لگے علم اسکو تمام
پڑہا اسنے معقول و منقول سب
نہیں امتحان میں پڑی اسکی ...
ہوا ساده لوحی ...
لکہا نسخ و ریحان خط غبار
رہے دیکہ حیران اتالیق ...

سکھانے لگا اتالیق جب
رہے دیکھ حیران اتالیق سب
کئی دن میں علم ادب کا کہاں تک بیان
کیا مختصر غرض اب یہ بیان
صفائی میں خط کی پیچان کیا
کیا جب کہ تحریر طوفان کیا
ہوئیں دست و بازو کی سیر البیان
اور اس میں کہ ہاتھ سے گلہ بیان
طبیعت گئی کچھ جو تصویر پر
رکھی رنگ سے اس کی بے نظیر
سوا اس کی کتنی کمال
مروت کی اور آدمیت کی چال
کیا نام ہر ایک وہ دل پذیر

کیا خط گلزار جب فراغ
ہوا صفحۂ قطعہ گلزار باغ
لکھا کو جو ورقے ہوا بے نظیر
لیا ہیچ جا میں فن تیر
رکھا چھوتی جیسی لکڑی چمن
کیا اپنی تقریر سے سکھا فن
رکھا موسیقی پر کچھ خیال
کئی ہیبت سے ہاتھ میں تال
کئی دن میں سیکھا یہ سب نقش رنگ
کہ جان سے دیکھ اہل فرنگ
زر الوان سے نقش لیتی نقرتا دیو
حد آقا بلوں سے جو صحبت ادب
ہر اک فن میں ہیچ ہوا بے نظیر

داستان سواری کی طیاری کے حکم میں

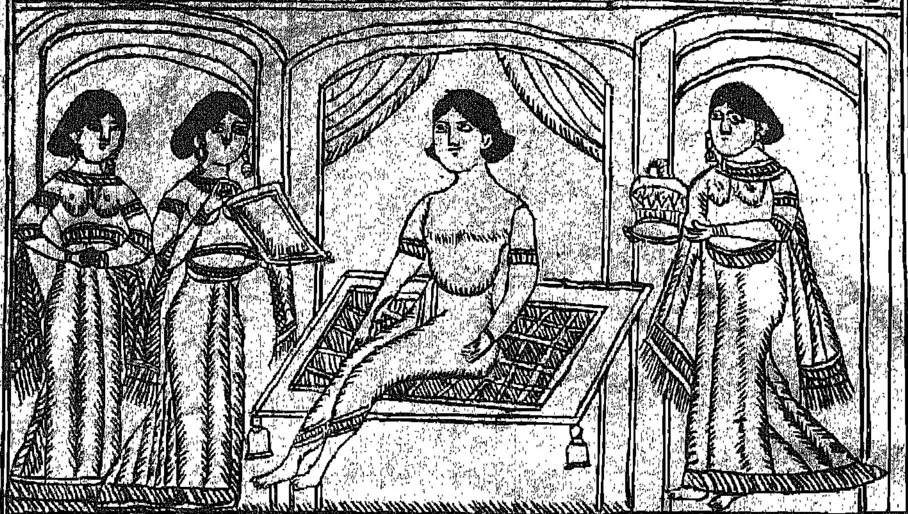


بلایا تھا جب کہ اک جا محل
جوانی پہ آیا ہے ایام گل
خوشی سے بہلائی کا گر ہو سکی
شتابی سی ہو لی جو کچھ ہو سکے
چھٹی جب کہ وہ بارہ برس کا لگی
کھلی کچھ تری عمر کی بھی خیال کہ
سواری کی کلفت سے تیار ہو
مہیا کریں جو کہ درکار ہو
رعیت کی خوش ہوں جو صغیر کبیر
کہ نکلے لا کل شہر سے بے نظیر
ہوا جشن کا سا لیا جام شب
گیا غرہ کا صبح سے آفتاب
عجب شب تھی وہ جون سکندر
عجب شب تھا مشعل رنسر امید
کہا شاہ نے اپنے فرزند کو
بلا اخشین آب پیرہان
کہ دیکھ حرص لگی وہ بھا گیا
ہوا جب کہ داخل وہ حمام میں

شگفتہ تھا صحبت دوستان
کہ گل پھول سے درست دوستان
کہ رنگ چمن پہ نہیں اعتبار
بہار آج ہے کل خزان بہار
کہا شہر ... تکلو شام
کہ ہوں صبح جا شہر کی دھام
کریں شہر کو ملک آئینہ بند
سواری کا ہو لطف جس سے دو چند
سنیہ فا محل میں گئی بادشاہ
نقیبوں نے تب حکم کی اپنی راہ
خوشی میں کئی جلد جو شب گذر
ہوئی ساتھ ہی نمایاں سحر
گیا غنچۂ صبح سے آفتاب
ادھر ہا سورج انکھونکو ملتا شتاب

داستان حمام کی نہانیکی لطافت میں

کہ بابا نہا دہو کے تیار ہو
نہ دہو نیادہ ساغر کہو قلتین
گیا ہی نہانیکو بدر منیر
کہ جس طرح ڈوبے ہے شبنم میں گل
اگر چاہتا ہے مری دل کا چین
کہ سرگرم حمام ہے بے نظیر
تن نازنین نم ہوا اس کا گل
کہ بھولی ابھی گرم دسر جہان
ذرا شستشو ... کی لا
عرق آگیا اس کی اندام میں



لگی ملنے اوسکے گلگونہ کا بان
لبون پر جو پانی پڑا اسپر سیر
لگا کہنے ظاہر ہوا اعجاز حسن
وہ گورا بدن اور وہ بال اسکی تر
کھولی اوسکی چوٹی کی کیا کھچی بات
رگڑ دی ہاتہ مین سنگ پا
عجب عالم اوس نازنین پر ہوا
دعا دینے لگیں سب بے اختیار
خدا آدمی کیسی تیرے خاطر پہ پلی
نہا دہو کے نکلا وہ گل اسطرح
جواہر سے سر اسکے پہنایا اوسے
مرصع کا سرپیچ جیون موج آب
جواہر کا تن پر عجب تہا ظہور

پرستار باندہے ہوئے لگکیان
ہوا اوٹھ کہ بہار آب سے وہ چمن
نظر آئی جیسے وہ گلبرگ تر
جھمکنے لگا اوس سے انداز حسن
کہو تو کہ ساون کی شام و سحر
کہ جیون سنگتی جاہے صحبت اسکی رات
کیا خادمون نے جو آہنگ پا
اتر گدی کا چمن پر ہوا
کہا خوش رکہے تجہکو پروردگار
چمکتا رہے یہ فلک کا سہیل
کہ نہلا کے نکلے ہے یہ جسطرح
جواہر کا دریا بنایا اوسے
منور بشکل رخ آفتاب
کر اک اک عدد اوسکا تہا کوہ طور
شکل گوہر سے جسد ہم ہوا وہ سوار

ہر ایک مہر سے طاس لیکر وہان
سہانی ہین لگیان تہی بدنکی ہر یک
ہوا قطرہ آب یون جسم بوس
گیا جو صحن مین جب شبنے نظیر
نمی سی تہا بالونکا عالم عجب
زمین پر تہا اک موجہ نور خیز
ہنسا کہلکہلا وہ گل نو بہار
ہنسا اس ادا سے کہ سب ہنس پڑے
کہ تیری چھٹی سی ہے سسکی جو شے
کیا غسل جب اسنے لطافت کے ساتہ
غرض شاہزادیکو نہلا دہلا
گلے ہی لگن اور کلغی اور نورتن
وہ موتیکی مالا صد زیب و زین
غرض ہوگی اسطرح آراستہ
کے حوران گوہر کی بیشمار

برستے مین بجلی کی جیسے چمک
گئی تر پپی جیسی نرگس لہس
پڑا آب مین عکس بادل پذیر
بدنکی گورائی تہی اوس سے شب
ہوا جیسے فوارہ سان اتنے تیز
لیا کہینچ بالونکو بے اختیار
ہوئی جیسے قربان کی تیری
مبارک تجہے رنگ شکی تو شے
اوڑہا کہیں لال کی دوشالہ
دیا خلعت خسروانہ ہنہا
عدد ایک سے ایک زیبا بدن
کہین جسکو آرام جانکا چین
خرامان ہوا سرو نوخاستہ

زلبس تلک سوار کیا اوسکی ہجوم … ہوا جبکہ دربار پر یوں ہجوم
منور ہوئی وہ [illegible] یار … شب روز کیسی ہوا [illegible] بیاں
ہزاروں [illegible] میں لگی … مہتابوں کی جگمگی نا لگی
[illegible] سر پر … [illegible] آئی نظر
وہ ماہی مراتب وہ تخت رواں … وہ نوبت کہ [illegible] بیاں
وہ آہستہ گھوڑے [illegible] نقارچی … قدم با قدم [illegible] بندی
سوار اور پیادہ صف [illegible] … چلے ہیں تمامی امیر و وزیر
ہر اک [illegible] شاہی کی [illegible] سوار … چلے سب [illegible] قطار
[illegible] کی طرح [illegible] … [illegible]
وہ [illegible] کی [illegible] … جہلکے [illegible] نقش کی [illegible]
سواری کے آگے [illegible] اہتمام … لے سونے روپے [illegible] تمام
اوسی ہی معمول [illegible] … اوسے نقاو [illegible]
[illegible] قدم … [illegible] قدم با قدم
تماشائیوں کا جدا ہے ہجوم … کہیں [illegible] عالم کی دہوم
[illegible] تمامی [illegible] … تمامی [illegible] شہر [illegible]
رعیت کی کثرت ہجوم سیاہ … [illegible] نگاہ
یہ خالق کی [illegible] قدرت [illegible] … تماشے کو [illegible]
[illegible] … [illegible]
زبس شاہزادہ [illegible] تہا حسین … [illegible] دیکہا [illegible]
دعا شاہ کو دیتی ہر بار آہ … [illegible] سلامت رہے [illegible] ماہ
غرض شہر سے باہر اک سمت کو … [illegible]
اوسی کثرت فوج سے [illegible] سوار … [illegible]
جہاں تک کہ [illegible] … [illegible]
بلائیں لگی لینے [illegible] … [illegible] نثار
پہر رات تک [illegible] … [illegible]

[illegible] سوار … [illegible]
[illegible] کے نشان … [illegible] عیان
کہاں تک کہوں زینت کی بیان … اور اونکی [illegible] زبان
وہ [illegible] کر دی … [illegible] قدم [illegible]
وہ [illegible] کی صدا خوشنما … شہانی [illegible] نوبت کی [illegible]
بجاتی ہوئی شادیانے تمام … چلے [illegible] کام
[illegible] … [illegible]
[illegible] … لباس [illegible] تمام
[illegible] … [illegible]
چلے [illegible] تخت کے [illegible] قریب … [illegible] عجیب
نقیب اور [illegible] چلے … [illegible]
[illegible] … [illegible]
غرض [illegible] سوار [illegible] چلا … [illegible]
لگا قلعہ سے شہر کی حد تلک … [illegible] کی جہلک
[illegible] شہر [illegible] … [illegible] لطف [illegible]
[illegible] … [illegible] چمن
لگا [illegible] ضعیف و نحیف … [illegible]
[illegible] … [illegible] کیا
نظر [illegible] ماہ تمام … [illegible]
یہ خوش [illegible] شہریار … [illegible]
[illegible] … [illegible]
سواری [illegible] … گئے [illegible]
قدم [illegible] باہر نکال … لیا [illegible] احوال
گیا جب [illegible] جنگل [illegible] … [illegible] جہان
فضا اور [illegible] … [illegible] طرف [illegible]

نظارے سے تھا اوس کی ہر ایک کو سرور
عجب عالم نور کا تھا ظہور
عجب لطف تھا سیر مہتاب کا
کہ کچھ ذکر دریا تھا مہتاب کا

ہوا شاہزادہ کا دل بیقرار
دیکھی چہرہ ان چاندنی کی بہار
کہا کچھ جو اوس نے کہ جی چاہتا
کہا آج کوٹھے ہی پہ بچھے پلنگ

ہوا سونے کا جا شاہ سے عرض کر
کہ شہزادہ کی آج ہووے خوشی
کہ شہزادہ ہی کو ہے آرام کا
کہ سہانا ہی یہاں کا لب بام کا

کہا شہ نے اچھا تو کچھ دن نکل
اگر ہووے جی میں تو کیا ہے خلل
کہ ہے آج تنہا اوس نے جو ہوا ہوں
کہ چھٹکی ہے جو چاندنی [illegible]

لب بام ہر سمت [illegible] شبنم
کریں سیر [illegible] ہر دم
مہتاب اور اس پل بالا رہے
[illegible]

کہا [illegible]
[illegible] سفید
پہر [illegible] سوئے شہزادہ کا
[illegible]

قضارا وہ دن تھا اوسی سال کا
غلط [illegible] چاندنی کا
سخن [illegible]
کہا [illegible]

پڑا [illegible]
یہ [illegible]
یہ جانا کہوں [illegible]
[illegible]

کہ اس پر [illegible] رنگ
[illegible] پلنگ
[illegible] صحبت
[illegible] صحبت

نواڑی [illegible]
کہ از ریک حضرت [illegible]

داستان شہزادہ کے کوٹھے پر سونے کی اور پری کے اڑا لے جانے کی



شتابی ہی اوٹھ [illegible] ساقی [illegible]
کہ چاند طرف ماہ [illegible]
[illegible]
کہ آیا بلندی [illegible]

جوانی کہاں سے کہاں اپنی سین
مشکل [illegible] چاندنی [illegible]
اگر [illegible]
[illegible]

[illegible] پلنگ
کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

کہیں چادر [illegible]
کہ [illegible] صفا کی خلاف
[illegible]
[illegible]

[illegible] نرم نرم
کہ [illegible] دیکھ [illegible] شرم
کہا [illegible]
[illegible]

دو گل [illegible] ماہ
کہ [illegible] سیاہ
کہ [illegible] شہزادہ
[illegible] شہزادہ

چھپا [illegible] ماند
[illegible] لگا [illegible] کر چاند
[illegible]
[illegible]

زلیخا [illegible]
[illegible] سب [illegible]
وہ سویا ہوا اوس آن [illegible]
ستی پاسبان [illegible]

ہوا اسکو جب بیحد شوق جاہ
لگا دینی دہر اپنا دنیا نگاہ
وہ اسکی کوٹہی کا بالا ہوا
غرض انکا عالم دوبالا ہوا

وہ پہولوں کی خوشبو وہ شہر پلنگ
جوالی کی شمعدان وہ جہونکا نکہت
جہانتک کہ چمکی کہ تو بار بار
ہوا چلی سو گئی ایکبار

غرض سکو وان عالم ہوا حباب
اتفاقا جاگا تو ایک مہتاب
قضارا ہوا اک ہوا کا گذر
پڑی شاہزادہ پر اسکی نظر

پہولوں کا سا دیکہا جو اسکا بدن
جلا آتش عشق سے اسکا تن
ہوئی لاکہ جیسے وہ اوس پہ نثار
وہ تخت اپنا لال ہوا سے اوتار

جو دیکہا تو عالم عجب یہان
سنوری سیاہ زمین آسمان
دو ٹکڑا کو اوس کی منہ سے اوٹہا
دیا گال سی گال اپنا ملا

اگر چہ ملی تہی نہ وہ ہوس
دلسکی چالاکی کیا اسکو بس
سہی عشق سی پہر یہ سینہ تنگ
لگی چلنی اوسکا امانت پلنگ

محبت کی آئی جو دلمیں ہوا
دہان سی اسکی اوڑسی دلربا
ہوا جب سینہ میں وہ شعلہ بلند
ہوا مین ستارہ سا چمکا دو چند

سعت سے وہ پریان نشین سی اوٹہا
جلی شیر جیسے ملے جوش کہا
جلی شک سے اوسکی شمع و چراغ
کہ اوس کا پہونچا فلک پہ دماغ

غرض لیگئی آن کی آن مین
اڑا کر وہ اوسکو پرستان مین
کبہی تن ہو ولا اور کبہی ہو بند
زبان کی جیسی لپٹ بلند

داستان حالت تباہ کرنی ماں باپ کی



شتابی سے پہر ساقیا دے شراب
کہ جل شکر ہوا دل کباب
یہاں تک تو قصہ مین چہوڑا یہاں
ذرا اب سنو غم زدونکا بیان

کہ دون حال پہر ان غم زدونکا رقم
کہ گذرا جدائی سے کیا اونپہ غم
کہلی آنکہ جو ایکدن کی وہین
جو دیکہا تو وان شاہزادہ نہین

نہ ہی وہ پلنگ اور نہ وہ ماہرو
نہ وہ گل ہی اور نہ وہ اسکی بو
رہی دیکہ یہ حال حیران کار
کہ یہ کیا ہوا ہائے پروردگار

کوئی دیکہ یہ حال رونے لگی
کوئی غم سی جی اپنا کہونے لگی
کوئی بلبلائی سی پہرنے لگی
کوئی ضعف کہا کہا کی گرنے لگی

کوئی سر پہ رکہہ ہاتہ دلگیر ہو
گئی بیٹہہ ماتم کی تصویر ہو
کوئی رکہہ کے زیر زنخدان ہاتہ
رہی نرگس آسا کہڑی کہڑی

رہی تو بھی یا [illegible]
زمین آ لی کچھ اونکو ا[illegible] سوا
کلیجہ پکڑ جہان تو بس گری
کیا [illegible] و انکا مجھ [illegible] دیتا
یہی تھی جگہ وہ جہان سے گیا
عجب بحر عشق [illegible] پایا مجھے
لیا نام گلزار [illegible] سوال
عجب طرح جنگل [illegible] سہانا [illegible]
ادھر [illegible] طرف [illegible] نکلا
کیا جیسکے وہ سرو اوس باغ سے
صدا اب جو گوئی اونہوں کی [illegible]
تو اک [illegible] بلبل کا جی ہٹ گیا
اوڑا [illegible] کے آنکھوں لگا سب
لگی آگ لالہ کی دلکو تمام
گریباں [illegible] انگور [illegible] ہو
وہ دلبر جو ہر تھی جا بجا
شمشیر [illegible] رنگ تھی [illegible] گئے
کہاں [illegible] کا [illegible] سکہ [illegible] آبشار
جہاں [illegible] کی تو تھی [illegible]
سنو قصہ جہان [illegible] ملیکان
خدا انکا علم دلبر جی [illegible]
وزیروں نے دیکھا جو احوال شاہ
نہیں [illegible] آشنا تمہیں [illegible] اضطراب
خدا کی خدائی تو معمور ہے
یہ کہہ [illegible] کو بٹھا تخت پر

نہ تھی کہا [illegible] جواب
کہ [illegible] احوال [illegible]
گلی کی طرف [illegible] کس [illegible] گئی
غرض [illegible] جہاں سے وہ یوسف گیا
کہا [illegible] قربان سے گیا
غرض [illegible] یا مجھے
گلوں کی [illegible] سلامی ادھر ہوئی
قیامت [illegible] تھی رات
کہ [illegible] جس [illegible] وہ گل
نظر پھول آنے لگے [illegible]
تو کو [illegible] جگر تک [illegible]
گلوں کا جگر [illegible] ہٹ گیا
ہوئی [illegible] سنبل کے ماتم کی شب
دیا خاک [illegible] کا جام
[illegible] ساری سیہ پوش ہو
[illegible] وہ [illegible] دیا
غرض [illegible] رونے گر [illegible] گئے
کوئی دلبن روئی کوئی [illegible]
لگے [illegible] شہر [illegible]
ہوئی سب جوانی [illegible] گریبان
جگر برگ گل کی طرح [illegible]
کہ ہوتی ہے اب اسکی حالت تباہ
[illegible] شاید [illegible] وہ شتاب
غرض اسکے نزدیک [illegible] ہے
پھر [illegible] لگے [illegible]

[illegible] اوس [illegible]
سنی [illegible] القصہ [illegible]
سوا گر وہ یوسف [illegible]
گئے [illegible] وہ [illegible] سلام [illegible]
ہری نوجوان [illegible] جوان
گرد [illegible] قیامت [illegible]
شب آدمی [illegible] طرح [illegible] لگی
سحر [illegible] کہا جب [illegible] بیان [illegible]
غم [illegible] دل جو [illegible]
اکھڑ [illegible] گئے [illegible] پھول
[illegible] سار [illegible]
تبسم کیا [illegible] غنچہ [illegible] پھول
[illegible] اوڑنے لگے گرد [illegible]
[illegible] اوس باغ میں [illegible] تخت
لگے [illegible] پتے [illegible]
اور [illegible]
ہوا حال [illegible] تباہ
نہ [illegible] عالم [illegible]
[illegible] وہ [illegible] چمن
گلوں کی طرح [illegible] وہ گل
نہ غنچہ نہ گل نہ گلستاں رہا
کہا [illegible]
خدا [illegible]
[illegible] ایک صورت [illegible] کام
[illegible] بہت [illegible] وزیر

[illegible]
کرا [illegible]
کیا [illegible]
و کہا [illegible]
[illegible]
[illegible]
رہی [illegible]
اور [illegible]
ہوا [illegible]
اڑائی [illegible]
[illegible]
ہوا [illegible]
گل [illegible]
[illegible]
وہ [illegible]
کیا [illegible]
کیا [illegible] اپنا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اوسکی غرض [illegible]
ولیکن [illegible] کی خبر



عجب دیکھی ہی کہ جس اوسکا تھا
نہ بستی جو پہلی انسی لگی اوسے
بیابان مین کل اوسمین انواع کے
مطلا منقش منبت تمام
در ایستادہ خط و سرا باش کا لکہ
زر افشاندہ ہر سقف دالان کے
لگی ہر جگہ جس چمن کا اشتیاق
پہرین اونکو سارے دیوان ہو
نہالی کہو حال باہم نہال
رہی وہ انکی مجہ دلکا جو دکہلا
مکانون مین مخمل کا فرش اور فرش
ہوا مین سا پہیرا اوسمین تمام
کہا شاہزادہ دیکہا اوسمین پلنگ
نہ وہ لوگ دیکہی نہ وہ اپنے جا
زمین تہا نہ وہ لوگ تہا وہان کچہ
کہا کیا لگا ہے تو یہ کیسا ہی گہر
خدا جانے تو کون مین کون ان
یہ گہر کو کسیکا ہے تیرا نہین

در خضرہ ہو تو اوسی سا تہیا
اوتار ایستادگی اتنے ادسے
طلسمات کل اوسمین انواع کے
بہ کیا ہو جو ہو دہوپ کا اوسمین
نہ کرتی سر دیکہا اوسمین جلو
ہوئے دیوار جیسی چراغان کی
نظر آئے دیکہی بالا بطاق
کرین اونکو کام انسان ہو
محل و عجیب سب اونکی دور از خیال
تو دنیا کی یا جو تکی آئی صدا
سنہرا سلیمانی اوسمین فرش
پہرین گرد گرد اوسکی پیدام
کہیا حسن ہے اوسکی بنگلے کا رنگ
تعجب سے ایک ایک کو تکتا تہا
ہوا کچہ دلیر اور حیران بہی کچہ
ارے یا مجہے کون گہیرا اوسر
عجب ہی تعجب ہے کیا اس مین
پہراب گہر ہے تیرا ہی میرا نہین

بنا ایسی کہین یان اوس لگی ہو
وہان ایک تہا سبزہ اوسکی باغ
طلسمات کی ساری دیوار و در
اگر چمن و وان اوس لطافت سے پر ہو
ہر ہر او ہر ہر بنگلے مکان
زمین پر یا نکی ساری جواہر نگار
ہوا سرکی دیوار چمن و طیور
لگی ہر طرف گوہر شب چراغ
صدا آپ سے آپ بال کی
دگر بند کردے ہے ایکبار
طلسمات کی بیدا اور جلوہ نشین
سر سبز بنگلہ مرصع نگار
تصادر ایکہلی آنکہہ اوس لگی جو
اچنبے کا یہ تو لب دیکہا جو وان
سرہانی جو دیکہی سہ چار روہ
پہر ہنسکر او سے اور سر نقاب
پر الف تو وہان ہے میرے گہر
ترے عشق نے مجکو شیدا کیا

کردون اب پرستان مین جستجو
کہ جسکے گلو نسیم بیتابانہ داغ
بنیان کیسی کو نہین یان کسیکو گہر
کدر زر ولکا چمن زعفران پر
جہان جا لیجی جاکر کہدے میلان
اوسمین چمن لب سیو اوسمین بہار
خیابان ہر ایک مین چمن اوسمین جو در
وہی انکو گوہر ہی شب چراغ
کہین تاج کی اوسمین تال کی
تو جیون اسعوان ارگ کلکش خراب
اراستہ کی او ہین گرین
سراپا پرنگ گہر آبدار
بتائی وہان شہزادی کی لو
لگا کہنی یارب مین آیا کہان
کسی اجنبی سے ملی اک نشاط
دیا اوسن ہی نے ہنسکر جواب
لگی آئی ہو تجہکو قضا وقت
ترا غم مرے دل مین پیدا کیا

چھپا اگر پری سے وہ راز
یہ جیندی ہی لائی ہے [illegible]
پری کو [illegible] پرستان [illegible]
جہاں [illegible] کی زبان

کہاں صورت اس کی کہاں شکل اور
غرض تھی یہ صحبت نہ تھی [illegible]
پہ لکھ کے تھی وہی [illegible]
تڑپا جا کیا اس سے وہ [illegible]

کبھی یوں ہی ہے گردش نرگس کی
کہ معشوق عاشق کو لکھتا
غرض لکھ چکی تھی لگی کہنے ہاں
کہا اس نے [illegible] سکو ہاں

ولیکن نہ عقل و نہ ہوش و حواس
رہی چپ جنون کی طرح وہ اداس
کبھی اشک آنکھوں میں بھر لائی وہ
کبھی [illegible] کبھو پیار سے وہ

وہ محلوں کی چاندنی وہ گلستاں
رہی رو رو کے دیکھا تھا جن کا حال
وہ شفقت سے تجھ بال بالچے یاد آئے
[illegible]

کبھی اپنی تنہائی پر غم کری
کبھی آہ پر درد عالم کری
کری یا وہ جب اپنی ناز و [illegible]
نہاں [illegible]

بہانا بسو و نزاکت سو بیاکری
نہ ہو جب کوئی مستعد روبکاری
غرض اضطراب اس کو چالیں
کہ چھوٹ [illegible] جالیں

غرض بے ادب پی لیا ہی نام
بدن سے کیا تھا لہو پسینہ کا کام
کبھی گھر میں رہتی تھی کبھی باغ میں
کہاں [illegible] یاں

وہ بے چینی ایسی کہ تھی مشہور
نہ تھی چین لائی تھی اسکی حضور
عجائب غرائب پرستان کی
دکھاتی تھی [illegible] سو آگے

نہ کھاتی [illegible] رہتا تھا غم کے
مہیا اسباب آرام کے
تھی کشتیاں [illegible] کی
خوش آئند [illegible] کی

تھی سالنگ وانکی [illegible]
کہ ہو دل لگی [illegible]
غرض انکی [illegible] میں
گر [illegible] آفاق میں

شراب کباب بہار و نگار
جوانی و مستی دو بوس و کنار
تنہا اور غم تو کیا اس کو یاں
تغیر از غم دوری دوستاں

او سی [illegible] رہتا تھا
سدا غم ساتھ کرتا تھا وہ
یہ بھی جو تھی دل لگی ہے
وہ بھی تھی [illegible]

وہ جی نازنین ہی سبب عشق سے
کہ [illegible] تجھ کو نہ پند
کہا [illegible] سنی میں سے نظیر
مرے دام میں تو ہوا ہے اسیر

تو اک کام کر اک بہر [illegible]
کیا کر [illegible]
تو [illegible] کر دل کو نہ کر [illegible]
یہ [illegible]

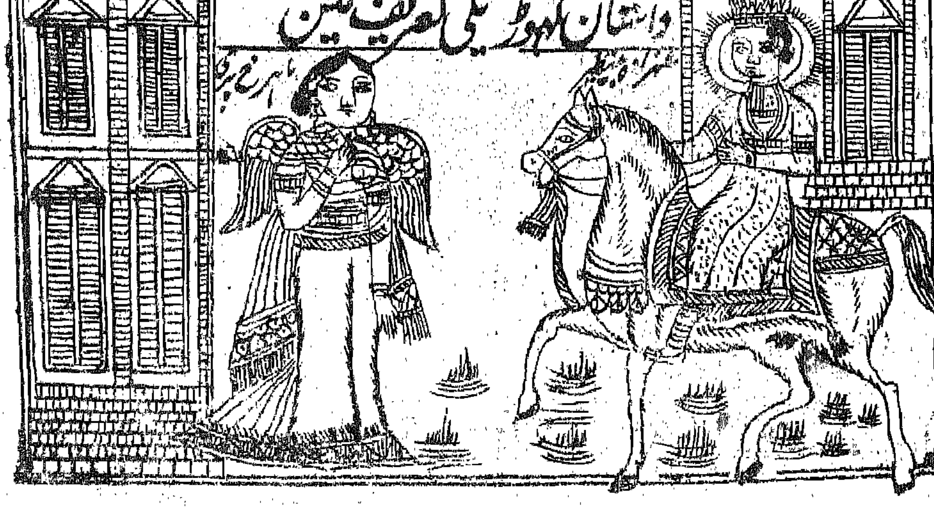
ستم [illegible] ہے پاپ
اکیلا تو [illegible] اس چاہ اور کس
میں [illegible] سجھے
ولیکن [illegible] تجھ کا سبب

کہ گر تیرے [illegible] جائے کہیں
دیا دل کسی سے لگا کو کہیں
تو پھر حال ہو [illegible] کا
وہی حال ہو تجھے دلدار کا

کہا [illegible]
سنے جو کہا تھی سب قبول
کہا [illegible] تیرے تخت
کہ بخشا تجھے میں سلیمان تخت

جو [illegible]
جو [illegible]
زمین ہی لگا اور آسمان
جہاں [illegible] تو یاں

داستان گھوڑے کی تعریف میں



کہوں کیا میں اس کل کی جو بیان
پرند و چرند اس سے ہوائی مجنون
ذرا کل کو جو موڑے فلک پر ہوا
جو کہتی تو کہتی اوسے بار بار

نہ کہنا دیے پر وہ سو کر کہیے
تماشائی نظارہ ہو کے کہیے
یہ حسرت ہی کرتی تھی شب رہ وہ
نہ وہ کہ پلنگ اور نہ بستر وہ

نہ تھا وہ لگا کے سو ٹھہرونکا خلل
نہ پیشانی اوپر ستاریکا بل
نہ سایہ ہی ناگن تھی بہو بیکا پر
ہر اک شب کے وہ عوض بے نظیر

لیکھو تو ایسی کل کی تھا تخت کا
فلک سیر تھا نام اس رخش کا
سرشام وہ بے نظیر جوان
ادہی عشق پر ہو کے جلوہ کناں

ہر اک طرف سیر کرتا تھا وہ
وہی اک پہر سیر کرتا تھا وہ
پھر چلیہ یکتا تو پہرتا شتاب
کہ پھر تھا سلامہ رخ کا عتاب

داستان وارد ہونے بے نظیر کی بدر منیر کے باغ میں



کدھر ہے تو اے ساقی شوخ رنگ
کرایا ہو کہیں بیٹھے بیٹھے ترنگ
پلا مجھکو دارو کوئی تیز و تند
کہ ہوتا چلا ہی میرا ذہن کند

مرے توسن طبع کو پر لگا
مجھے ساتھ لے اچھل فلک پر اڑا
ستون ایکدیگر کی سہہ ستم در دولت
ادہر آیا سیر کو بے نظیر ایکرات

میں اکھا کہاں اس کا لیکجا گذر
سماں ایسا اک باغ آیا نظر
سفید ایک پکی عمارت بلند
کہ تھی نور سے جس کی جھلملی سحر ہو و دیو

وہ چپکی ہوئی چاندنی جابجا
وہ جاڑے کی آمد وہ ٹھنڈی ہوا
وہ نکھرا فلک اور وہ مہکا ظہور
لگا شام سے صبح تک وقت نور

یہ عالم جو پایا تو گھوڑا تھا
اوتر اپنے گھوڑے سے اور سر جھکا
لگا جھانکنے اوس مکان کی تئیں
کہ دیکھوں تو یاں کس کی ہے جائے نہیں

جو دیکھا تو ایسا کچھ آیا نظر
کسی کے لئے جیسے اوسکے گذر
کہا جیسے اہتو ہو کچھ بہر ہو
ذرا جھلکی اس سیر کو دیکھ لو

بہکیہ سے اوترا دبے پاؤں وہ
نظر سے بچاتی چھپاتی وہ
الگ کھل یا تھوڑے و انگی کیواڑ
چلا سایہ سایہ درختونکی آڑ

کہ اک طرف گھنچا اپنا ہاتھم درست
کہ لیتے ہوں جس طرح نشتاق سمت
لگا دیکھنے چھپ کے کرکی نظر
درخشنی جبین ماہ ہو جلوہ گر

جو دیکھی تو صحبت عجب ہے وہاں
عجب چاندنی ہے عجب ہے سماں
عجب صحن رنگین اور طرفہ محل
چلا دیکھتے ہی اوسکا شکل

ملی جنس کی انبی جو اوسکو بہ
لگا تکنے حیرت سے ہر ایک کو
نظر آئی وان چاندنی کی بہار
کہ آنکھوں لگی کی خبر گی اختیار

در و بام یکلخت سارے سفید
ہر اک طاق محراب صبح امید
شفق عین تھا چکی فرش
چمک جسکی لی عرش تک بالعرش

زمین کا طبق آسمان کا طبق
سنہلی روپہلی ...
بلوریں ... طرف سنگ فرش
کہ جس سے بھرے ... فرش

گئی اوسکی عالم پہ جس دم نگاہ
اور آیا نظر اوسمیں اک رشک ماہ
طرح اوسکی ہر دل کو مانوس تھی
کہ گویا وہ نقشی فانوس تھی

کہیں دیکھیں وہ گل نشین ہوشمند
پری کو کیا ایک شیشی میں بند
ہر اک سمت واں نور کا ازدحام
لگے آئینہ قد آدم تمام

لپٹے ہوئے بادلے سے درخت
زمیں پر ہوا صاف سنبج و رخت
ملبس وہ چوطرفی پاکیزہ گھر
پڑی جس پہ شیشہ کی جسمیں نظر

لب نہر صاف جو نور کی
تو پڑی تھی وہ ایک بلور کی
کہ ہو اوسمیں جنت کا بھی ہوے
ہوا اپنچ ہولی جو اوٹھتی ہوے

منقش پڑا اوس میں مخمل جو
گیا ماہ واں شکل سے ریزہ ہو
لگی گر وہ سبز جھوٹے لہر سے
سر لجا ستانی کی اوٹھا دیتی لہر

غرض تھی یہ صورت کہ تارونکو توڑ
زمیں پر فلک کا بنا تھا جو ظر
ہوا اسپہ وہ جگنو کی جھلکیں بہم
بلیں جلوہ سکو نپیدم

فقط چاندنی میں کہاں لطف یہ
کہ ظرفہ وہ جھنگ سے اور یہ
زمانہ زرافشاں تمام زرفشاں
زمیں سے لگا آسمان زرفشان

گل و غنچہ بیل وہ تاج خروس
زمیں پر چمن سب چمن جو سوس
جوانان تھی اوجش پہ عرش
کرین ہی جھلک مہر چیکیں

کھڑا ایک بنگلہ وہ زر نگار
کہ تھی جس کے ہر سو سپیدی نثار
جدا وہ وہ اشارے الماس کی
پری ایک سا تھی کی پیراس کے

کھنچے ڈور سے ہر طرف زر تار کے
لڑی جیوں کناری کی ہوں ٹانکی
کہوں کیا بیس جاہا لہر کی اسکی بہر
کہ سورج کی پھر دو کر میں کرن

مغرق بچھی سنگ اک جلگی
کہ تھی چاندنی اسکی قد دون لگے
نہر کو سا تھی تکیہ دہر سے
کہ تھی وہ فقط حسن کی بھیر سے

بلوریں صراحی و جام بلور
وہیں میں غرض تھا تماشا ہی نور
زمیں کی کی آسمان نور کا
جدھر دیکھو اودھر سمان نور کا

چمن سا کے زرد اودیں بھرے
جوانان شب کی پرچھاپ سے
ستارہ زرکا مہتاب بیچ ال تو
کہ جو نیکا پانی میں قطرہ جیون

اگر کیجیے سایہ اوپر نگاہ
تو یہ وہ ہی جیوں آئینہ پھیر تو
کرتی بگہ جسکے فلکو گذر
بجز نور آتا نہیں کچھ نظر

کروں کونسے حسن کا انتخاب
ہر اک آئینہ میں وہی ماہتاب
نظر جس طرف جا نزدیک و دور
اوپر ایک تکاسی ہر جا ظہور

نکل بیٹھی وہ جسکے کثرت میں آ
وہی نور تھا جلوہ گر جابجا
نئے رنگ سے ہر طرف ماہتاب
وہی ایک نکتہ ہے جسکی کتاب

حقیقت کی لیکن بصارت بھی ہو
کہ دیکھے نہ اوسکے سوا غیر کو

داستان تعریف بدر منیر و عاشق ہونا بینظیر کا



گلابی ہے سما سے سلفا
کرون اس کی کمی کا بیان
برس چندرھا ایک کا سن و سال
خواصین کی تھین یہ پھر وہ تمام
اور ایسے آسمان پر خشت وہ ہم
نظر آئے اس تھوا کیا چاند
کرون اس کی پوشاک کا کیا بیان
اور اک کیا وہ بیٹھی تھی یا حباب
گریبان تلک لک لباس کا
جھلکتا تھا یہ جامہ کی آستین
وہ تکیہ اوسی جا نیا سادہ بن
وہ آنکھیں کی مستی وہ مژگان کی نوک
لگا ہے دل کی یہ جلا دست لوا
نشا اوسکے سوتی کی گرد گل
جواہر سے بیٹھی کی ہیکل جڑے
کسی کی بہان تا ہتوہ بادل کے
سیتا ہیضا بنکے ہوا فق ہے
وہ ملکہ آ کھینچ سیر داغ کہا
لگی اک کی نشست اور کی پائین
تغافل جیا نار شوخی غرور
وہ پیرکی تہ را سیا لوان حسن
وہ رگوش جیسا ہے سکا سینہ وہ
وہ خسار نازک سے سرکے لال
وہ سینہ وہ صاف پیٹ گول
زلیس ہتی آئینہ تھا اس کا تن

سیجا رہ وہ کرتی کرتا
کہ ہی بعد عالم جکی کلبان
نہایت حسین اور ہا چمچال
شنا ہیپال پر اتر دو وہ بام
اور بہ سیسین پر یہ چادر وہ
زبانین کہ لگے چار چاند
فقط ایک تیور اوپر روان
جسے کہ شبنم کو آدھی حجاب
ستارہ مہتاب کی پاس کا
گرد مین فانوس مین شمع
وہ چادر یہ ایکی ہوئی از تن
کرن میں لکی اور پائی کی جھوک
سراسر کی حسن اوسکے بڑا
کہ جون شبنم آلودہ ہو برگ گل
کھرا کو لیکہ نیچے پڑی
جواہر جہاں تو ہیپ کے جا
ہر اک کام میں اپنے چالاک چست
وہ نقشہ کہ نقش ہی سیر کی صورت آئے
ہر فن طرح مین اوسکی تھی جبین
ہر اک اپنی موقع سے وقت ضرور
جھلک شاخ نخل گلستان تن
صدف کا دل صاف سینہ جو
اگر کا گذر خیال
سراپا ہو الماس کا مول
کہ تھی ناف تن

کہ دیکھے سے جسکے نظر لگی ہر
وہ مسند جو تھی بیچ دریا حسن
وہی کوہی تکیہ اک نار سے
وہ بیٹھی تھی بیچ جیسے جواہر کے جھولے
پڑا عکس دونون کا جو بہن
عجب طرح کا حسن تہا جا بجا
رہیں موتیون کی بہی جا بجا گل
صباحت صفا اوسکی پھیلی ہوئے
وہ کرتی لگا یا جواہر نگار
صفائی یہ پوشاک کی دیکھ کے
جڑاؤ وہ بالا کہ بالا کو رشک
وہ چمکی دو لڑا وہ چمکا تار
جڑاؤ دیکھی وہ چمپا کلی
تھا لگی نیکا گردن کیا بیان
فقط موتیون کی لڑی پاک زیب
سراپا اگر بیان سیر اتن
جہان تک ستی جائے استی
جو دیکھا ہے تو مہیا نیک سوکے
کرشمہ ادا غمزہ ہر آن مین
تبسم تکلم ترحم ستم
نگہہ آفت چشم مین بلا
وہ پہنچی کہ جسکی نہین کچھ نظیر
شہید اوسکی طرف یا کہ حساب
وہ دست حنا بستہ خوش طلب
نظر کر کے سوئی کیونکہ اوسکو سیج

نظر کام کرتا جو نزدیک و دور
دوان تکی اک مسند آرا حسن
سر تبھیر بیٹھی تھی انداز سے
دل اس چاند ان پر لگا ہے بولے
لگے لوٹنے چاند سرا جو بین
کہ بر روی جیکی ستا ہتک رہا
کہی تو کہ بیٹھی تھی موتی مین تل
بڑی تہی کے سر کا زیب پہیلکی
نیا باغ اور ابتدا کی بہار
نظر سے جو دیکھے کہ بسلی
وہ ہوتی کو پایا کہ عاشق کا اشک
ٹپک اشک عمدہ وہ جسے نثار
یہ جسے الماس کو بیکلی
کہ اوٹھتی تھی جسے فغان
کہ جسکے قدم سے گہر یا زیب
سراپا مین اسکے کرون کیا سخن
کہی سجا کہ جاہے وان لگی
غرض اکت ہر اسپوتی کا سا رنگ
غرض دلبری اوسکی فرمان مین
ہوا فوق ہر اک ہو صلی کے کرم
شرہ ہین صفو نکو اولط ہلاد
ہی انگشت قدرت کی سیدی لکیر
بیاض گلو سب کی سب انتخاب
شفق مین ہون پنجہ آفتاب
نہ آدمی نظر تو قسمت کا پیچ

وہ زانو کہ آتا ہی گر اوس پہ ہاتھ
قد و قامت آفت کا گہر اہتمام
بنا کبک کیسی ہی چال لاکے
عجب پشت پا صاف انگشت پا
یہ قدرت کا دیکھا جو اوس نے خیال
جو دیکھی تو ہی اک جوان حسین
بس ایک اسے آبکیان کی سبب
کسی نے کہا کہ نہ چہرے بلا
لگی کہنی تہا کہیں اپنا کوٹ
کسی نے کہا دیکھیو اسے کیا
یہ ایسی ہی باتیں جو ہونے لگیں
کہا میں بھی دیکھوں کہ کیا اوسکے
کہا اک تو یہ ہوں کہاتی ہو
لگی حسن کی دل اپنا کرتی
سر کنی کی باتیں سی جا کہنے ہہاں
نئی پشت لب سے سنوں کی نمود
تمامی کی سنجاب جلوہ کنان
عجب پیچ پیچ بیل تہی جو ل
وہ سیدہی کالی ناگن سی لٹ
اک الماس کی ناتہ انگشتری
بدن آئینہ سا دیکتا ہوا [illegible]
شنافی سی ظاہر سراپا شعور
یہ عالم جو دیکھا تو خوش ہو گئیں
عجب سیر سے سیر مہتاب میں
ادہر پا گلگلو تو جلدی نکار

رہی جو ہیرا ہاتھ زانو کے ساتھ
قیامت کری وہ جس کو سلام
کہاں پر وہ چھلا کدا اوسکا پاے
کف پا دکہا او سر پشت پا
کہا شاہ نے لڈکے یا ذرا کے دل
وزن تک کی ہی جا دیتا ہے میں
پہر جن گل کی طرح غنچہ لب
کسی نے کہا چاند سے بان چہپا
ستارہ ہی جو فلک سے لوٹ
کہا ہی کوئی صاف یہ مردوا
اشاروں سے کہا جی پسے لگیں
گیا سنا جی [illegible] کر اوٹھی
دہشت کا اپنی جسکی ہٹاتی ہولی
وہاں سجگہ سے جو وہ پہر قدرت
دیا جب عشق نے لگا پانون
جسے دیکھ بیٹہا ہی چرخ کبود
کہ جون عکس زیر آب روان
کہ سر پیچ پیچ کہاتا تہا دل
لٹک جسکی زیبندہ دستار پر
سراسر بنا دست دیا میں بہری
گل باغ خوبی لہکتا ہوا
جبین پر برستا تہا حسن کا نور
وہ تقسی کہ آنکہیں تہیں سرمگین
یہ عالم تو دیکھا تہا حسن اہمین
بچاے کہیں ہاتہ سے پہیا

وہ صاف پاوں میں وہ انداز پا
کہ دیکہیان ہیں آپہ کی چال
اگر چال اسکی کوئی کیا چلے
نشرف ہو اسے اک جفت کفش
وزن میں یہ دیکہتا تہا جہاں
یہ جو جا جو پہلا او ظاہر ہوا
ہو گئے ہیں وہ سلسلہ سنبل ہیں پیچ
کسی نے کہا ہی یہ بلا کہ جن
ہو ہی صبح سب کیا او حجاب
کسی نے کہا یہ تو دلدار ہے
گئی بات یہ شہزادی کی گوش
خواصون کا کاندہے پہ سر اپنا ہاتھ
گئی جہت میں تہی شگاف کہ پہر میں
جو دیکہی تو ہی اک جوان حسین
سر پن [illegible] یا کہ سورج کا سن
گلے میں پڑا تہا ستم کا ایک
طرحدار اک سر پہ پیٹا سجا
جواہر کا اک گلے میں لگا
وہ گورا بدن صباحت ترکیب وار
عیان جسی ادیوا کی لگا ہے
اکر زلف کی اور کا کل کا بال
دل عشق کا تیر کہاتی ہوئی
شتابی سے جا کہہ او انکا حال
کہی سے کہا [illegible] بانو گی تم
نہیں اور کچہ ہم [illegible]

پہر سے پہر سحر جلوہ [illegible]
کہ دل جس سے ہی [illegible] کہ پیچ چال
لیے دامن اسکی پائون تلے
نمونہ جفت پا [illegible] کفش
کسی کی نظر جا پڑی کہاں
سر ایک [illegible] ہوا
رخ زہرہ [illegible] انکہیں [illegible] کچہ
کسی نے کہا [illegible] کا دل
زمین میں فلک سے یہ آفتاب
کسی نے کہا [illegible]
[illegible] جا [illegible] کا ہوش
عجب ایک [illegible] جل سا ہاتہ
دعا مین [illegible]
کہیں ہو وہ آئینہ سا [illegible] جبین
[illegible] کی راہ [illegible]
بدن سے عیان حسن [illegible] کا ایک
تمامی کا [illegible]
ستارہ [illegible]
سپہر [illegible]
[illegible] جوانی [illegible] بات سے
جوانی کا [illegible]
کہا دل کسی [illegible] کی [illegible]
کہا اسکی [illegible]
جو دیکہو [illegible]
چلی آئی [illegible]

لگی دیکھنے جب وہ بدر منیر
غرض شاہزادی وہ بے نظیر
تھی ہمراہ اسکے وہ سکھی جیسے زیر
نسابلی ہوئی اور سبھی کا کلاب
وہ شہزادہ دل شدہ لاکھ ٹک
چلی اوسکی آنکہ سے ستر توڑ کر
پلا سا قبا ساغر مشکبو
سر شام ہی دیکہا تک شراب
وہ زلفین کہ دل الجھے بیچار
کہوں اوسکی چوٹی کا کیا ماجرا
موبافِ زرین دکھا کے غضب
وہ سو لکیں چوٹی کا تھا بڑا
ادہر تھی بس سحر اوسکی تا
اولٹ کر کبھی ادہر مرغِ خیال
کہوں اوسکی عالم کا کیا ماجرا
دلِ عاشق دیکھ گریبان ہے
غرض حسن کا اوسکے سب سے بعید
کیا قتل گو اوسنے دلکو تو کیا
دیا شعر کو کر جو بہار طول
لٹ اور چوٹی پہ تھے مشتاق
غرض وہ تھی دکہاتی چال
غضب سے بلا سے وہ تھین چاہ
کہ تھی ہوئی آن کی آن مین
کہ آتی تھی آگی وہ وحشت وزیر
ہر طرف مکھ دیکھتا ہائے ہائے

اور اونسی جو دیکھا شہر بے نظیر
کہ جو دونون تھین گرفتار اسیر
نہایت سنبل کی قیامت شہیر
تھے آگی ہوتی ہیج اونکی تاب
وہ ہیچ گیا نقشِ پا سا جھک
وہین نیم بسمل اوسی چھوڑ کر

لگی دیکھنے تو ہی سب سنبل
تہی کچھ چمن میں اوسکی سدا
کہیں تھی ستارہ سی وہ لہرا
وہ آنکھ تو اونچی چیران ہے
کہ وہ مانگ مین چھپ چھپ پیٹ چھپا
وہ کہتی تھی شانہ وقت کمر

داستان زلف اور چوٹی کی تعریف مین

کہ تھی بین کہیں پیچ آفتاب
اوجھی دل سیہ اسکی سلسلہ
کہوں آخر ہیچ کا جھلکار رنگ
دیا گرہ تنکو دنبال غضب
کہ ایک لٹ اوسکے بیچے پڑا
غضب کو دکھا اوسکا سپہر
کہ وہ ایک ستارہ ہی دنبالہ دار
کہ جوں ہو دریا چلی گھٹا
کہ شانہ کا سر پیسان ہے
جو چاہے کہ سکو وہ سیاہ و سفید
شفق کا نہیں شام پر چون ہا
ولیکن تہی جو حصہ کے میر قبول
ہوئی ہے جس سے فلک چھپر و بال
تو گویا کہ بار محبت کا جال
نہان آہ آہ اور عیان واہ واہ
پھیلی کی اچھی وہ والا مین
لگی ہنسنے کہنے کہ بدر منیر
مثل ہے کہ مین ہا منتر پڑھایا

گرون اوسکی باتو لٹکا بیچ
وہ لٹکی وہ چوٹی تھی صاف صاف
نمایان ہوئی ہیں اور بستی کی جھلک
سنگار وہین سب کو کہی اوپا
گل و سنبل و بیچ سی حیران ہے
دلی پاتہ آتا ہی اوسکا گلشن
وہ پشت اوسکی شفاف آئینہ سا
بہری تھی زلف دراز اوسکی ناک
کشاکش مین تھا وہ پیچ و تاب
کری ہیچ کو کوئی اوسکا سماعت
کہا تک کہوں اسکی چوٹی کی بات
بہت تنگ آئی چوٹی کی بیان
اب اپنی ہی سی یا مر آتا ہو مین
آدا مین سب اپنی دکھاتی چلی
بھر کون سخت آیا یہان
دیا ہاتہ سی چھوڑ پردہ شتاب
پھر چلی تو خوش آتی نہین
کیا ہی اگر تو ٹکڑا کیا

نظر سی نظر جب ہی دل مشتعل
نہ دیکھی کہ اوسکی ہی سرو آو
ادہی لوگ کہتی تھی نجم النسا
گل شبنم آلودہ گریبان سے
کمر اور چوٹی کا عالم دکھا
وہ چوٹی کا کوٹ یہ آنا نظر
کہ ہی مجکو درپیش تعریف تو
نہ دیکھا کسی ایسی مین بہان
کنارہ کیا ہی چمکتا صاف
کہ جیون ہین ہیں تری کی جھلک
کہ تھی یہین چوٹی کا اوسکو سنگار
کہ اوسکی لٹک میں عجب آن ہے
کہون فی الحقیقت وہ کالا من
لٹ اور پر وہ چوٹی کا پڑا ہوا نا
بہت شل لہر اوسکی کنگھی نے تنگ
مہکی گودر کہا آئے دل سہلا بیچ
کری خیال اپنا اوسکو معاف
کہ تھو ڑا سا لگ اوسی ہی لکھتے
گھٹا ئی کی جاگہ نہ تھو ڑ بیان
سمان ایک تازہ سنا تا ہو مین
چھپا سنہ کو اوسکی لائی چلی
مین سب چھوڑ کر اٹھا جا کی مکان
چھپا ابر تاریک مین آفتاب
تری ہاں سچا یہ یہان نہین
تو مت چھوڑ اب نیم بسمل اسے

فلک اک حظ اٹھانے لگا ناگہاں
چہ حسن جوانی یہ جوش و خروش
سدا عیش دوران دکھاتا نہیں
خوشا وہ زمانہ کہ دو اک جگہ
تری آہ سن آیا یہ مہمان عزیز
بلا ساقیان گل اندام کو
یہ سن سن کے وہ نازنیں مسکرا
لگی کہنے ہنس ہنس کے وہ مہوش
الٰہی میں قربان کی باتیں
بلا اک کے کنار میں بٹھایا اوسے

ذرا دیکھیے یہ جوانی کا رنگ
حضور است اگر دو سہ ناز و عتاب
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
کریں کیا گر جائے عمر و بہ
لیے ہی واردات غریب و عجیب
لگے ساتھ گردش میں جام کو
لگی کہنے اچھا بھلا ری بھلا
ہوئی تھا دسی دیکھیے عشق
اشارہ نہیں ہم جو کہا تھیں
محل کا سماں دیکھا یا آ کے

ملی عیش کا جام نوش کر
کہاں یہ جوانی کہاں یہ بہار
سبھی یوں تو دنیا کی ہے روزگار
کہاں چاہ و آہیں یوسف عزیز
خوشا لی یہ مجلس کو تیار کر
شب و روز پی لگی جام شراب
میں سمجھی ترا دل گیا ہی ادھر
تھی لی دھیرے کا تھا حجاب گلاب
بلا لائی جا اوس کو تیش
پھر وہ نازنیں بکر اوس کا ہاتھ

عمر دو روزہ دنیا نوش کر
یہ جوبن کا عالم رہے یادگار
وہی حاصل عمر وصل یار
الٰہی ملی جاہ میں کر تمیز
فراش کہ گھر رشک گلزار
لہر رشک سی کر کیا
بھلا لی تو کر دی
بھلا میری کھی طرح
کیا میزبان میہمان کی نشین
بٹھایا اسی لا کے اس نے

ملاقات کرنا بدر منیر کا بے نظیر سے



پلا ساقیا مجھکو صہبائے عیش
ہر اک سمت رشک گلستان ہے آج
وہ بیٹھی عجب ایک انداز سے
پسینا پسینا ہوا سب بدن
ادنہونکی رو کے بیٹھی سے خفا
کہا شاہزادی کو بیٹھی ہی کیا
میں صدقے تری مجھکو ہے قسم
کہا بادہ نوشی سے مجھکو
عرض سب کے آئیں دنیا

ملی ہے نصیبوں سے یاں جائے عیش
بہا وصال غریبان ہے آج
بدن کو چرائے ہوئے ناز سے
کہ جیوں شبنم آلودہ ہو یاسمن
ہوئی لیں ہنسے آپ وہ نجم النسا
یہ پیالہ تو اس کی سینے سے لگا
کئی ساغر اسکو پلا دمبدم
پئی وہ پیالہ نہ تھی اسکا ذوق
پئی دو پیالے بصد اشتیاق

سہم ملک بیٹھی ہیں دور تک
پڑ ورا اسکو لا کے بٹھایا وہان
ندامت سے آنچل سے منہ کو چھپا ہوئے
کہیں دو پلک وہ بدر آفتاب
گلابی کو لا اوسکے آگے دھرا
ذرا میری خاطر سے منہ لے لو تو
یہ کہکے وہ اسکی منت پیالہ اوٹھا
کہا تھا تجھے ہنس کر کہی یوں
پھر آخر کو شہزادی نے لی اوٹھا

قرآن مہر پہ سا اس جگہ
نہ پچھے کی ادا کا بیان
لجانی سی قسم کہا
رہی شرم سے یا حجاب
پیالہ کو جلد اوسنے بھرا
لب لعل شیریں تک کہول تو
ادہر ہے پھر اسکو او مسکرا
یہیں میں ہے سکون
پیا ساغر اوس نے لگا

جب آئینے میں ملنے لگا چاند سا
کہا اسنے جب دیر میں گفتگو
پہنچکا ہی احوال ظاہر کیا
یہیں دل ہی دل کا پہنچا جواب
یہیں اسطرح کا دل لگا کے ہنوز
یہی شمع ساں جی کسی کی انگ سے
کوئی ملکہ جیسی ہو مہر فدا
بہانہ کوئی کیا یہ جو ملنے لگے
خبر انکی سن دیکھتا بے نظیر
بیت جیسے بہی دن آیا ہو من
اگر دیکھے پیکر سو ذرا سے جان
گیا اپنے معمول پہ بے نظیر
سماں شب کا انکھوں میں چھایا ہوا
نئی چاہ کا لطف پایا غضب
محبت میں لطف اس فسانہ کی
ادہر کا تھا احوال تھا اسطرح
وہ شب اوسکو ابتدا عشق میں کٹے
کہا اسنے لیکن یہ اک جیسکو پاس
کر آج کر خوب اپنا سنگار
کہ دلبر کسی کی خاطر میں اپنا سنگار
نہا دھو کے اوس شب ایسی بنی
وہ مستی ادا اوسکی لب لعل فام
ستم تیر سے محو کی تحریر سے
وہ زلفین کہ ایک ناگن سی لگی
جو دیکھے وہ آنگیا جو اسیر نگار

سنہ دیکھ چہرہ سماں اوسکی کھل گل
جوانی حقیقت کی ہی ہو بہو
پیچ پانڈے اوسکو ظاہر کیا
حیا شرما کر دیکھی اوسکا حجاب
نہ حرکت تو بند کی بہا کی نہیں
جلا کیسے آتش شنگ سے
یہیں تجھ پہ نیرا یہیں لیے ادہر کیا
تو آپس میں عشق کے روز لگے
کہا اب چلی ہوں بدر منیر
کہ در دل کا بھید ساتھ ہی ہم
یہیں دل چھوڑ کر جا اسو لگی یہاں
ادہر کا ہوا تھا اید لعلی بدر منیر
نہ آؤ ملیں سارا سما یا ہوا
نہ پہلی پہل دل لگا تا غضب
لگا دیکھنے راہ پہر شام کی
کیا سب نے کہ مختصر سطرح
گھڑی ہی گھڑی سوا لہمیں کٹے
لب بند ہنسی لیکا چہرا ادواس
کبھی حسن کی اپنی دیکھا بہار
وہ کی کرن جسکو دیکھا اون بہار
کہ وہ دنگی سچ مچ جیسے بنی
سواد دیار بدخشان کی شام
کبھی ہاتھ کا فہ کی تشبیہ سے
ستارہ فلکی ہی آنکھ پھیر لگی
فرشتے طلا ہاتھ بے اختیار

ہوئی بیکد گر ہیر نقش خیال
کہی ابتدا سے جو گذری تھی سب
کہا اک پہر کی ہی رخصت مجھے
مرے تم پری پردہ تم سر مرے
عبث عشق کیوں دل لگا ڈر کیا لگا
یہیں پاؤں پر گر پڑا بے نظیر
کہا چل چلا اپنا قدم ہم تو دیر
رہی دل ہی میں آہ عشق و لگی بات
اگر قید سے چھوٹنی یا نہ لگا
ملال اس سے جانا اوٹھی کر کہتا نہیں
کہ یک اسطرف وہ روانہ ہوا
پہنچا ہی اک تکا کی رہ دیکھتی ہوں کو
ادہٹی چھڑ کر تو الجھا اک دیکھ خواب
فلک وا پہ بھی کلی ہر ذرک
وہ دن پچھکا ادس شامت ہوا
فدا اب سنو تم ادہر کا بیان
رہی سرت آنکھ سے چو پار کے
لگا اوسکو یاد نہیں نجم النسا
لگی کہنے چل رہی کیا ہی ہو
غرض ستا ہزاری بہت روٹی تھی
وہ مکھڑی کا عالم وہ کنگھی کا رنگ
وہ انکھوں کا عالم وہ کاجل غضب
لکھا ہار پا ہر کا مستی کی ساتھ
اور ایک ڈوپٹی خالی مقیش کے
وہ چاپک کرتی جشال ہوا

لگی ہونے آپس میں قال اور قیل
حیا بات اپنا سب اور نسب
زمانہ وہ نہیں اس فرصت مجھے
لیکن تم ذرا جیسی تھو میرے
سہیلی چلی دل کو جلا کے کوئی
کہا کیا کروں آہ بدر منیر
کہ سے تجھ پر دل لگی کیا جی خبر
پھر ہی گری نی عرصہ میں رات
تو پھر آج کیونکر کل آنا لگا
کوئی آپ سے جان میں تا نہیں
دل اسطرف اسکا دیوانہ ہوا
ادہر صبح ملنا ہوا اپنی ساتھ
نہ ہو دل سلیقہ دلکو اضطراب
بلی مچہی سے شب لے فراق
ادس کا مہینا دن قیامت ہوا
ہوا آفرینش کا کیا حال تھا
ہوئی کیا دن بھی صبح جنسا کیا
لگی کہنے دل چاہتا ہے مرا
کوئی چیز اپنی بیگانی نہ ہو
نہ شکل وسکو پہلی منظور تھی
شب ماہ مہکا کر سکو رنگ
کہا بھی گلستان شب
کہ جوں دامن شب شفق کا
ٹپی چاندنی سی
عیاں مو بمو جسم کی تھی صفا

گلا سرخ [illegible] کی اوسپر سوہی / گلابی سی [illegible] گرد [illegible] دہی لی
[illegible] پاؤں میں [illegible] / ستارے [illegible] جھمکے [illegible]
کھچی ہوئی [illegible] وہ بدن / وہ پوشاک [illegible] کی [illegible]
بھری [illegible] چلہ کمان / نمایاں [illegible] بتہ [illegible] کی [illegible]
[illegible] دیکھ اوسکی زیور کو پھر / [illegible] کا [illegible] اوسکی سر
وہ ہیرے کا [illegible] آفتاب / وہ صبح گلو مطلع آفتاب
وہ چھاتی پہ الماس کے دھگدگے / رہی آنکھ سورج کی جس پر جھپکی
وہ الماس کی ہیکل اک خوشنما / تصور سے جسکا دل ہی لگا
وہ پہونچی زمرد کی اور دستبند / جھلکتے ہیں جوں شاخ گل [illegible]
وہ مہندی کے پاؤں چلے جیسے گل / کہ آنکھوں [illegible] اونکی [illegible] گل
زمیں سے معطر ہوا تا فلک / زمانہ گیا اوسکی بو سے مہک
فلک تک گئی [illegible] اوسکی دھوم / لیا ناز شانے اپنا چوم
بچھا فرش اور کہ چھپرکھٹ کو صاف / مرصع کا اوس پر [illegible] غلاف
[illegible] ہیرے [illegible] طرف / کہ [illegible] دیوار [illegible] گل [illegible] طرف
کیا [illegible] ہر یک طرف بیشمار / جہنی ایک طرف ڈالیوں کی قطار
چھپرکھٹ کے پاس اک مسند بچھا / اور اوس پر تمامی تکیے لگا
کئی عطرداں [illegible] / الگ [illegible] چوکڑی
[illegible] / پر از شعر سودا و میر حسن
دہرا ایک طرف گنجفہ خوش قماش / دہری [illegible] ایک طرف کو غم تراش
صراحی و ساغر شراب کباب / دہرا اوس پہ ساقی نے کر انتخاب
کہا خاصہ [illegible] کو خبردار کر / کہ [illegible] خاصہ کو تیار کر
[illegible] شام لی [illegible] چھڑی / ولیکن [illegible] کہ جسکو چڑھی
پلایا جو اوسکو ساقی شراب وصال

مغرق زری کا وہ شلوار بند / [illegible] چند
لگا [illegible] مالمغرق / سراپا جواہر [illegible] غرق
وہ [illegible] اوسکی نکہت [illegible] / چمن زار [illegible] گل مراد
وہ ہاتھوں [illegible] کی اور [illegible] جھلک / [illegible] جیسے چمک
وہ بالی کی [illegible] زیر گوش / [illegible] اسکی ہوش
[illegible] چھپا پھول کی [illegible] میں / کہ [illegible] آگے [illegible] کرن
وہ مہندی کی لالی [illegible] ہوئے / [illegible] سر کو [illegible]
وہ بازو بند بازو کے اور نورتن / کہ گل ہی [illegible] نسترن
وہ لعلوں کی پازیب آویزہ دار / سدا [illegible] نثار
وہ بالوں کی [illegible] مشک [illegible] / [illegible]
کیا اسطرح سج جب اوسنے سنگار / [illegible] اوس پر نثار
خواصوں نے گھر کو دیا انتظام / تمامی [illegible] لگائے تمام
وہ گوشے کے دستے [illegible] اوقات [illegible] / [illegible] لاکر [illegible] طاق میں
دہری [illegible] خاص [illegible] آئین / [illegible] عطر [illegible]
اچھا اور [illegible] خوشنما / وہ باہر دالان میں جابجا
چنگیریں [illegible] اور پاندان / قرینے سے [illegible] سائبان
مہربانی مجلد دہری اک کتاب / [illegible] گل انتخاب
قلمدان ہی اک نزاکت بہار / قرینے سے [illegible] دہرا
بچھا ایک چوکی [illegible] پوش / [illegible] نقش
[illegible] اوسکو کہا [illegible] / کہ جہولے [illegible] لگائی ہوئے
[illegible] آراستہ / خیابان [illegible] خواستہ
[illegible] پلنگ [illegible] / کہ جب جا [illegible] دیکہکر
کہ ایسی [illegible] تنگ ہی بےحال

داستان بے نظیر کے اسیر ہونے اور باہم صحبت کرنے کی

تڑپتا تہا اودہر جو وہ بے نظیر / سو ہی شام آ تو پہونچا اسیر
تمامی کی سنجاب [illegible] کر درست / بنا جلد جلد [illegible] چست
مرادونسی بہی اتنا کلف کیا / کہ اک دن [illegible] رنگا
پہن لعل یاقوت کی نورتن / وہ گل اسطرح [illegible] میں



فلک سیر پر ہو کے شاہی سوار
نظر باز نین کی جو دیوار پر ہی کے
گمانی ہی جو لگی ہین بجا
وہ حسن اور وہ پوشاک اور وہ سبھا
خواصین جو بیٹھین تھین سو تج کر جا لگے
کہا وہ جو آراستہ تھی مکان
وہ بیٹھا جو خلوت مین آ بے نظیر
زبس جی مین لگی جو تھی اوس کے
لگی کہنے چپ سر اپنے چھوڑ ہاتھ
اری ظالم اکرم تو بیٹھ جا
غرض آخر اس بعد یار و نیاز
ہوئی صحبت بہت دو با ہم رو
خواصین جو تھین سو پرے ہو گئین

ہوا آسمان سے ہوا ایک بار
ہوئی چاندنی جو تکی جھلک آ کے
چھپا ابر مین چاند سا گھبرا
زمرد مین جون جلوہ آفتاب
کہا ایک ہمراز نے آن کے
ادھر ہے تو دونون کو لیجا وہان
ادھر ابھی جو آئی وہ بدر منیر
حیا عشق کی خانہ جنگی سی کے
نہ گھر مین سے چھپکے رہی اوسکی ساتھ
ذرا اسیری پہلو سے تکیہ لگا
وہ سند پہ بیٹھی بصد امتیاز
لگی اوٹھنے ہونے عجب گفتگو
بہانے سے سرکار کی ہٹ گئین
لیا کھینچ اونہون نے جو پردہ شتاب

لیا ایک جو وار وہ اس جگہ
کیا جسکی عالم اوسکی جو دہیان
کہ کے وہ کہ شب چاندنی آن کی
سما دیکھ دو بس شعلہ نور کا
کہا اب کسطرف انکو لیجائیے
کہی کسی جب اٹھا کر نقاب
اوسی دیکھ لو ہسی تو پھر غش کیا
بلکیا بسیند کھینچا اوسے
کہا ہائے پیاری جلایا مجھے
جلاتا ہی کیسا برا میرا دل
ہوا بس تو صحبا کی گردونکا دور
کر دے جو نرگس کے تہی وہان شرار
غرض نشہ رفتہ وہ مدہوش ہو
چھپے ایک جا دو مہ و آفتاب

کہ صحبا خرامان تھی وہ شوخ سی
تو دیکھا عجب رنگ سے وہ جوان
نکالا ہی تنہ کپڑے سے وہان کے
ہوئی آرزو سے علی کی اوسکو ہوا
جہان حکم ہو جا کے بٹھلائیے
چھپا اوسکو وہان لا بٹھایا شتاب
لباس اور زیور سے جس گیا
محبت کے بستر مین اپنا اوسے
کہا اوسکی تیری ستایا مجھے
ذرا کھول آغوش اور سینہ دل
ہلی اور سی ادسکی چپ انکی طور
لگی ڈہانپنی آنکھ بے اختیار
چھپا کر بٹھا لیتی ہم آغوش ہو

لگی کہنے پردہ میں جی چھپیاؤ
کہ حسن اپنا کہیں گی وہ کھولاؤ

لگی ہنسی باہم شراب وصال
ہوا مشغول اپنے ہی احوال

لبوں سے پلا کے سخن کی دہن
دلاسی لگی دل بھنی بدن

لگی انکھ سو انکھ خوشحال ہو
گلشن میں ساقی کا احوال ہو

گرا جا کے چھپائے کے ساتھ
بڑھا ناز غمزہ کی آستین ہاتھ

کسی کی گئی بیچ آگی بیچ چل
کسی کی گئی بیچ ساری کل

پھر و بدو دامن کشیدہ ہوئے
وہ گل نا رسیدہ رسیدہ ہوئے

اٹھی تکیہ باہم شراب الست
گرا کوئی نیچے او کوئی زبردست

چھپا کے رکھے اپنے باہم قدم
اٹھ گل آگئی پھر رہے اک دم

لگی سو لذت کے بیہوش ہو
گئی بات تب سب جوانمرد ہو

عرق میں لگا ہر عرق وہ جبیں
لگی انکھ نیچی او پھر نازنین

بیٹھی ہوئی خوش تکیے باہم او
گرا دونوں میں اک ہوا بار بھر

پھر کے وہ بچھا اوڑھنا بیٹھر
ہوئی غم کی افسو سے بد بیٹھر

نہ پہلی کی بات نہ پہلی کچھ
چھپا اوڑھ کے اپنے پہلو رہا

کہا مجھ سے پیارے تھی اب یہ
پہر آ کے لگی کہ پکارے ہو

خفا اسکی پہر سو وہ نوجوان
کیا اور دل سے افسوس زمان

ہوا وصل جو دو تو اپنے میں بند
لگی پھر دلبر کی آنکھ لگ

سنبھالا پھر و معمول اسکا مدام
کبھی ہو چاننا شب فرقت سلام

پیا رات کا سا او دن یہ
در حسن نے عشق کو کھولنا

کبھی ہجر کی ڈھکو ہونا اور دل
کبھی وصل سے ملنا بہول

جب پانا ماہ رخ پری کا زنانی دیو سے



پلا جلد ساقی مجھے بھر کے جام
کہ ہے جونپنا ہی دنیا کی انتظام

دلا اسکو بکیا چھپا تا نہیں
کسیکا رہی وصل پہلا نہیں

بجھے آتش وصل کا سوز ہجر
کہ ہے شب وصل کا روز ہجر

حیا اسکی خوش انکی آتی ہے
پھر اتنی ہی صحبت سہانی ہے

کسی دیو نے دیکھی کر جو خبر
کہ معشوق عاشق جدا اور پر

سپہ کر وہ شعلہ سیوکا ہوئی
لگی اٹھنے ہی میلا کیا جو ہوئی

قسم جسکو حضرت سلیمان کے
ہوئی دشمن لب اسکی بیں جان کی

کہا دیکھو یہ وہ مجھے تو بتا
کہا وہ کسی بات میں تھا کہا

کوئی نازنین ایک تھی اسکے ساتھ
کھڑی سامنے تھی دی ہاتھ میں اسکی ہاتھ

وفادار اور مثل عشق ہو گرا وہ
وہ دونوں پر یکسانی ہے جہان نظر

سیا اڑتی ہی وہ لگی خبر سن سے
کہا دیکھی پاؤں اوسکو ڈرا

تو کہا جاؤں کی ادھی سو ساتھ ہو
لگی کہ مرجا

وہ آدمی تو لگ مرے نا بکار
گر پیا نکو اوسکی گردن اتار تا

سہی قبول
پہلا اوسکا عاشق او

ہمارے سو نگون لیکن سچ ہی کہا
اوسی دیکھ غصے مین وہ ڈر گیا
نجھو سیر کنی کہونیا دیا ہے
بھلا کیا دیا شہانہ تونے ہی
نہ لچاہ کا دیکھ اپنی ذرا
کہ چاہ الیسین پاؤن بجے
انکی چھینا پانسی لیجی شتاب
اسی چاہ اوس چاہ مین بند کر
نہ بچھو سا انسکے جو کیب ہے
کہی اوسے جو تھانی بلا
کہا ملی نہ جو کیو تجھ سے
یوسف کنوئین مین ہوا جب بند
شور وہ گھر اوسکا سارا ہوا
دل یاؤن جب اوسکا تہہ پڑ گیا
ہوا اوس کو اوچہ کیسے کانپ کانپ
اندھیرے او جالی نہ نکلا تھا جو
اندھیرے تو اوسکا کیا وقت تھا
لکا اوسنے لش کو فریاد کر
دہی چاہ نے کیا اوسکا رفیق
کنعان چھم اوسکا ہمدم رہے
سیاہی مین سینے وہ کاتر لاول
غم و درد الفت کہا کہا سبکی
دہتا وہ کنوان تا ستون ال کم
نہیں مجھے کچھ سو چہتی اب سی
یہ بھم درد لو مینچ ہنسی تھی چاہ

کنوین تا دمی نہ گل ہوا
ہے کو کہ تھی جو جی گرا
کہ اوس مال او کو جو برا دیا ہے
بھلا اسکا بدلا نہ لون تو سہی
بہکاتی ہون کیسی کنعان سے بھلا
مناسی تو جیسا رولاون تجھے
وہ سچا جو ہی درد منت کا باب
ربی سنگ پتھر وکو سہی تو تہہ
ہی اوسکا معمول دائم ہے
دل اوسکا نہیں کا ہوا جلا
ہی عشق کی جان معراج ہی
ہوا اوسے ہیں کا بند بند
کنوئین کی وہ جیلی کا تار اتھا
کنوان اوسکا اندر وہ سہہ گیا
کنوئین نے لیا سنگ سے تخت زلیخا
ہوا لعید لا اوس ابصیر مین وہ
کہ جو او سیاہی کسکو دیا
دہ پینچا کو کلی روان ہے اوسے
وہی سنگ ہیر سجا شفیق
جو اوس سے سنے وہ ہی اوس پچھی
سو جب مین اوس سے جسم جیل
لہاپ ٹی اپنا کنوئین مین پڑ
نشان بلا آفت و درد و غم
لکالی خدا دیکھ کب اوسی
تو مہ تا تھی جو لکی تکیں دلی سیاہ

غضناک تہی سی نہ یہ وہ
بلاسی وہ دیکھ اوس کے بھی لگی
الگ تہسی یوان سیاہ دیکھا
بہر اچھیا را ان کو دلشاد کر
تجھے جو جی سی یار ون تک گیا ہی غضب
یہ کہہ کر او ربا ایک پتھر اوکو
کنوان اوسمین جو بڑا مصیبت ہے
سنگ خارہ کہا کیلا دوا اوسے
یہ سنی اوس ملکی زولیخا آ
ہوا یون جا دیس تخت وار کا تاج
لے نپر پہلا کی اوجالا ہیں
کیا اوس کو جہ کا تب غیب
وہ اللہ اٹھا تہا سو روشن ہوا
زمین مین ہیما یا تہرسے آب
دل اوسکا زمین کی دہرکو کا
نکلنی کی سوچھی وان سکراہ
قعقان کی بہت اور لکایات
وہ ہوس سو نجوا راوسکا کوئی
ہوا تھی وان جس بدن سے دسا تھا
کنوان اوسکو پڑ رہا وہ جو اچھا ہے
نہ شب کی سیاہی وان لکا نور
اللہ پیر کیا لکہ ان آنکھین آہ
کر و نجم تصبران سو ہنغم کی بات
نہ تھا اس طرح جو وہ منتظر
قلق وان کی کند اتو جان غم ہوا

کہا تہی ہیں آیا وہ بے شک قہر
کہا اسکو کچھ ہی نہ ہی اندر عی
یہ تہہ جو پیا اوسیر تہی زلیخا
کہ کہ گیا و نون کو بہت یاد تو
یا دیچی تو یہ تیری نصیب
کہا سنیو اسکی دہر دار کو
کبھی اسکن پتہر ہی اوسپر دہرا
اور اک جام پانی پلایا اوسے
لیکن یا ساتہ دیس کا فلک سے اٹھا
ملی آہ وہ ایک ساتہ اوسکی نوح
کنوان تھا وہ سا قافلہ کی راہ مین
کہ آیا وہ اوس مین شب و لطف سیب
دل اوسکا مین شب کا سی ہوا
کچھ سوکھہ آنسو کو ٹپکے شتاب
تھا لکا تھی سو دہ شہر کنے لگا
تھا اوسکی آنکھو مین عالم سیاہ
ملا تپی کو حرف سارا بہت
نہ تھا خبر خدایا اوسکا کوئی
کنوئین کی سی کوئی آو ان کو
اندھیرے سو الجھ نہ سوجے اوسے
سد ظلمت غم کا اوسجا ظہور
قلم کی نکلے سی آنسو سیاہ
الکا شتی وسمین آبحیات
ٹپکی تھا مین مدد منیر
کا جی ندہان یان خفقا دم ہوا

کبھی زلف جو آیا وہ رشک ماہ
نظر میں ہوا اوسکی حال سیاہ
کہا او سنی ایکر سو واہی کچھ
وہ معشوق ہی اوسکو بڑھ او پوچھ
وہ رہ رہ کے تمکو دلاتا ہے جاہ
عبث تمکو ہم کر دو تباہ
تفضل بھلا کچھ نکالا کرو
ذرا آپ کو تم سنبھالا
لگی اسے جب نہ کچھ اور بہی
یکایک لگی پھر تو کچھ اور بہی
مہر سے الٹا جان میں اضطراب
لگی کہنے وحشت آگئی وہ خواب
خفا زندگانی سی ہونے لگی
بہانے سے جا جا کے سونے لگی
نہ اگلا سا ہنسنا نہ وہ بولنا
نہ کہانا نہ پینا نہ لب کھولنا
کہا گر کسی نے بی بی چلو
تو دہشت سے کہنے ہاں جی چلو
کسی نے جو کچھ بات کی رات کی
پڑی کی جو پوچھی کہی رات کی
کسی نے کہا سیر کیجے ذرا
کہا سیر سے ہی مرا دل بھرا
نہ کہانے کی سدھ اور نہ پینے کا ہوش
بہار چمن اوسکے محبت کا جوش
نہفتہ ادھی سی سوال و جواب
سدا رہ ہمراہ اوسکی غم کی کتاب

لگی کہنی نجم النساء سے بوا
خدا جانے اس شخص پر کیا ہوا
خدا جانے کس طفل لگن لگ گیا
مری طرح سے آشنا ہی ہوا خدا
لگا کو کوئی اوس سی کچھ جانے
ہمکی الہی وہ تو جھنک جانے
یہ جیون چپ سی لگی پیچ و تاب
نہ کچھ اس بات کا سر جواب
وہ لونی سی سر نہ پھرنے لگی
درختوں میں جا جا کے گرنے لگی
تپ ہجر کو دل میں کرنے لگی
ذرا اشک سے چشم بھرنے لگی
تپ غم کی شدت سے وہ کانپ
اکیلی لگی رکھنے منہ ڈھانپ
جہاں جیتے چنبا نہ اوٹھنا اوسے
محبت میں شرات کہنا اوسے
جو پوچھا کسی نے کہ کیا حال ہے
تو کہتا ہی جو احوال ہے
کہا گر کسی نے کہ کچھ کھائے
کہا خیر بہتر ہی منگوائے
جو پانی پلانا تو پینا اوسے
غرض غیر کی ہاتھ جینا اوسے
چمن میں نہ مائل نہ گل پر نظر
وہی سامنے صورت آنکھوں کے پھر
جو آجاے کچھ ذکر شعر و سخن
تو پڑھنا یہ پڑھیں شعر حسن

غزل

یہ کیا عشق آفت اٹھانے لگا
مرے دل کو مجھسے چھڑانے لگا
نہ تجھ سے مرا جی بہکانے لگا
گلہ چشم خونبار کا کچھ نہیں
کہ جسکو عوض ہی ... لانے لگا
نہیں تجھکو دشمن سے شکوہ چمن
اٹھی ہے ... مجھ سے ... نہیں
تو یہ بھی جو ... نکلا نہیں
نہ دل ... بہت ہی ... غضب
گیا جیب لینا ہی جو ... نکل
ملا تیر دلبر کو مجھسے خدا
مرا دل ہی مجھکو ... لگا
فلک نے تو اتنا ہنسایا دہنا
ہزار دوست تمکو ستانے لگا
غزل یا سیاہی دو یا کوئی فرد
نہیں تجھکو کچھ اوسکی ... نہیں
سبب کیا کہ دل سی تعلق ہے
کہا گلی ریاحی کہانی کی غزل

داستان ... نجم وانداز ... عشق ... لیلیٰ

اگر دیکھوں میں جنت بوستان
حکایت کروں ایک نکی رشتم
کہا جا دیکھوں چمن کو زمی
نگہ غنچہ سان کچھ کہلی پیاری دل
مو پھر ہوی اوسکو گلزار کے
... کرن تنہا اور منہ ہاتھ دہو
وہ بیٹھی عجب آن سی دلربا
کنارے کو اک پانی سے بھر لیا
تماشا صفت میں ... لال
... تصدق سے لالہ کو داغ
سنہری شفق جسکو دیکھ ہو رنگ
جو آنکھ سے جیسا ٹپکی ...

گلابی میں غنچہ کی تجھکو شتاب
پلا ساقیا کوئی کی شراب
بیاہیں نرگس کے ... ریحان
کر دنیا میں تمام ہی بنیادی ہم
ادھی سے آکر نئی رنگ سے ہی
کہ غم کی کیا ... مضمحل
زیبا گل سے آتی ہی بو بہار کے
چلی اٹھ کے وہ دلان سے سیر کو
زہر دیکا نو نشاء چمن پہ چھپا
لگا ... سے لٹکا دیا
نہ پوچھ اوسکی پاے نگار کا چال
نہ اسطرح کیفیت ...
طلائی کرسی اور کنگ کا وہ رنگ
منہ ... لگی جیسے محمل پہ کبرہ



دمِ صبح اوٹھی تھی وہ نازنین
جوانی کا موسم شروع بہار
خواص اوسکے بیٹھی تھی گھیری
وہ اک مسند بچھا تھا صبح
ادھر اوسکی جس طرف تھی نگاہ
کوئی چھیل کوئی چنچل
کھڑی تھی کوئی کہیں کوئی با ادب
کوئی ہمدم اوسکی تو کہیں ہمسرو
سماں اسکے گھر کا کہوں میں کیا آہ
چمن اوسکا تھی پر ہر جوبن سہا
معطر ہوا اور گل کا دماغ
دمِ غنچہ آیا اوسکی ہری چھلک
عجب گلکی رونق ہوئی اور بہار
گئی سیر بلبل کی گلشن کی چاہ
کرا نشہ میں بھی چمن آ گیا
عجب وقت تھی اور عجب تھا سماں
کہ بیٹھو جو دل لگتا نہیں

چڑھی تھی عجب اوسپہ جوبن جبین
وہ تھی سولہ سالکی بھونکا بہار
کدا لاکی تھی اور آنکھیں ایسی
بہت اوسکی آنکھ تھا گویا کہ سیج
لٹکتی لٹیں جیسے کالا ناگ
کوئی اک گلگیر اور کوئی پان
اسی سر میں تھا قیامت غضب
بچھائی ہوئی تھی گرسان اسکے
ستاروں نے تھا جلوہ گر اپنا ماہ
گل غنچہ جو تھا سو ہوش تھا
کہ تھا تمام اوسکی خوشبو باغ
زمرد کو دی اور اوسکی چمک
ہوا اوسکا جیسے گلکو نہر نگار
ہوئی تھی سرخ کی شکل جوبن کو آہ
ادا سی لگی جلوے وہ دلربا
گھڑی دو گھڑی تک کی محبت ہوا
جلی تھی جگر دل سلگتا نہیں

خاصی انگلیاں انگلیاں
نشہ میں وہ جوبن کے بیٹھنا
وہ تشبیہ کا حقہ مرصع کا کام
لب نازک اوپر وہ منہ اوس پر
خواصیں کھڑی تھیں گلی کے لیے بتب
رسیلی چھبیلی تھی شوخ و شنگ حسب
وہ انکھیوں کی تیرتی چین نگاہ
برابر ادھر اور ادھر
عجب جس کا پا عمیں جلوہ گر
ہر ایک طرف رنگ و بو
ادا چلکی اوسکا طرف چمن
ہوئی اوسکی بیٹھے ہی گلشن کی
گل غنچہ دلا اوتہیں سب ہل
اوس کی آئینہ دلربا
اور ہوا جو کوئی آن نہ جا
طرف اون طرح تھی مشغول لا
بیٹھی ہی وہ ڈھیتی آنکھ

وہ جو بن کے عالم کی سیر تماشا
وہ چپ تھی اپنی کو دیکھنا
معطر تھا زرنگار تھا تمام
نکالی تھی ہر جبین دو جگر
وہ جبین سا ہی جبیں چاہ
لب اوسکے تھے جو یاقوت
اور جگر میں آتی تھی سنبل کا
وہ کر وہ اوسکی تھی سیر گلگشت
کہ گل کی تھی اوسکی سنبل نظر
دو بالا ہر ایک گل کی خوبی
ہوا لالہ گل اور گل نسترن
گیا اور صبا کا بھی صبر و شکیب
لگی کہنی اس باغ کا ہے یہ دل
وہ اسکی دلہن ہوئی جلوہ گر
مری عاشقی کی کوئی آہ
کوئی رقیب داغ جگر ہو گیا
لیا عاشقی کی کو اوسنے پکار

وہ آنے لگی کافر اس آن سے
وہ خلقت کی گرمی کو بس چا
وہ بن پی نچی مو شعلہ کی شفقت
وہ لیسو از اگہہ بش نرگس کی بار
وہ شبنم کی آنگیا بنی تنگ و چست
وہ منہ کا عالم و وہ چوٹی چھری
عجب ایک عالم تھا بے ساختہ
چلیں ایک عجب انداز سے
ہوا حکم گوری کا جو بر ملا
لگی گانے وہ اس آن سے
وہ تھی ایک گری سا لچھی رکی
غرض کیا کہوں وہ سلیمن پا حیرا
کھڑی چلی پر وہاں حاجت تھا
لپیٹے ہوئے بستونیر تمام
گلابی سا تھا با دیوار و در
وہ اسونچی اور وہ آب رواں
وہ روشن تھا ان سے شہر الاپ
نہ انسان کی تھا ہل ہمین سنبھل
خوشی چپ تھی آگے نہ وہ چل سکے
لگی ملنے آدھے میں جو جست
ہوئیں تھر یان شوخ نستی نعرہ نون
عجب ایک گوری ہوا تھی اثر
ولیکن جی کچھ دل لگیان پریا
نہ تھا اوسکو عاشق کا نہ خیال
لگی کہنے یہ دیکھ نہیں سبر

کہ جانی لگا جی سلطان سے
تتے سبز سبکا سا جو بنا
کہ منہ پر تھی گویا قیامت کی شب
وہ گھونگٹ کی سنہری ازار
کنارے پہ پنجابنت کا درست
وہ پاؤں میں وہ شیکدو کڑی
کہ عالم تھا ایک ادا چلین باختہ
کھڑی وان ہوئیں ایک انداز سے
لیے ساز اپنے سبھو نے اوٹھا
نکلنے لگی جان ہر تان سے
مسلسل تھا ایک پہلو لچی کی
عجب طرح کی سندھ کھی تھی ہوا
سہانا ہر ایک طرف سا چوبہلا
رہی پہلی سنہر رزق صبح شام
درختوں نے آشفق کا نظر +
وہ سمی سی پائچہ پہلا بہتا وہان
وہ گوری کی تانیں جو بلبلوں کی
ہوئے محو سنکر جیند و پرند
جو بیٹھے سو بیٹھے نہ پہر ہل سکے
کھڑی رہ گئے سرو ہو کر درخت
یہانتک ہوی بلبلوں کی چمن
کہ ہر جا تھی پتھر کی پانی جگر
کہیں آگے سے یک وہاں مرگیا
لگی ہر ملا آنکھ وہ کرر دیا ل
ستم پاس ہاسکر چھا بستی بکھیر

عجب چال سے وہ چلی نازنین
کھیلین چیچولی ہوئیں لیسر
فقط کا تھیں ایک بالا پڑا
ہنہ یا سے چوٹرا پٹی رنڈالہ
وہ اوسی ہاتھ چین لپیٹواں کی
چلی وہ بے دہنا اوٹھائی ہو لے
لگی کافرین اور بھی دلنواز
روش پر پہنا فرش لوہکا حضور
دیا آسمان پر جو طلب رنگ کہیں
عجب حال لٹپٹی تھی انداز سے
گل و غنچہ کی طرح محبوب تھی
وہ گانیکا عالم وہ حسن بتان
درختوں کی کچھ چھاؤن اور کچھ وہ دھوپ
وہ لالی کا عالم نہر کا رنگ
وہ بیادر کا جھینسا وہ پانی کا زور
وہ اور ٹنی سی بت کی وہ بھی صدا
وہ ڈول پینا تہہ پر کیکر پاتھیہ
غرض جن کہ ٹیسی تھی وہی رہ گئی
لگی دیکھنی آنکھ نرگس اوٹھا
درختوں نے گرنے لگے جانور
ہوا نہر کی سنگ پانی پگھل
ہنہ یا سے ہر جا سماں
لگا تھار سے عشق کا اوسکو تیر
کہیں کا کہیں اوڑا اوسکو رنگ
وہی جا نکلے ہو دل کو کچھ اوسکو لاگ

کہ تھی مہ پری کی محفل کہیں
کہ سنبل ہو جن کی زلفوں پر
گئے لوگ بہت سے کام پر ٹرا
کہ کی کچھ ایک رنگ کی چال
وہ سکی ہوئی جیلی ایلار کی
کلائی کرتے کو پہچاتی جلی
لگی گانے تہہ سا سے لچکی سپا سپا
اوسی پان جھیان سے دور
سر ایک تھا جیسی ال ایلایکل چھ
کہ بلبل تھی ٹپری آواز سے
کھلا اور حضرت یوسف تھا
گلشن کی خوبی کا سامان
وہ دیا تو کی نیم تھا پھول کا رنگ
وہ آنکھوں کی ڈوری نشتر کا رنگ
سر ایک جانوروں کا درختوں پر شور
کہیں رہ بستی گروش ٹپکتا تھی آ
اور چلنا وہ اسکا سنکر کے ساتھ
اوٹھے سب کہ سوا کھڑی رہ گئے
گلہ مل لگے کان پا دھر لگا
نہ ہے قتل آنسہ دلوار و در
کھڑی سامنے خوار اوسکی جھلکی
ملا اسکی دلکا عجب حال نیان
لگی کہنے آہ مدد ہنسیر
ہو تی سینی اور دونی ایک
کہ زینت فشان جلوہ گلشن

بہلا کیا دل اوسکا تہا حال
کہ جہان غم سے کوئی نہال ہو
دو چند عالم سوز کیا جمال
بہے باد تنہا کی ہو کمال
بہ بیکلی دو بہی وسیع دل ہا
جہہ بیکی ہی لگی بہی بر چہپا
سب اوسی ہی الٹ سکا حالی ہے
طرائف کہین ابر سے خوار صبین کہین
سر اک وقت ہی اوسکا عالم جدا
جو جاہی جہہ سو تو امکان کیا

خلک میں لگ آہ کی سول ہو
لگی خار کیسا ہی کہ پہول ہو
کہ گلشن میں گل پہ کیا وہ نظر
جسے اپنی گل کی نہو وہی خبر
خوشی کا جو عالم تہا ماتم ہوا
شفق کا ورق ہی وہ برہم ہوا
مزے عقل اسکا جو حیران ہے
کہا رب یہہ کیسا گلستان ہی
کبہی ہی خزان اور کبہی ہی بہار
نہیں اک تیری ہیبلیاں و بہار

داستان منظر کی غم ہجر سے سنیہر کی تقریر میں



پلا ساقیا جام مہکی شتاب
کہ ہر یکان جب سے گیا آفتاب
کرے جب بچپن اوسکی صبح
سیہونکو کہا غم سے ہو دور دور
کرے جیسے سبی اوسکی لستنے گہر
کہ دیکہا اوسی آپ سی منہ سحر
ہوا آفتاب علم جو طلوع
اور اسکی ہونے لگا دن شروع
یہ ہر اک جو دیکہا تو زار و نزار
کسیکو کوئی جیسی ہوے فشار
زبان سے تو باتین ہی اول اولیس
پراگندہ حیرت سے ہوش و حواس
اگر یہ کہلاہی تو کہہ ستم ہی نہین
جو کرتی ہی سیلی ترو مرحم نہین
جو سنیہ یکہا ہو تو دل چاک ہے
غم آلودہ سے خطرناک ہے
لیکن جو ہر اک کا دیکہا سو بیہا ہو
کہ اگر کبہی سے یہ نا ہے دردناک
غرض ہے ادا ای ہی تانکی ادا
بہلو نکو سے ہی کچہ لگ بہلا

شب ہجر کی جہہ بلا ست کی
غرض جا سکو بیہر قیامت کی تہی
اکیلی رہ رونے لگی زار زار
اوسی ہی عالم میں کیا اختیار
صبح جی تو دیسا تہی لالہ فام
کہ رو رو کے سب رات کاٹی تمام
ذرا آئینہ لیکر دیکہا جو رنگ
تو جیسا آئینہ ہر رنگ کی رہ ہو
فلک کی طرف دیکہا پرشنکر
لگی دلکو بہلانے اپنے ہمدم
نہ ہنسی کی خبر اور نہ تنکی خبر
نہ سر کی خبر نہ بدن کی خبر
جو ملسی سے درد دل تو تہی
جو کہلی ہی حضیسی تو زنہین ہی
نہ منظور ہے سیر نہ کاجل سے کام
نظر میں نہ تہی تیرہ بختی کی شام
سخن ہیں حسرت کی اس طرح سے
جو بگڑی ہی قسمتی تو گویا ہی
جو باتہی چہرہ بین حسین یہ عشق سے
تو وہ ہی اک ہو جو دریا ہی

کہاں تک میں لکھوں جو جی پہ بنا
گریباں سے تغیر ہے جو چلا
اور اسے ہوئیں ہجر کی غم البلا

لکھوں کیا کہ سنتی جگر ہو کباب
تو گویا وہ اب صبح محشر ہوا

یہ سب عیش تو تھا انہیں دن کا ساتھ
لقا منہ کے صبح و کر زرد سے

کہ جس میں لگے رنگ لالہ کی چال
دیا آہ نے یہ سپیدہ کہ صبح
لگی چھانٹی اور ٹھنڈی ہوا

بیقراری بدر منیر کی بے نظیر کے فراق میں اور نجم النسا کے تسلی دینے میں



پلا ساقیا ساغر بے نظیر
جہاں میں نہ آوے کبھی یاد سے
خواصوں نے لوہا لیا باد سے
اگرچہ یہی یکسی آتا ملم
اور اسکا وہ رنگ گھٹنے لگا
محبت کا سودا سا ہونے لگا
تمہ شتی او دیکھا لگی کہنے ستمگر
تو وہ بھی کہ سب کے تئیں بھی ہو وقت
اری چھا کوئی تکنی یہی ہمیں چھیر آشنا
تو بھولی تو کچھ سو بات ہے ابا
اگر آپ یہ کوئی شستہ انہو
تمہارے لئے بھی چاہ ہوتی اگر
کسی کی بدی لکچ عجب ہے
ہوا اقتبا یہ آنسے یابا نہ وہ
شہابقھیا ہوا وسکو کشتی بیچ ہمیں

پہنچی وہ ہجر انہیں بدر منیر
بچھانہ نہ تاکت پہ دیوار سے
اکیلے درختوں میں جانا ادہی
ادہی چہا نہیں بیٹھ کر بی تمام
جگر خون فرقت سے بٹنی لگا
جنون تخم وحشت کا بونی لگا
جتانے لگی ناتوانی بھی زور
کہ سر پھر گیا تیرا سے بیوقوف
ملا دا کو آخر کہ ہیں میں جدا
خبر لے دوانی تجھے کیا ہوا
تو سہہ جا اسے اوسکی پروا نہو
تو اتنے تک وہ تجکو آتا نظر
کیا اسکا خدا عالم الغیب ہے
لگی کرانے دن اتنک آیا نہ وہ
کیا ہو ترا اسکو کہیں تشبیہ میں

کبھی اوس صحرائی اور اوس پیر گم
کبھی جن انکھوں میں رو ڈالنا
ملا دن دنوں بیچ جس بن ماہ
گیا اسطرح جب مہینا گذر
لگی رہنے تب جان بیتابی میں
سر کو لگا پیٹنے ہوس نوک تنگ
یہ احوال دیکھا یہ اوسکا جو تب وقت
تسلی کی کہنے لگی کرنا بہت
کبھی آسمان گھر زمین کے میں جیسر
سنو جان اپنے یہ کیا کی ہے
وہ خورشید ہر گام ہی پہ کیمی
لگی کہنے سنسا اسکو بدر منیر
وہ اپنی وہ لذت کہ تری تنک ذات
مجھے راز اسکا ہے بتا بھی ڈر
پری تھی کہیں طلسمات کہا لات میں

ستم ہی ستم ہے ستم ہے ستم
کسیکی کبھی دیکھیو مت دل لگانا
سر شام جب سے لگی کرنے آہ
کہ وہ ماہ طلعت نہ آیا نظر
لگا دن آکی آخر خراب میں
لگی عقل اور عشق میں ہونے جنگ
لگی جا لگی کہنی کہ بدر منیر
نشیں ہی کبھی کہیں کہ سکت
تہاں کہ جا کہ تشیں ہی بیچ میں ہیر
تو دل بھی اپنا ہی تجھ کو دکھی
عبث اوسنے بیٹھی ہو تم بھی چپ
کہ منتی ہی اسیر ہی تخت شہ زین
ہوئی اور بیٹا چاک کیا واردات
پہنچ سکتی ہو تیرا اسکی خبر
دیا ہوتا یہ بھینک اوسکو کہہ تو ابھی نشین

پریشان سے جی کا نالا نہو
جگر لعل دل پارہ ہونے لگی

کسی وقت کے منہ میں نوالا نہو
لگی آنسوؤں کے پرونے لگی

نسیلیو کو دیکھ کے سکی سی ہو
لگی ہنسنے کہنی پار اگر لیٹے

ہیلا اپنی جیب وہ چھپایا کرے
چھپر کھٹ کی کونوں میں سر کو لپیٹ

خواب دیکھنا بدر منیر کا بے نظیر کو گلشن میں اور
جوگن بنکر نکلنا نجم النسا کا اوسکی تلاش میں



پلا سا گیا جام سم وہ گل
کسی سے کہو کا نہ سونا چال
غشاں دیکہا یا عجب سکو نکد
نہ النسا کہ وہاں سیوان ہے
گل و بلبل کا ہے جہ بہار اور بہاری
میں بیوپار نہیں جگہ ہے میرے یار
لاتی ہو جو سورت جو دیکھا ہوں میں
بیچ میں گر بیٹھ اکی اوسے
نہ وہ چاہ دیکھا نہ ہموار وہ
کہا گر کسی نے اوسکی بہید
وہ ہستا سلیم وہ سند سند
نہ وہ لو کیلی جو تہی تیرے
سلسل ... الفتی کا صورت

کفن کا اوان اوس ہجر کل
کہ آخر جو دیتا ہے وہ خیال
کہ وہ غنچہ ہے بکس بیدل خراب
فقط ایک کف دست میدان ہے
کبہی لالا ہیں کی ہو اک سل پڑی
کہیں گل کا کہیں ہے سبزہ گران
تو اس جمعیت میں ہے پڑا وہ جمیع
قضا نے نہ اوسکی مثالی ادہے
بڑی گرد میں پہر نہ تلوا نہ دہ
دے جوں صبح چہرہ سفید
ہلا ہوا شکل اندوہ و درد
وہی خنک خونیں گل گیسے
وہ بستی کی جوں [illegible]

کسی کے کسی کچھ ہوتی ہو اگ
نہ آنکہ لگی جو سہمال میں
جو دیکھو تو صحرا ہر اک طرف
کہیں بیچ میں اوسکی ہے اک کنوان
صدا اوس میں ہے یکہ سب بے نظیر
پڑا اوس میں ہے ترا دھیان ہے
بیٹھی ہوں روا عشق بے نظیر
یکا یک لگی آنکھ اوتہی میں کہیں
صدا اپنی یوسف کی سن خواب
... اوسکی سنج
زلیخا ... ہی گہتہی لگی
جیسا ... نشان
جیسا ... نشیمن

نظر کیا ادہر لگی ... کہ
تو دیکھا ہے سا اوسکو ... حال
کہ رستم ... دیکھے جا جگن
کہ او بیٹہا ہے ... سرو ... ن
تو دی چاہ ... میں ... اسیر
فقط تیری ملنے کا ارمان ہے
چھپا ہی کسے بات بے نظیر
بہر ... جسا ... گل
ادہی بادل ... سے
... رنگ کج
تو ... جیسی ... لگی
نکلی لگ اوس سے شعلہ ...
... کہیں

خواصیں کیتی جو کچھ اونہین
سنہا جبکہ یہ حجم السا کے یہ حال
لبن سر کھچا نکلتی نہ تہی
وگرنہ مرگئی تو بلا سے مری
بہل جنگی اپنی کہو جان تو
یہ جی ہی مرا اس کا سر پہ فقط
کہا اوسنی کیا کبھی پہر یہ بہلا
کبھی دیکھنا ابن گوارا نہین
گریبان کو مثل گل چاک کر
پہن سیلی اور گیروا اوڑہ کہیں
پہین ایک انہنگا زبہی باف کا
زمرد کا سندرے لگا کان مین
زریکا بنا حلقہ سر پر رکہا
سبی عشق کی آنکھون کو کر لال لال
جو بنگی تنی [illegible] سے کدورت
تپ سوز دلکا عیان سب حال
کہری جوگن کسطرح کوئی مانہ
وہ ہرنی کی سیلی رنگی ونک
زبانکو سہانی جو اوسکی ادا
یہ برق اور یہ ابر سین پا لگی
وہ سندرے کو وہ تن اوسکا خاک [illegible]
نظر کر سمانی کو اوس شق کے
وہ جوگی کی [illegible] وہ تو لگو کی یار
وہ قشقہ کہ کہنچا [illegible] یون
یہ پیلی [illegible] کا ند [illegible] تہی [illegible]

الہی خضر تجہین [illegible] انہین
ہوئی مفتری ایت اوسکو کمال
اوسی فرزندہ لا کیکو جلتی نہین
تو یون جانیو مجھ یہ صدق ہوئی
کہو وہ پہی اور انسان تو
کہ ہوتا ہے مجھسے مرا غم غلط
پڑہی اب تو سب سر پہ اپنی بلا
اس اندوہ کا مجھکو چارا نہین
وہا خاک پر پہینک اسپہر اودہر
چلی جن کے سحرا کو جوگن کا بہیس
وہ پردہ بنا کر وہی تن [illegible]
کہ جون سیر گل ہو گلستان مین
کیا اسپند سان کو جگہ کا
کہا چشم نے جن دلکو نکال
پہین پا سو قبع سی چالاک چست
اوڑانی چلی اپنی آہون سی رال
چہپی جیسے کہین خاک کی سی چاند
نقب ستر و میں کا نقش فلک
ذرا وہ [illegible] پر دیکھو ہو صدقے کیا
تو دامان عشاق ہم بلین کے تر
ہوی حسن کی اور کیفی ہر ہی
رمرو کو اوس گو شلی لو لگی
گل [illegible] جمن میں بہار
پڑی ہی لب پر لعل کا عکس جون
چلی جون کوئی مست سینہ اوٹہا

کہا اوسنی رو رو کی حال طلب
الٹی تہی وہ یون تا نو سہا
سہاتی سا بچھہ پر دم ہین دم
کہا اشتہا ہری ستی من ایز نیق
رسانی تری کہیکہ ہو کی ہین
وگرنہ یہی کی ک کے جاوے گے
نہین اس عشق کا کبھی ہی دل
سہہ کہ اوسنی رو رو اوسکا
بہار پر جو کیا اوسکو یہی جواس
لگی سنہری جلا خاک کر
زرنکو وہ لی سے پچا نکو باندہ
گلی پیچ حال او بیا تو نکے نین
لٹکی پیچ کی بل اورق پر چیو زرین
زمرد کی سمرن کا ہاتہو جل ال
لپٹی جیکی جو کیچ بار کے تین
او اتنے سی رو کا کرون کیا بیان
چہپانے کی سوانگ اسنی جو جو کی
زر کا وہ حلقہ سر اوپر وہر ے
کرے جو کہ تقویم دلسے حساب
زمرد کی سندر کو وہ اس آن پر
اودی سبز رنگ کے وہ اوسکو بہت
وہ پہر کے یون پر زمرد کی شان
گلابی سی وہ نرگس شعوخ رنگ
ادا اوسکی کبھی جو عاشق کہ بعد
وہ یار صحبت مین ہاتھ کی سہی دہ

رو دبایا او نہین پہر دو کی کتاب
تو سہو و اسطے شب سے دلکہ سہا
تو سہر کی دیکھنی کو ہوا قدم
ہوی ہیلی اس جو گرم میں عرق
چہمی تنی ہی نا ہستی ہو جان
اسطرح سہی گذر جاوینگے
تو یہ عشق ہی ہو آپ ہی ہول
کیا آپ لیٹو اور کو تار تار
سجا تن پہ جوگن کا دہبی لباس
سہو جو تن پیلا سر پر
بدن کو جسیا اوس کا [illegible]
لپٹا لیا اپنے بالونکو تین
وہ بالگین ہی [illegible]
اور ایک بل زمرد پا پہ ہمال
دکہاتی ہو جہل لپکر [illegible]
صفا اوس کا سوا چکی دہان
نہ من حسن سے اور جلوہ دیے
کہ جون شب مین کوئی سے شنی کرے
کہی سینہ مین گیا آفتاب
کہون کیا کہ جیسے کہلی کان پر
وہ دو دو پیا دے سے شفق کو نق
جب کسی سے لگ جا کی کان
ہیرے جیسے لالی کی لالی کا رنگ
تو وہ دیا کہ چشم سے وہ لہو
وہ سہی شیخ گشتی کی سینگی تہی وہ

تھی ہیں ہر قمری رنگ کی
وہ تھی ہم بجز ملنگ کے
سو وہ گل بھی ہے رکھے یون چلے
کہ لالہ کی کلی جیسی کھل جائے

کلی جا تھا سبز کی مرد دل
وہ تھی ہمسر اگ کی سلسبیل
وہ عاشق ہوا اوسکی عالم لوگ
دیا غم ہوا جوگن کا اسکا جوگ

تھی جھلکا جوگن کا اس رنگ سے
لگی چوٹی دست ہر سنگ کے
وہ صحت اسطرح سے آ لگی
تو وہ صاحب جان ہر رونے لگی

وہ دربدر کے وہ ابر غم یوں ملے
کہ جسطرح ساون کے بہادون لگے
بہا اتنا بیٹھا اوسکی رونے کا تار
کبھی ہوش دیوانہ وار اک بار

سج ہے جو جوگن کی جوگ کر دکل
وہ در در کے بیٹھ تشنہ الودہ گل
نہ رکھا کسی کی جو جب اختیار
کہا حق کو سونپا تجھی اے سوار

چلی اسطرح جیسا اپنے دیکھا
اسیطرح کہتا تھا وہ اپنہ پہرا
کسی نے کہا ہو لیوت سے مجھے
خدا کی قسم ہی سونپا مجھے

کہا دھی خبر تو جاتی ہو کہیں
جو ملتا ہی تو اوسکو لاتی ہے وہین
تمہین بھی خدا کو میں نے پایا سنا
مرا بخشیو تم کہا اور سنا

خدا تیرا القصہ تو کر جب سو
چلی اپنے گہر بار سے تشنہ کو ہو کر
مسر صبا کی لی یا ندہ سنگ کی لے
نکل شہر سے راہ جنگل کی لی

لگی ہن پہرتی تھی صحرا اور در
تن چاک چاک اور سینہ گرد گرد
کہ تماشا کوئی شخص ایسا ملی
اکیلے سے دشت پیدا کا خیدا لے

جہان بیٹھا رہ جاتی تھی وہین
نہ سو کر آئی سے آ کے چین
بجانی وہ جوگن جب پاس گیا
تو وان بیٹھتی خلق دھونی لگا

ادھی سے آ بیٹھا صحرا کو تبسش
صدا اس کی درخت تک آتا خروش
گل نغمہ ہوا اوس کی کری ہزار
تولیتا اوسی دشت دامن لپیٹ

کہیں جلتہ جا فقر کہیں تخت
لگی پہر کر گرد اوسکی سب درخت
بجانی تھی جوگن جب ان بلبلین
حسن و خار سنتی تھی بن بیکسی میں تا

نظر جو کہیں پڑتی تھی کوئی پری
ہر اک عالم شوق میں تھی کہری
تماشا نہ کیا تھا جیسا کبھی
در و دشت خش پر بیٹھتی تھی

تھا تماشا کہ دم میں نقش پا
وہیں تھی پہر کان اپنی لہر لگا
گل نغمہ تر کی تھی بہار
کہ صحرا کو گل آ لگی سب بہار

گھر ... اس کی ختال سکوہ
نکلنے لگی دہکے آواز کوہ
تہا پانی ہی میں خضر اوسکا چلے
کبوتر کبھی بلبلین شور لے

دو چشمہ ہی کہ آب دیدار سے
کہ ہیان کر چاک دریا سے بہے
فقط بلبل رنگ گل کا تھا اتنک ہجوم
کہ گرتی تھی ہیں کنان الیان ہجوم

پھر کا تھا دامان سلک کو مقام
تھا لکا نکلتا تھا تا ہو کسی کا نام
سمجھ لیتی تھی پہرتی ہی جنگل کی نین
لبھاتی تھی خلقین دنگل کے نین

پہیر ہیا تھا اوسکی ندد بھی طلسم
بندہ تھا تھا اودی دم قدم سے طلسم
شب روز سرگشتہ مثل صبا
اسیطرح پھرتی تھی وہ جا بجا

داستان فیروز شاہ جنون کے بادشاہ کے بیٹے کا عاشق ہونا جوگن پے

کہیں ہو تو اپنے ساتھی گلعذار
کہ صحرا سے اب ل ہوا تھا خمار
کوئی پہول سے کہتا ہی شراب
کہ تہہ مطالب کہ سمجھو نہ تاب

وہ عالم دیا گلو جو اس ہو
کہ جیسے کی جا کر ادس ہو
سب کے اسباب دیکھو ذرا
کہ قدر تمہین ہی اوسکی کیا کیا تھا

ہیں ... اسکو ہی اختیار
تھا یا ہی او سی بھیل ذہار
تھا سنین ہو اندر وہ عشرت سے ہم
کہیں صبح عقل اوسکہین تمام غم

جو در لگی زمانی کی مشت ہو ہے
کہیں جا یہی اور کہیں لوٹ سے
خفا را سبہا نا سا اک دشت تھا
کرا کی غیب ہوا اوسکا وان بستر

وہ بھی اٹھا تا شب جا رہ وہ
ادا سے وہ بیٹھی تھی وہان جگ سے
کبھی ہر طرف جاوے نور سے تھے
تھی چاندنی اوسکو منظر سے

بچا ہم کہا اسکو او کسی میں
روز انون سے ہلکر وفد سے
تھا دا بجانی لگی سعد قابین
لگی دست پیا بار سے ذدق



کدار لیہ یخنی لگا او سکے ہات
دہشان پکڑ لیا وہ ذر تو
درخت لگی پیچکنی ہو سے
دیا یہ کہ جوگن کا سر دیکہکر
یہ صورت جسن آئی اس لوکے
درخت سی لگ گیا وہ صبا
یہان یہ عالم تہا اوطرے سیہہ
سنہایت طرحدار صاحب جمال
وہ جاتا تہا کرتا ہوا سیر راہ
جو دیکہی تو جوگن ہی اک شکل پر
یہ سمجہا نہادہ کا یہ حسین ہے
کدہر سے قمر آئی کدہر جاوے گے
غرض خار ہی عشق جوگن سے
کہا انکے جوگن تے ہر پول سر
ذرہ دیکہی ہوا اتنا بہلا جاوے گا
بیٹہو دو لطف جو ہم سے

کہ سکے لیا دامن لنکا سیاہ
وہ اپ سیاہ طرف تکتے رہا
غش ہوا سیاہ سے جہک کے سو سے
ہوا اور سیاہ کا تکڑی جگر
دل اپنے پہ سیاہ کی شنطوری کی
لگی وہ حسین بولتی واہ وا
نس اوپر فراتم سنو لو ریہ
برس عیش الکی کا بسن وسال
اودسی جلو کہتی تہی قیصر شاہ
کہ چشم فلک نی دیکہا یہ لو
لگا کہنی جوگی جی آدیس ہے
دیا اپنی ہم سیاہ فرمائے گے
ہند اعشق اور حسین لگ گیا ہی
جہانسے تو آیا چلا جاؤ دوسر
قدراسین سنکر چلا جاوے گا
اسی لطف [illegible]

غنیا اس طرح او جہکا کاسمان
وہ اوجلا سا سیان جلکتی تہی رات
درخت لگی سیاہ سے سکا ظہور
گیا ہات سے بین سنکر جو دل
ہوا شیدا گی اوسکے ہی اوس شکل
کدار رکیا عالم یہ تہا اوسکے ہی
کہ تہا اک پیرزاد فرخ سیر
ملوپ ڈرا ہوئے اپنا تخت
لگا یک سمی ہاین کی جو ہمرا
نظر کرکے حسن اسکا غش کر گیا
یہ اچہا لیا کہو کیا سمجھ کر
وہ سمجھی اسکا دل آیا اید ہر
ملا پاس لگ ہی اور او حسین ہوا
کہا تب پیرزادے واہ جی
کہا اپنے سو لوت اپنے کہو
کہ یا بیٹہہ آسا [illegible]

نسیا ہی لگی فقص زبان
اوکا تو جلتا ذر کا کیست
گری جی چلتی جوپن انکی نور
گے ساتہ وہ ذر آسین جل
لیکر کہی جا نر اپنا پہول
کہتی جا تنی ہر طرف غل بچی
غضب کی تہا وہ بادشہ کا پسر
کسی طرف جاتا تہا فیروز بخت
وہان تخت لا دستی اپنا کہا
تعشق کی عالم مین بس گیا
لیا واسطے کسکے یہ جوگ
کدل ہی تہی رکہتا ہو دل کی خبر
کہ دونون طرف آگ ہی ہے لگا
بہت گرم ہین آپ اللہ جی
فقیرون کی جہت پہ بیٹہے رہے
سبکہیے تیار کہ بیت ہن

نظر سوں بنگاہ کیا جن پر ۔ ملا پادل اس سب جہاں پر
سماں بدن کا نہ کچہ اسکو ہوش ۔ نہ کاکل رہوں نقش تن پانے گوش

وہ جوگن جو تہی منتظر کی اسیر ۔ ہوا عشق میں جوگن کے بہی فقیر
نہ سدہ گہر کی ان نہ رہ کے ۔ جب آیا ذرا اسے ہوش آوے گی

بجا لایا تعظیم سر جہک ۔ بہت دور والگیا سانے بیٹہ کر
اور ان پر جبین کی تہی بہا ۔ تنہا تہا دہر [illegible]

وہ بولی پری کا ذرہ جوش ہیں ۔ اور اٹہا لیکی انگلی زہر جبین
بہ پیر لوٹ سکیا اوسکا ہاتہ ۔ تشا لی بٹہا تخت پر آپ ساتہ

نہیں سیگی اور آسمان مکین ۔ وہ کتنا کہا کی نہیں کہ نہیں
تہانا اور آشنا اور لیا اوسے ۔ پرستا نہیں کا نہلا یا اوسے

بہر ونگا پاپ پاس [illegible] ۔ کہا عرض رکہتا ہوں میں آپ سے
یہ جوگی جو ہے ایک صاحب کمال ۔ ذرا بہی نہیں [illegible] اور اسکی خیال

بہت آپ سے [illegible] ۔ بہت ہیں [illegible] باگی خط
کہا دل نے بلا بہت خوب ہے ۔ ہمیشہ سوں لگ اپنا محبوب ہے

کہا آؤ جوگی جی بیٹہو ادہر ۔ کر دو درس [illegible] قدم [illegible]
لگے لحت [illegible] کہا اور [illegible] ۔ سر دل پر رکہا قدم آپ کے

سہتا اسکی تعلیم [illegible] کی ۔ کہا ایک [illegible] کو وے

داستان شہنشاہ کی مجلس میں آنی اور جوگن کی ملاقات میں



پلا مجکو ساقی محبت کا جام ۔ اگر مجہا سیں میں ہوا دل تمام
یہ جوگی جو تہی سو بہ جوگن کہی ۔ اگر آتی میں بات کی جوگن کہی

ستم سیں اپنے تن چہپا لی ہی ولی ۔ رکہے تب نظر کو سکی [illegible]
دکہاتی ہولی سوز دل تقدر سے ۔ اٹہاتی ہولی سیل کو زور سے

تہ انگلی مالی گلی بیچ ہولال ۔ اوہ بہی تہی چہپا ہین حال حال
سہی تہی شتابی وہ نیم انجم فروز ۔ چہپا نشک سی اوسکی بر آتشین تیز

ملک نی پرستانیں مجلس بنا ۔ بلایا او نسبی کی تہی بیہ شتا
پہ ہندا ہے سکر ہوتی جہ جہاں ۔ کدیکہیں تیجگلن کا جلکہ سمان

وہ جوگن جب پہنچی تو نزدیک میں ۔ سو مجلس میں آئی لگی نا پچہ میں
بہت [illegible] سی بلایا اوسے ۔ بڑی [illegible] سی بٹہایا اوسے

کہا ہم میں مشتاق کچہ گانی ۔ سماں پیجگا اپنی دکہلا سے
کہا کہہ بجایا سنہیں [illegible] کا کام ۔ سر اس طرح لیتا ہیں سر کا نام

ہمیشہ بڑی [illegible] سی فقیر ۔ ولی کیا کرین اب ہیں [illegible] اسیر
کہا جوگی صاحب کیا بات ہی ۔ کرم [illegible] کا ہمیشہ [illegible] سے

جو مرضی ہو تو تکلیف دین
یہہ کہا اونسی اوس کا تدبیر ہی
کہ یا اہل محفل کا جو دل نہ کہیں
رواں قوم ان کو دیا جا کر
کبھی سامنے آ کے کرنا نظر
کبھی اپنے ادھر سے پہر پہر کر آ
نظر اوسکی جب ان پہ پڑی ادھر
اگر کوئی جوگن کی گت تاننا
بجی یہاں کی صحبت میں ان کی الجھن
اسیطرح ہر شب کر کے گئے
یہہ گھر بار سے آپ ہی تمام
کہا اوسنی مطلب ہی کچھ ہین
یہ کہہ اوسنی جو جوگن ادھر
کہا اپنے جی سی کہ سنتا ہی جی
غرض مطلب اوسکا معمول تھا
بجا مین سکر جھانکی تھی وہ
نہ دنیا کی اوسکو نہ دین کی خبر
ہوا کی مین سر کاسر کہ ہر شب
وہ جوگن بھی سو طرح کر ادا
کبھی جوش کیا اور کیا لگا اوردیا
کبھی تنکی نظر دیکھی کہا ہل گیا
کبھی ہنس کے دیکھا ذرا جوش کہا
لگاوٹ سے ناکبھی دل کو لگا دیا
بچارا اپنے آدہ سادہ دل
نہ سمجھا پردہ تھا ہر بار اور چند لوگ

وہاں جس میں بہن اونسی ہو ہم سو کرتین
یہاں تک کہ جالی کہ دیوار و در
تو صحبت مین اتنک لی سے بکل
رولایا ہر ایک چین وات کو
کبھی دیکھنا جیسے اپنے پلو چہر
جیسے اوسے کنکھی سے لیتا بلا
نوبہ اوسکی طرف کرتی نظر
تو کہا تک کہنا کہ پہر کو کیا
کہ عشق کر گئی وہی سپے ہین
مری بزم رشک ارم کیجے
ہوئی آج سے ہم تمہارے غلام
تمہارا مبارک ہوا گھر ہمین
دیا یہاں جہان اوسکی بیٹی کو گھر
کہ کبھو گہرا تو اپنے دلمین کبھی
کہا اوسنا میرا یہی خدمتین جا
یہی کی کہ گئی ہین آتی تھی وہ
اوسی کے تصور مین شام سحر
وہیں کا ٹی کی اوقات سب
سدا آن میں اوسکو لیتی لبھا
کبھی بیٹھی کبھی اوسکی پاس
کبھی بیٹھی باتوں سی دل کیا
کبھی کی انکہین بانا فرش کیا
کبھی شانہ بالونکی جھٹکا دیا
اداؤں میں انسان کی متصل
لگی دینی دل ہر گیا چو پہر سا

کہا اسطرح جو بہار کے
کلی جو لگی گردش کہا ...
ہوئی کیون اسی پہر ولگیا ان مین آن
مرا حال پہر اتنا کہہ سنا
تمنا کی کبھی اور صحبت کی وہ
رہا گر کچھ نہ ستی کہتی ہا رے
اسی آن اور اپنے فیروز شاہ
غرض جو ہی بیچ سے کہیں گیا ہوں
سرا پا پر یار کے باپ نے
مقدم ہمارا رہا تا کر دو
تکلف کو موقوف کر دیجے
کہان تم کہاں ہم ہوا یہ جو ساتھ
لگی ہونی اوسمین شب و روز وہ
پہ ہم کہتا کرو کار جہان
بہت ہی تک ہنستی اور بولتی
دل کیا کہوں حال فیروز شاہ
اوسی شمع کے گرد پہرتا اور سے
اسیطرح اوقات کٹتا اور سے
ملا کچھ بہی پالی جو جس مطلب
کیا اوسنی پر جب کہ بیدل
کبھی بیٹھی باتوں سی یار اور سے
کبھی منہ چھپا پا دکھایا کبھی
وہ ہر چند انکہین کہاتی رہی
اسی طرح مدت گئی جب آ اوسے
جگر خون ہو انکہ لیتی آیا اور دل

قرابان بندگی ہی ہی جیلی گی
نظر جو پہنچی ان سو اوسکے ساتھ
کہا تہ ہوسی اوسکی دل ایسا ہاں
وہ عاشق جو تہا اوسپہ فیروز شاہ
کہا دیکھتا اوسکو ہر روز وہ
کہ کانکی پر ہے ونکیہ تھی اوسے
دل و جان کرتا تھا صدقہ اوہ
یہہ حال تھا اسکا دیکھا کر کے
کہا کی وہاں جگی ہی آپ نے
ہمین اپنا مشتاق جانا کرو
جو کچھ ہمکو درکار ہو لیجے
یہ تھی بات سب ایک اوسکی ہاتھ
سمجھے جیسا جی ہی دل افروز وہ
دریا تک کا اسپر راز نہان
ہر ایک بات مین قہقہہ تھی گھولتی
کہ تھی دن میں اوسکی حالت تباہ
پتنگے کے مانند گرتا اور سے
سدا اپنی مجنون کردنا اوسے
تو عاشق پہ غصہ وہ کرتی غضب
دیوانہ کیا اوسکو پانچون کل
کبھی سے ہو دل ہی پکار اوسے
کبھی مار ڈالا جلایا کبھی
یہ نظر و چین لکولبھاتی اوسے
حقیقی بھی گر تھی عشق کی تب اوسکو
گیا اول ...

بجهری یہ سو دل [illegible]
سب سنبھالا اور آپ سنبھل
یہ سن [illegible]
غرض ایکدن بات [illegible]
[illegible] بیمار
[illegible]
[illegible] اذیت [illegible]
اذیت [illegible] ہے تو
تمہارا [illegible] میں
[illegible] حال
[illegible]
کہا [illegible]
[illegible] لگے
کہا [illegible] فرمانے لگے
ملک [illegible] شاہ
[illegible]
میں [illegible]
[illegible] فراغ
[illegible] ایکدن [illegible] بات
کہا [illegible] شہزادہ [illegible] دل
[illegible]
[illegible]
[illegible] تمہاری [illegible]
کہا [illegible]
[illegible] اپنی بلا

کہ [illegible] انتہا
[illegible]
کہا اپنے [illegible] ہو
لگا [illegible] اگر
اگر [illegible] اختیار
اگر [illegible] پاس
کہ [illegible] سبب [illegible]
کہ اب [illegible] تو
[illegible]
[illegible] حال سے
[illegible] ہو
[illegible]
[illegible] رہے
[illegible] بجا لائے
[illegible] شاہ
[illegible] ہم
[illegible]
[illegible] باغ
[illegible] ایک رات
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] حال اول
[illegible] افسوس کر
[illegible] میں
[illegible]
اگر [illegible] وہ
[illegible] میں
[illegible] شاہ
[illegible]
[illegible] ہو گیا
[illegible] رہے
کہا [illegible] اپنا حال
[illegible] اول
[illegible] تو
کہا [illegible] داستان
[illegible] نام
[illegible] ایک باغ
[illegible] تھی
[illegible] میں
[illegible] دور
دل [illegible] پری
[illegible] میں
[illegible] ہو
دل [illegible] ہو
[illegible]
[illegible]

[illegible] اپنا احوال [illegible]
[illegible] کو
[illegible]
[illegible] نظر
[illegible] وہ
[illegible] میں
[illegible] سنبھلا
[illegible] پناہ
[illegible] ہو گیا
[illegible]
[illegible]
[illegible] قبول
[illegible] تو
[illegible]
[illegible]
[illegible] چراغ
[illegible] تھی
[illegible] میں
[illegible] ظہور
[illegible] پری
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہو
[illegible] نہیں
[illegible] آدمی

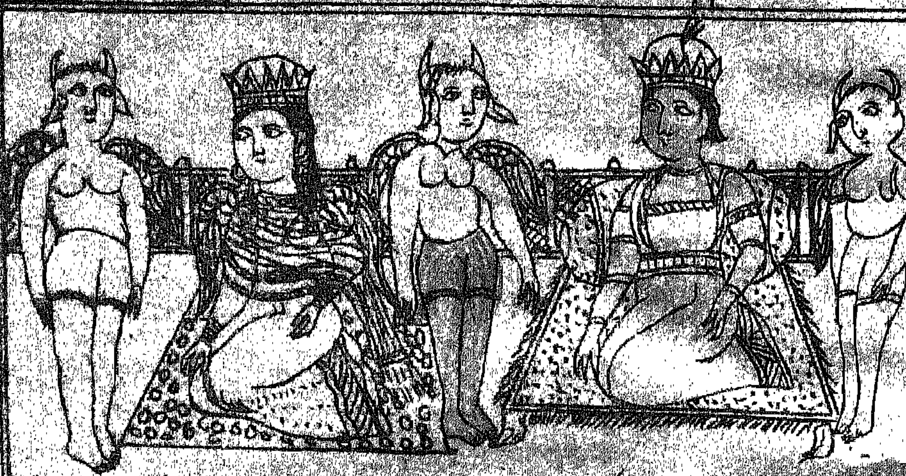
جو تم میں سے لاویگا اوسکی خبر
ہوا ایک کا ناگہاں وان گذر
کہا گہبرا کے تو ملتا ہی پانسی سراغ
کہا ماہرخ کا جو ستی یہاں
کیا جا کی فیروز شہ کو سلام
یہ ہی حال تہا کی انعام کا

جو اسکی دلدار کا اوسکو پتہ
جہان شہ ہیں سر تا بسر جگہ
کہ ان ہی یہان جو گلزار باغ
کہ دن میں بیتتا ہی کہ عمران
سخن آیا پیغام سنایا تمام

یہ سن کی پہ سوار کا وہ کلام
وہ صفا جو تہا دل پر دہ سے
وہ جوہی کی جسد پر تو جا بجا
انجمن کی مالا دیکہا ہے
کہا سیر محل جہاب لا سکے

انجمن میں پہنچے کو ... شہ
دیکہا اوسکو آپکی ... لوہے
لگا اپنی ... جسکی ... پیدا
اوٹہا شکوا ہی ... سفید
جو دیکہا ہی سو ... لے
جو ہاہر کے اوسکو ... یا

داستان پیغام بھیجنے میں فیروز شاہ کی ماہرخ کو



یہ بہیجا ادہر ماہرخ کو پیام
تو ہی جا کے کہو ... حال
تو رنگ غیرت سے اوڑ جا ہیں
سہلا چاہتی ہو وہ اوسکو کال
کیا ماہرخ کو یہ فرمان جب
اگر اب میں لاؤں اوسکو کبھی
ہو ایک یہ ہو دے خبر
ہر جا جب وہ پہنچا شفیق
وہ پہر جاکے پہنچا کہ سیلانگ راہ
اندہیری سواد ... کو اوسکا حق
... اسی اس ... خط

کہ کیوں نہ ... اسی جام
دکیا حال ... سنبھال
سجے کیا پرندہ ... نہیں
کہیں ... یہ ... حال
ہوئی خوش ... وہ پریشان سب
کہ یہ ... جب تہی
کہو ... کی ... اور دم
کہا ... کہ اسکی رفیق
دیا ... اسی ... کاہ
نظیر ... جیسے کالی کا سن
کر لیتی میں ... جس نظر

پری آئی وہ سونکر ... لا
فرشتہ ہی رکہتی نہیں ... کر
ہوا ... خطر
اور اسکی ... کہا ... کہیں
کہا جب ... تو ہو گی
... احسان ... کر
یہ سنکر ... فیروز شاہ
کر ... اگر ... لی
وہ بادل سا ... اسی
وہ ... نہیں ... تہا جو ان
... اسکی ...

شہزادی ہی ... عقل ...
ابہی ہی کہ ... کرن ... کر
لگی ... ہی ... نظر
لیا ... بیان
کہو اسکو ... کی
کہ اسکا ... جاہ
... جاہ
اسی طرح ... رہا
... کہی ... ماہ سے
کہا ... پرندہ ... یاں
سمجھ ... کا در

داستان کنوئین سے نکلنے مین مظہر کے



تو جب بجہ لا ساقی با تغیر ... کنوئین سے نکلتا ہے یوسف عزیز
گلابی چھلکتی پلا دی مجھے ... سما کولی ایسا دکہا دی مجھے
کرین یہ جہان سکندر نظیر ... کنوئین مین وہ اوتر کر جب سر او
لے آیا وہ حیوان خضر گہات ... نکال اوس کو ایک ظلمات سے
انہیری سے نکلا وہ روشن ہلال ... کہ مدت سے تہا وہ جبین سنی اوسکا
زبس اوس پہ آیا تہا ادبار کہر ... الہی کہ وہ تہا ادبر کا دم
نہ نکلی یہین بات تہین چند دن ... کہ جیون شکستہ نرگس بوستان
وہ تہا مین جیسے اوسکی سنبل بال ... ہوا لاغری سے بدن کی وبال
وہی رنگ زنگی تہی اوس مہ کی دید ... کہا اوس نے کہا حیوان سلیمان کو دو
وہ تہا حسن تہا اوسکی شکل ہلال ... سو وہ ہو گئی جوش کے یکمال
پڑا تخت پہ آیا اوسکو وہان ... لی آیا وہ جیتی تہی جو گن جہان
چلی ابلکہ کنوئین اوسکو لایا بہا ... یہ پہنچی گہبرا کی بولی کہان
کہا چل کہان ہے بتا تو مجھے ... دیا اوسکی صورت کو کہا مجھے
سپہر کہا اور لے ہاتہ مین اوسکا ہاتہ ... لی آیا وہ جوگن کو وان اپنے ساتہ
جسے شوق یہ تہی تہی سو ہوئی ... کہا ان کہ یہان ہے تہی وہی
گلا اوس تخت کی گرد وا کر دم پہیر کو ... ملا اوس مین دل اک ہوا اوسکی لو

گئی دن خزان کی اوداسی بہار ... تہی لالہ گون سے دکہا لالہ زار
کہا بخت نے کر دیا مجہل ... ستا ناک کلائی پہری پہ محل
الگ بہن ایک کنوئین سے نکال ... کہ نولہ جہل کی جو اوجہال
ہوا سست اوس کی سبہی وہ کل ... کہ نکلا وہ سنبل سے سنتہ گل
نہ دہیا کہا اوسکا اسطرح ... کہا اپنے جی مین سبہی اسطرح
وہی نکلا نہ ہی پہ کہ رنگ زمین ... کہا بیٹی تکی سے تہلا کہین
ولی مرجہ جو تہا سو جیلا ہوا ... دہڑا وجو تہا سبز شیلا ہوا
فقط پوست باقی تہا یا استخوان ... نہ تہا جز کا رنگ بہی درمیان
بدن خشک زرد اسطرح تہا وہ گل ... خزان دیدہ ہو جسطرح کیا گل
دیکہا جو احوال اوسکا تباہ ... تو دو وقت تہا جلد فرخندہ شاہ
کہا تخت اک جا اوسکا چہپا ... کہا پہر جا کر کہ یجم النسا
دیوانی تہی انس اوس نازکی ... پسر کی بہی سنتے یہ بولی
کہا ایک چلیو ذرا تہم رہیو ... کہ تنہا دہی پری ہی کہیں بخم
گیا آپ اوس تخت [illegible] ... دکہایا اوسی اور کہا کر تو غور
بیٹہ کر وہ اوس تخت کی پاس آ ... کہا اے پری زاد تو اوٹہہ ذرا
کہا اوس نے سنکر ذرا ادکہیو ... تو اسباب پہ پہیر کہتے سنو

کہا اوسنے ہے تیری خوبی دلربا
یہ اوس تخت کی گرد پھرنے لگی
وہ دیکھی جو تکتی نگہ بے نظیر
کہا تیری غم نے دیوانہ کیا
بیان دونون اپنا جو کرنے لگے
سپہر سلیمان اپنے دلسوز سے
اوسی تخت پر بیٹھ کر وہ اودھر
پہنچی جو مطلب پہ سر تکیہ کر
اوتارا اوسے لا کر چوتھی مین تخت
لپٹ جا کے یکبارہ قدمون پہ گر رہی
کہا میری نجم النسا تو کہان
میں تنہا تھی جا کر جو دیکھی
بلا مین لگی لینے غم نے دبا
نہ گھر کی رہی وہ نہ تن [illegible]
خدا مین [illegible] نا مین
ہر ایک اپنے عالم مین [illegible] رنگ
غم الفت وہ ہر ایک زار و نزار
چمن سارے دیکھی [illegible]
نہ تاب و توان اور نہ ہوش و حواس
دلکشی [illegible] ہجوم
کوئی غنچہ کی طرح کھلنے لگی
کوئی آئی باہر گھر سے کوئی
ہوا سہرا اوسکی [illegible]
وہ انبوہ جب کچھ ہوا ہر طرف
چلی بیٹھ کے آرام تک کیجیے

ارے دیو تو کیون دیوانہ ہوا
بلا اوسکی لینے کو گرنے لگی
تو نجم النسا ہے دختِ وزیر
کہا تم سے لپٹ کے [illegible]
ادھر تک سی چشم بھرنے لگے
لگا سلطان [illegible] روز سے
کہا النقش [illegible]
تو ایک [illegible] شلت کے گھر
دوبارہ کہا اوس نے تخت
تو پھر کی وہ شہزادی اور [illegible]
ارے تیرے [illegible]
الٰہی [illegible] دیس [illegible]
لگی گرد پھرنے مانند صبا
گلا ملی لگا دل تک [illegible]
[illegible] کہین کی کہین
اوڑا رنگ چہرہ کا مثل [illegible]
نہ آرام [illegible]
شجر گل کی [illegible]
ضعیف و نحیف و پریشان [illegible]
کہا [illegible]
کوئی دوڑ کر اوس سے ملنے لگی
[illegible] اور [illegible] کوئی
لگی [illegible] کے سب کو سلام
دیکھ نجم النسا ہر طرف
[illegible] کہنا ہے [illegible] کیجیے

غرض [illegible] اوٹھے اور تر
گلے لگ کے رونے لگی زار زار
کہا تو کہان اور کہان [illegible]
بغل [illegible]
لگی [illegible]
کہا [illegible] مقام
[illegible] ماہ
[illegible]
[illegible] آئی اودھر
[illegible]
ہمین [illegible]
کہا [illegible] نہین
[illegible] حال
[illegible]
[illegible]
نہ [illegible] سمجھے
[illegible]
[illegible]
[illegible] احوال نجم النسا
سنی [illegible] ایک [illegible] خبر
[illegible] لانے لگی
[illegible] لگی [illegible]
کہا [illegible] حال
کہا [illegible] آتی نہین
گئی جبکہ خلوت مین [illegible]

کہا [illegible] تخت [illegible]
کیا [illegible]
کہان [illegible]
وہ [illegible]
کہ [illegible]
[illegible]
چلا تخت پر [illegible] راہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ [illegible]
[illegible] نہین
کہا [illegible]

یہیں اگرچہ تو وہ مجھ سی کرتی
کہ ابھی ... سیاں کی
کہا کیونکہ لالی کہا اس طرح
کہا یہ وہ مدت کہاں ... کا
مگر ایک ... کی لی سی
یہ سن ... ادسی ... ملکا
چل اب چلیں ... نہ کر
کہا ... نہیں
ذرا پوچھ ... اس بات کو
... اٹھا ... ہاں
کہا ... نہیں
... کا

لے ... نہیں ... لی
غلط ... والی میں ... کے
وہ سب ... حال تہا ... طرح
... نہیں ... کر کہا ... جیا
کہ میں تیری خاطر ... نہیں
کہا کیسی ... النسا
اونہیں ... جلد آ ...
دلاسا ... کا نہیں
کہ وہ ... سیا نہیں
وہ ... تہا ... مکان
... جیا ... ہی ہیں

تعجب سے پوچھا کہ ...
تنہا ... کی ... ایک
تراقید ... کہ چھوڑ لالی ...
عجب ... تھا جدا
سوا ایک ... آل ... نہیں
اری ایک ... ہے
کہا ... سے ...
اگر ... سوا ...
یہ سنکر ... لگی ... نگار
... جیا ...
مرا ... حال ...

کہا ...
... میں ...
اور ... لالی ...
کہ وہ ... دیا لا ...
بیا ... تہا ... نہیں
... کہیں ...
بغیر از کسی ... تو
نہیں ... پاس ہے
لیا ... آہستہ اونکو پکار
... چلی آئے ...
... سے ... جان ...
... اس ... کا

داستان ... اور ... کے ساتھ کی بیاہ ہونے



عروسی ... کی ...
... کی ... بیٹھی ...
اور ... چشم ...
ہم ... ڈھران ...
دو ... النسا اور ... شاہ
اور ... کو ... شاہ ...
... کو ... نہیں
... ایک ...

... ہیں ... آفتاب
پھر آگئی ... دولس
اوسی ... اور ... کا غم
سنا جیسے بیمار بیمار سے
... نگاہ
... حال
... آشنین
... سے

یہیں ... باتیں ... نہیں
... ایکبار
... حال
تعجب ... ہنسی ...
... محبت ... لگی
وہ ... دل ...
... باتیں ... بیان
... گلگون ... تہا

چلی ... زبان ... نازنین
... گرد ...
... لال کی
کہا ... محبت ...
... کی
... سے
... بیان
... ایک جا

[illegible]
کیا چاہتی ہی نواب ٹھہر گیا
نہ تھیں [illegible] اسکی کو ان
وہاں تیجی اسکی ہمیں کی دوا
اسی وصل کی باہنچ [illegible]
سنہیں [illegible] پاس آ کھڑے
[illegible] لگے اختلاط
عجب چلبلے سے ابھیں ہل
[illegible] وصال
وہ گذرا [illegible] کر کے جال
گیا [illegible] رہا گیا
وہ تھا ایک خانہ [illegible] گھر رہا
زمین [illegible] کی آس ہی
خدا [illegible] ملایا مجھے
تیرے [illegible] ہو گئی
[illegible] پیر و نیر
[illegible] کے
اوستی [illegible] حال [illegible]
گذرتا تھا [illegible] شام
عجب طرح سے زیست کرتی تھی میں
مری [illegible] کے سبحان النسا
[illegible] ل رہا [illegible]
[illegible] النسا اور [illegible]
شب وصل کی جو سحر ہو گئے
[illegible]

[illegible]
زمانہ [illegible] الفت جتا
[illegible] طاقت کہاں
[illegible] بار دار الشفا
[illegible] کر چلا
[illegible] ہو گئے
[illegible] عیش و نشاط
کیا [illegible] سے دل
[illegible] خراب و خیال
[illegible] دل
[illegible] اپنا [illegible] کیا
سدا [illegible] رہا
فلک کے [illegible] پاس ہی
اٹھا [illegible] مجھے
میں اک رات [illegible]
[illegible] بیٹھ
[illegible] گئے
[illegible] نام لے لے تا
[illegible] شام
[illegible] بسیت کرنی [illegible]
[illegible] حال اپنا بنا
[illegible] ہی
[illegible] سرگرم [illegible]
[illegible] ہو گئے
[illegible] اپنا پیام

[illegible]
[illegible] ہے
[illegible]
[illegible] کی ہمیں
[illegible]
[illegible] جل
[illegible] ہو گئے
[illegible] جو وہ [illegible]
کہا [illegible] احوال سب
[illegible]
محبت نے [illegible] اور دی
عجب [illegible] زیست کرتا رہا
[illegible] جواب
[illegible]
میں [illegible] بات
محبت [illegible] تعلق
[illegible] کوئی تیری خبر
[illegible]
[illegible]
[illegible] سبب
[illegible] جا
[illegible] دکھلایا [illegible]
[illegible]
لئے روز کر ساقی آتی لگا

[illegible]
[illegible] غم
[illegible] مجھے
[illegible] کی میں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہو گئے
[illegible]
[illegible] عجب
[illegible] دل [illegible]
[illegible] کر دی
[illegible] رہا
[illegible]
[illegible]
[illegible] بات
[illegible] عشق
[illegible]
[illegible]
[illegible] روزگار
[illegible] سبب
[illegible]
[illegible] بات کی باتیں
[illegible] آفتاب
وہ [illegible] لگا

لگا تیر جب ... مژگاں کا تیر
ادھی جسکے ... پر وہ
وہ جوگن ... چمکیلا
تماشائی سے نکلا عجب ... دیپ
نظارہ جسکو عاشق کی کہا ... میں
ادھی رنگ کی ... لباس
جھلکی وہ ادھی ... یاں
لگی جس ... چمن لال
کہ جوں ... سے منہ پر نقاب
وہ جا چاند ... اور
وہ ... کبھی ... عجب کیجے
عروسانہ ادھی ... لباس
جھپایا ... ہو گیا
وہ بن ... لگے
... لگانے لگے
اگرچہ ... تنہا
غضب ... میں
نصیب ... کریں
وہ ... اور ... شیر
نکل ... اور ... شاہ
وہاں کا جو تہا شاہ ... سپاہ

سینے میں ... جیسا اشیانہ
گئی ... جام وہ
کبھی گرد وہ ... جب ... ا
نکل آئی ... جس طرح دھوپ
لیا سرخ لاہی ... میں
... میں ... سینکتیں
سہری ... نشان
سہری رنگ ... کی مثال
شفق ... سے ... آفتاب
وہ ... کی طرح
سر اک تن میں ... سر و ...
لا ... کی ... اس
کہ ... جا ... گیا
سپہر ... دل اپنا ... لگے
وہ ... لگانے لگے
دلی ... تنہا
چھپے ... میں
عیاں ... میں
کہا اک ... وہ ... شیر
کسی شہر ... سپاہ

گیا ... صبح ... گل
دوبارہ کیا ... اپنا سنگار
... عجب آن سے
... لگائی ... اور
شامی کی ... میں لگا
... کی
... کا جا کے
... سے ... و
... کے ... سے
... صبح ... گل
... کہاں
... رنگ ... جد
... کی بات ... گیا
خوشی ... کے ... دل
... کو ... سے
یہ ... ہوا ... رو
... تکلیف آرام کو
جب ... ہی ہے
... ہاں بچا
کہ اسباب سب سلطنت کا ...

نکل آئی ... گل
چمن ... سی آئی بہار
کہ الماس ... ہے
کہ ... کی طرح ... کی
... گا
کہ جوں ... رنگ
... کی ... کیا
کہ جوں سرخ ... سود
... کیا کرے
... جیسے ... گل
... کہاں
... کی حضور
... اور ... ہا
... میں ل
... رہے
کہ اس ... کو ... ایک سر
... کو
... دو ... گئے
... کے
... اک وقت
جیسے لگ ... سعود شاہ

نامہ ... سعود شاہ ... کے

کیا ایک یونانی ... سر
جہاں ... زبان کریم
لولاش ... کریم سے کیجے
جہاں ... کی ... ہوں

کہاں ہے شہنشاہاں ... جم
دل رستم گرد حاتم ہمیم
غلامی میں اپنی مجھے سب لیجے
ملکزادہ ہیں ملک شاہ ہوں

فریدون ... سکندر نژاد
میں دارا ... ایک جہاں ...
... رسم شہان
ہر اک ... واقف ... پیر

مراد جہاں ... مراد
... میں ... جہان ...
کہ والشمس ... جہاں
کہ ... سے بے نظیر



بیان سب کیا اپنے حال کا
کہ جو دیکھے کہ ملک شرع شریف
کیا جو مسعود شہ کو پیام
اگر جنگ ہو تو بھی جنگ ہے
نشانی یہ کہ پیغام ہو نیز ہے

تحمل لکھا فتح و سوال کا
وہ ہی اپنی تیر سب دلیل اپنا طریق
سنا اور پڑھا خط کا مضمون تمام
پھر آخر خدا جانے کیا رنگ ہو

غنا کہ بہت عجز اور انکسار
اگر ہاتھ خیر تو مانیئے
سمجھ اسکا مضمون مسعود شاہ
اور آخر سبھی ہے زمانے کی چال

لکھا یہ بھی کہ جو ملک کی ہوا
نہیں آپ کا ہمیں ڈر نہ بھی ہے
کہ اتنی ہی فوج اور سپہ بھی ہے
کہ ہے فیصلہ زمین بالا حال
ہمیشہ سے عالم پر روشن ہے

جواب نامہ شہنظر کا مسعود شاہ سے



لکھا نامہ اسکو ایک مصاحب نے
کہ نامہ تمہارا عجب بہتر تھا
اگر ہم کبھی اپنے دعوی لیکن
کسی بات میں لت پیچ ہی نہیں
زبس ہم کہے یا شرع رسول
اک ابھی ہی تاریخ ٹھہرا لیے
سنی جو نامہ کی گفت و شنید
ہوئیں ہر طرف جلد آمد بیان

کہ عاقل کو لازم لکھی یہ کتاب
وہ دوران میں ہاں ابھی ناتمام تھا
تھا آخر فلک کو خاطر سلطان یقین
سلسلہ نامہ کا تند کی تھی نہیں
ملو واسطے کہ تم میں قبول
دیا حکم جتنے تھیں آ لے
ہوئی شاہزادی کو کہ یہ عید
لگی ہونے شادی کی تیاریاں

لکھا جب مسعود شاہ سے خدا
غنیمت عالم میں مجبور ہیں
ابھی گھر نکل کر لڑائی کو دور
ملا کیا کریں رسم دنیا ہی ہے
خلاف پیمبر کے رو گرد یہ
گیا ایلچی لیکے نامہ ادھر
کشادہ ہوئے دل جو تھے تنگ
بلا تنگی سے پیالہ مدہوش

بس الفت اسمے شاہ انبیا
نہیں لینے عالم میں ہم در میں
نہیں نیک بدر یہ سب ہی اپنے
ہو گئے کیمہ بن کیا ہے سب
اگر ہے گر تر ستی
ادھر سے ہر طرف خوشی کی خبر
ادھر شنی بھی لگا راگ رنگ
سفر کیا اینک ساعت کا دن

داستان بے نظیر اور بدر منیر کے بیاہ کی اور اوس کے تجمل میں



کدھر ہو گیا ایسا فلک کینہ ساز
وہ اسباب شادی کا جسکا ہو ناز
محل سے نکل جب ہوا وہ سوار
وہ دولہا دیکھتی ہی اک غل اٹھا
لگا کہنے کوئی ادہر آئیو
کوئی پالکی میں چلا ہو سوار
سپاہ اور قبضے پکڑ کرنے لگے
وہ شہنائیوں کی سہانی دھنیں
وہ طبلونکا بجنا اور انکی صدا
جھمک کر وہ گھونگرؤنکا چلنا سنبھال
وہ رستہ جو روشن چراغان سے تھے
چراغوں سے تپ لیے جا بجا
تماشائیونکا جو استادہ ہجوم
ہوئی لال سرخ وہ ہر جو فوج ق
اوہر آتش بازی گل کئی رنگ کے
وہ رستہ جو تہا سیدہ وہ تخت
جہانتک نظر آوے اونکی بہار

دکھا آج اوس شہر کی ٹک پھبن
کہ تہا شہر جسکی کہ گرد اسپہ
بجے شادیانے بہم ایکبار
لگا دیکھنے اوسکے جوبن ترا
اوہر سے رتہ شتابی مرا لائیو
چلا دونکی رکھا ہے آگے قطار
سوار انکی گھوڑی ٹھہرنے لگے
بجے کوس جو ہر فصل سنین
بجے نگاڑا کہ اچھا لالا
ہوا کی وہ دونو طرف جھل جھل
تنکے خوشی سے بغر کہان ہوئے
اور ادہر وہ بازاریونکی صدا
تنکے گرد چلن چاپان آنجہوم
وہ آواز تنبور وہ آواز بوق
وہ ہاتہی کہ جنکے تہی ہو جنگ کے
کسی پہ کنول اور کسی پہ درخت
طلسمات کی سی ہوا پہ بہار

بلا مطربان خوش آواز کو
بڑی خوش نصیب آیا یہ روز
کروں اوس تجمل کو کیونکر عیان
کوئی دور گھوڑ دنکو لانے لگا
کسی نے کسی کو پکارا کہیں
جو کثرت میں تہا ہاتہ کاری نہین
کہڑی دو طرف اونکی فوجیں
ہزاروں تماشی کی تخت رواں
وہ نقش گاکہ ٹہی ہوئے سلسلہ
وہ فانوسین آگے زمرد نگار
ہوا اول جو روشن چراغان سے
کہیں پان بیچے کہیں لائی کوئی
کہ لڑکان نوبت کا باجہ ہو نکے ساتہ
وہ کالی ہوا دہوا اونکی لقیر
وہ ابرک کی ٹٹی وہ مہتی کے البد
وہ رنگین کنول اور وہ شمع چراغ
انار ونکا وہ چہٹنا سمجھے کا زور

کہ آوین لیے اپنے ساز کو
بجا یا بجانے وہ ہر شب فزوں
کہ باہر ہے تقریر سے یہ بیان
کوئی ہاتہیونکو جہمانے لگا
شلانے ہے سارے کہیں
کوئی ہانگنی کے سبہا کہتا
کہ جہانا وہ دولہونکا
اور ابل نشان اونپہ جلوہ کناں
وہ ہودوں کا سونا جو باہر کو تہا
کہ تہا شہر بستا جنہیں شہر شمار
پھر پہ شہر نوری کی دولہا لئے
اگر ہی دال وہ سلی کوئی
کہ جتنا وہ دولہونکا ٹکڑوں کا ساتہ
کہ تہا پہنچے صدا اونکی ہی
ہی تو کتکی کے اچہل پہاڑ
کہیں اجسطرح لالہ ہو ریاغ
ستارونکا جہٹنا انار ونکا شور

اڑایا ستارہ سا جوگ نے
وہاں چھپ گیا نور بھی سحر
ترنی پہ پیش نظر واسب نگر
جب آئی وہ وہاں سے گہر سرات
کہیں بادلے کے وہ خیمے بلند
بلوریں دھرے شمعدان بے شمار
تماشا کچھ اک سیر گشت کا بس
وہ دعلہ کا مسند پہ جا بیٹھنا
کروں راگ اور ناچ کیا بیاں
وہ امن کی زبانی اوپر [illegible]
اولٹنا وہ ٹھوکر کو دینی تال
کبھی گت سے ہرنی سا بھرنا وہ بیسے
کبھی ہو لی کی وہ گنگھرو کی جھنک سے
اولٹنا آستین اور سر کا چاک
وہ سینے کو ہلا کر وہ لٹ اور ہلول
ادھر اور ادھر کھیر کا نچو نا تام
کبھی ناچنا اور گانا کبھی
وہ شادی کی محفل کا منجا رنگ
وہ پچر نکلی اپنی کے سب طرف
وہ گھر شادی سیاں کرے وہ ہول
گلو بینت بیٹا پہ ہنس منچ کے بار
تھا فی منشی غلغلہ لبان

دہانی لگی بین اسباب گئے
سیاہی اٹھی شمع کا نور سب
پھریں برق کی سطح ابر آر دیر
کہوں فنا کی عالم کی کیا جس پہ تاب
کریں عالم نور چمک کے پسند
چھپیں ہو میں کی جنیا چھ چھاب
کہ ایک سی ایک سب بیٹھی پہ سب
سرا پیر تعقیق کا آ بیٹھنا
قدیمی کیفیت کا سامان
لب پر طنبوروں کے بانک گہر
وہ پہنا ساقی اور ڈھنگ کی چال
کہ تبر سے عاشق گئے ہیں تو بہ سے
چپایاں اور رنگ سے تھو بیر کے
نہیں سرو لگیا کو کہ ٹھپک ٹہک
بکا کرے صف پہ آتا نکل
چلی ناچنی آ رنا ٹک کے ساتھ
رہا نا کبھی اور بیٹا نا کبھی
وہ چپکی حقیقی اور وہ دل کی ترنگ
علم دل جیسے دیکھے ہو ہر طرف
وہ گوئی سنگو وہ میٹھی سی بول
تماشا ہو وہ ہولو کی چھپڑ کیا
سہانی سہانی نئی گالیاں

وہ مہتاب کا چھوٹنا بار بار
طرف شعل کی سہرہ پہار
کہ گل کی خوشبو کی اور دور سے
ہوا دار کی صحبت کے رنگ بہت
عجب سند کا جنگی اور فرش
نئی رنگ کے اور نئے طور کے
دو دو اور زری پوش چمچی تمام
طرح الیف کا او ٹھنا وہ انداز سے
وہ ارباب عشرت کا آسیں ال
اور او س صف سے اک چھو کرا نکل
کبھی سر طوں چھ کھاتی ادا
ادھر کی گیت اور ادھر کا بہاؤ
انگو ٹھے کی لے سامنے آرسی
بنا گنگھی اور کرتے آبرو درست
بکے گان ہے گھنگھرو ٹک لگنا دھا
فتح چند کے ہاتھ کی سو تیاک
خوش آواز ایسی گانا خیال
وہ سپیر لوگ گھنٹے کنار ےکی تار
اور گلو تو ہیر رنگ سے تھا اور سے راگ
اور کسی کی وہ مان شہر کی سب
دکھانا وہ سب ناچ اپنا نیا و
عرض کیا کہوں یہ اب کہیں تہاں

ہر اک سنگ کی جس سے ہوئی ہوا
کہ دیوانی کی مشعل ہوں چہار
زمین آسمان سب گیا نور سے
دہری لگی کے گرد و عنبر شرب
تمامی کی عالم کا جوکو دھش
دہر کی ہر طرف چہار طور کے
شراب خوشی کے لیے دور جام
دکھانی لگے صور تیں ناز سے
جانا کبھی راگ کا دیکی دل
جتنا ہا ٹھنا پا بیٹھنے ہیل
کبھی جوت ٹٹ کر ہو دینی بجلی ہوا
او دہر لو ٹھین انگلی کا تہا
وہ صورت کہو دیکھ اپنی گالا کسی
جھلک دکھا ن ہمیں کی چال اک چھپ
سہیں ہاتھ وہ ٹھین نے سے سر جھٹا
کہاں کہ سہانی چاند سی چمک
دکھیا یا ساحل کے دم میں پیا کا لال
وہ بیٹھی ہو لی بند لب کی قطار
محل میں ادھر گوند ہر یاں نکلو
کہیں سیل جیسے جھن جھنن
وہ آپس کی بیٹھی ہنسنا اپنی کی جا و
تو رخ نیچی کا عالم کہی نے کہیں

داستان نکاح ہونے بے نظیر کا ساتھ بدر منیر کے اور شادی نجم النساء کی پیرزادے سے اور رخصت ہونا انہیں

چھپا ان نشے سے بہت ساقیا
مجھے بدلے اب می کی شربت پلا
کہ مستی سے نالہ سا ہو بار ہرن
کہ بس میں گلے کا تیر ہاروں [illegible]



ہوا جب سحر اور پھیلا جہان
چلا یون وہ دولہا دلہن کو لیکر
سواری کی لیکن وہ وقت آ گیا
ملا سنج جو شہ بیوطن سہاگ
تہا محل سے نکلا دہیان ہین
وہ جلوہ کیا سینا زشا دیکی دہوم
سہاگا کی کان کو کرول لگا
جنابنا سنا جاہ سکو لگی بات سے
اوٹہا لے وڈا دستکا انگہون ہولیان
کوئی لا اوٹہا بان ڈالا اس طرح
سیہ ٹٹا ہوکی تکرار تہی بار بار
رہا سب جو جیکی جیکہہ سیم و رسوم
کہڑی سب کے لاچار نہ جیکہنا
نکلنے وہ جانا محل سے جہیز
وہ جو دورد مسند سی ہین اٹہا
سچلے لیکے حیدر دل حسد جہان
اوہر اوہر او دہر سی سیہر کو جہیز
دکہانا ہوا حشمت عظم و شان

پلا اسکو شربت دل کا پان
اوڑی جیسی بلبل چمن کی طرف
کہو دولہا دلہن جب ہے لکہا
کہیلے ملکے انہین دونو کی سہاگ
ختلاف کیا ان کی آن مین
وہ لیتی ہین لہو دلہن کی رسوم
لگی کرنی دلہن کی جوتی چہپا
کہ دولہا دا ہمہ گہری بات سے
اگر ہو نقش پا و افسر تخت جون
کہ ہان ان ہن کی نا ہین اس طرح
دگر سہو دل اور حق نو بسپہر نثار
سواری کی ہون لگی نقد و سیم
کہ یار ب کیا ہے جہان پہنچا
کہ جون چشم سر نک تس پہ خیر
وہ دیتا دیسے لیتے ہین خم کا ظرف
کیا ہر طرف سے زر اور سیم نثار
دلا کے چاندی سامنہ دیکہا نظیر
الہی ساتہ ساتہ انہی نوبت نشان

اور نکہا بہر تو شہ وہ لبدانکاح
دلہنک سو جہتی ہو لگا کہ ان
عروسی وہ کہتا وہ سوہا لباس
دکہا مصحف و آئینہ نکال
عجب قدرت حق نمایان ہوئی
کہ لیتے لباسی سر پہنچ اٹکر
وہ شیرین جو بیٹہی تہی شیرین ہی
دلہن دل تہا اوسکا ہر جا پسند
دل وہ چاہ جہونکی تہا ب سے
وہ ملا یا فرون پہ سکے اوٹہا تی ابرا
عجب طرح کی رنگ رلیان ہین
سحر کا وہ ہونا وہ لوٹنیکا وقت
وہ دوسرا کی ر در کے ہو نا جدا
مہمان حسرت سے اہل شفا کہکر
وہ دولہا نے دلہن کو دی اوٹہا
گہر لیے شہ جہان حشم کو ترک
سوار اپنے گہوڑے پہ شہ کر شتاب
وہ بیچ جہنڈ دل مین ہنسک ماہ

محلین بلا ذکی ٹہری صلاح
ہوں لڑکی کا کہہ سہر شگون
وہ مہری سہانی وہ ہو لڑکی ہاتہ
کہ ہاتھ پہ ین لیا سپہر کی کول دا
جسی آرسی دیکہہ حیران ہوئی
کہا لگی گالیان جی جان کر
تہات اوسکی جتنی تہی کو ہی
سہی جا سو اسنے جگر سپند
وہ مصری کی بند سر اوٹہا کوڑے
مہین او دستان کا عجب غل پڑا
کہ باتین وہ مصری کی ڈلیا کہوتی
وہ دلہن کی رخصت کی ہونا وقت
وہ ملنا سبکا اور رونا جدا
کہ جا تا ہی ایک دن اٹہ سین جان کر
بیٹہا یا محل مین آخر کو لا
سو جہاتی او نہونے نبہا ہوکر
کہ جیسی صبح ہووے بلند آفتاب
اور آگے وہ خورشید عالم پناہ

سپہر اگہر کرانے بے قدم با قدم
ہوئی وہ جو بہتی تہی ستم پر ستم
وہ نجم النسا تہی جو خجستہ دہے
سو مین سمجہے کہ اپنا ہوا کل التجا
سپہ زادہ تہا وہ جو فیروز شاہ
وہی سب تجمل وہی سب حشم
اوسیطرح اوسکو بہایا غرض
ہوئین متصل ہو جو وہ شادیان
خوشی سے لیے ہو سے جانی لما
رضا اوسسے لیکر اوسی آن مین
تو اس عیشی شاہ جو سیہ پیش

سواری لگا کر چلی بے تراشہم
کر نظامین تہی جیسی کا رسم
کہا اوسکے والد سے کہ بے نظیر
کہا اوسکو فیروز جیسا ہی لا
دیا اوسکو نجم النسا سے بیاہ
ہوئی تہی جو کچہ یاد ہیں سکی دہوم
جو کچہ دل تہا سو تہا یا غرض
بسین ایک جا چار آبادیان
چلی شہر کو اپنے وہ حال حال
گئی شاہ و خرم پرستان مین
کر ہم ہنسی بلتی رہین سے گے ہیں

غرض اسطرح جب دلہن سیاہ
اوٹہایا اوسی سپہر لگو ساتہہ
کہا باپ کو اور سکے اہو خیرخواہ
غرض ہر طرح کر رضا مند دے
اوسی دم سہل وار اوسی طرح سے
وقیقہ نہ چہوڑا کسی بات مین
خدا راست لایا او سب ہی کا کام
پہری دن تہی اپنے وطن کو پہرے
وہ نجم النسا اور فیروز شاہ
یہ اقرار چلتے ہوے کر گئے
تسلی وہ دیکر اودہر کو چلے

سے آیا جہاں اسکی تہی عشق گاہ
سپہ زادکا بیاہ جو تہی کر ساتہ
مہ لقا جہاں اور ایک فیروز شاہ
کیا جال اپنا ہی اپنا سے
اوسی شان سی وارد اوسی طرح سے
برابر کہی جل وزارت مین
برابر کہی دل کے طالع تمام
وہ تحفہ بلبل چمن کو پہرے
فلک سیر وہ مشعل جو خورشید ماہ
کہ گویم لو وہ سیرا و سرہم گئے
یہ ادہر سے لیے اپنا لشکر چلے

داستان بے نظیر کی بدر منیر کو اپنی وطن لی جانی اور وہان باپ سی ملاقات کرنی مین



بلا سا تہا آخری ایک جا
کیا جیسا خلقت کے غمگین حال
خبر یہ ہوئی جبکہ بان باپ کو
لگی رونے آپس مین زار و نزار
یہ بیٹا گیا کون دشمن کہ ہاں
کہا سنیے کہا جب چلیے تو سہی
وہ آتا تہا جیسے کہ بیٹا اودہر
گرا پاؤن پر کہہ کے یہ باپ کے
اوٹہا سر قدم سے پہانی لگا

کہو جلی سے اب یہ کہانی تمام
اوٹا کہو لے دیکہا وہ بدحال
کیا گر او نہون نے وہین تب تو
کہا باپ کو نہین اعتبار
سو مین آپ ہی ہون گئی تہا چال
یہ بیٹا تمہارا وہی ہے وہی
پڑی باپ پر جو یکایک نظر
خدا نے دکہائی وہ صورت آپ سے
لپٹ کر گلی رو تلک خوب لیا

وہ نزدیک جب پہنچی جیسا ہی شہر کے
چلا شہر مین یک بیک پر ہی غل
کہ بس دل تو تہا پاس ہی تہا بہرا
ملا دیگا ہمسے ہمارا حبیب
کوئی اسکا وارث تو آخر نہین
مگر بیٹا جبکہ بیٹے کا نا دان
جو پہرا اپنے کچہ دیکہا ردن
سنی یہ صدا جہان اوس ماہ کی
یہ رو یا کیا کہ ہنس کر چلا

کیا پاس جاتی ہی اک شہر کے
کہ غائب ہوا تہا سو آیا وہ گل
یہ سن ماتا اور پیارون کی پہر بہار
یہ سن سنتین لیجے اپنی نصیب
وہی ایک چادر یہ جگہ کا ہین
چلا پہر روتا ہوا انسے یار ان
چلا سر کے بل بے نظیر جہان
تو اوس نے بیٹے اک آہ کی
سکے گو کہ سو کا لشکر ہیلا

کہ یوسف ملے جیسے یعقوب سے
ہوا شاد خرم وہ محبوب سے
بڑی دھوم سے اور بڑی آن سے
نئی طرح کی ان کی سامان سے
کہ آتش میں اک شعلہ جو پڑے
وہ ماہی جو بچھڑی تھی اک گھاٹ سے
ہوئی جان اور جیسے اس نشاط
سب آپس میں جیسے لگے مل ملا
یہیں پانچ کوس تھی شہر کی جاہ
بنا اونکی تقدیر کا جو بنا
محلہ بھی ایک جو اس سے سجے
وہی لوگ اور وہ حجرے تمام
ادھر ان کی جہاں تھیں سب پچھلے دن
ہوئے جیسے شاد ہوں شادی دہم
خوشی اوسکی ہی سے رہا غم مراد
ذرا منصور اد کی سے بیجا
جہاں تھیں جیسے بنگلہ اور تھیں بیہر
نئی طرز سے اور نئی ہی زبان
سے اک بات میں کام لڑھن کیا
غرض جسنے اسکو سنا یہ کہا
مرا ایک مشفق ہے میرزا قتیل
زبس شعر کہتے ہیں وہ فارسی

کہ یوسف ملے جیسے یعقوب سے
چلے ساتھ لیکے وہ اپنی محبوبہ سے
سجا لی ہوئی تھی وہیں شان سے
ہر ایک پھول گل وہ شگفتہ کا باغ سے
تو دیکھا کہ ہر راہ میں ان کے ہی
یہ ہوئی کہ آنسو کے تار جلے
پیا پانی لوگوں دو نو پیار وار
سجد آپس میں جو گل کھلکھلا
دو بارہ انکی نظر کا اوسکا بیاہ
نکالی ادھر ان کی وہ سب لکی جاہ
وہ جو بیاہ کی گل پھر لگے لیلیے
وہی شادی کے لگے اپنے کام
ہماری تمہاری پھر اسی دن
رہیں شہر میں اپنے آباد ہم
رہے ہی روشن اوسکا چراغ مراد
کہو یا سخن کا میا سے بیہا
تب ایسے ہوئے ہیں سخن کے نظیر
تہنیت ہی ہے سحر البیان
تب اس طرح رنگین بیضہ کیا
حسن آفریں مرحبا مرحبا
کہیں شاعر سخن کے دلیل
کہ شعرا نکالے ہیں جوان سے ہی

وہ بلبل شگفتہ ہو گل کی طرح
تو عیش کی سکونت ہوئی
وہ پیدا ہوا تھا سحر کی عمیں
وہ آرزو ہوا گھر میں سو دردان
ہوئی خوب شگوفوں کی قطار
سپید اور بیج آرزو چاہی لگا
جگر پر جو سینے پہ رہا غم کو داغ
وہ انکھیں بھی اس ہی سے پھول تھیں چہرے
لکھو یہی آن در بیاہ کی دھوم دھام
وہ سبھی اور عشق میں ہی خزان
ہوا شہر فیض پروردگار
وہی بلبل اور وہی بوستان
ملیں سب کے بچھڑے الہی تمام
رہیں شاد و آباد عالی جناب
بحق حسین اور بحق حسن
رہیں سب کی آنکھوں کی بین سرت
تمہیں شعر نظم ہے اک سہل تجھی
بنگالہ میں مرا اس سے تمام
اگر وقتی غور تک لکھیے
یہ منصف سنیں اگر عیب کیے ہی
سنی مثنوی جب یہ پھیری تمام
ادھون نے بنائی اور اٹھا کے قلم

کہ گل کی طرح اور بلبل کی طرح
کہ اسی سرسے آباد سی برملی
ہمیں بجا کچو غل دینی عیش
لبے ساتھ آن دہ غنچہ دامن
گریباں سے باہر بے اختیار
وہ دونو کی دونو بندی سے لہا
بجھی وصل سے بجھر کی چراغ
وہ ساتھ ہیں سب سے کلشن نہیں
تو پھر یہ کہانی ہوئی ہے تمام
الہی کو پھر ایں سب کا رجان
وہی شاہ زادہ وہی شہر یار
شگفتہ گل دمجمع دوستان
بحق محمد علیہ السلام
کہ ہی آصف الدولہ جسکا خطاب
رہیں شاد دین ہی غلام حسن
تب ایسے چھپی ہیں ہوئی سحر
مسلسل ہے موتی کی گویا لڑی
رہے یادگار جہاں یہ کلام
مصلحا سکا میں جو گرد رہے
نہیں موئی ہی ہے کی گئی کبھی
رہا اسکی تاریخ کا انتظام
یہ تاریخ کی فارسی میں رقم

تاریخ طبع از مرزا قتیل

بہ نقلیش تاریخ این مثنوی
اگر گفتش حسن شاعر دہلوی
ندیدم غوطہ در بحر فکر رسا
کہ آرم بکف گوہر بدعا
اگر گوشہ ہاتف رسید این ندا
سحر این مثنوی باد سحر دم فدا

تمام شد